ماہنامہ

المعصوم

کراچی

فروری ۱۹۹۱ء

رجب المرجب/شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

وہ پاک ذات ہے جو لے گیا شب کے وقت اپنے بندے (محمدؐ) کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک۔

(القرآن)

بیت المقدس،

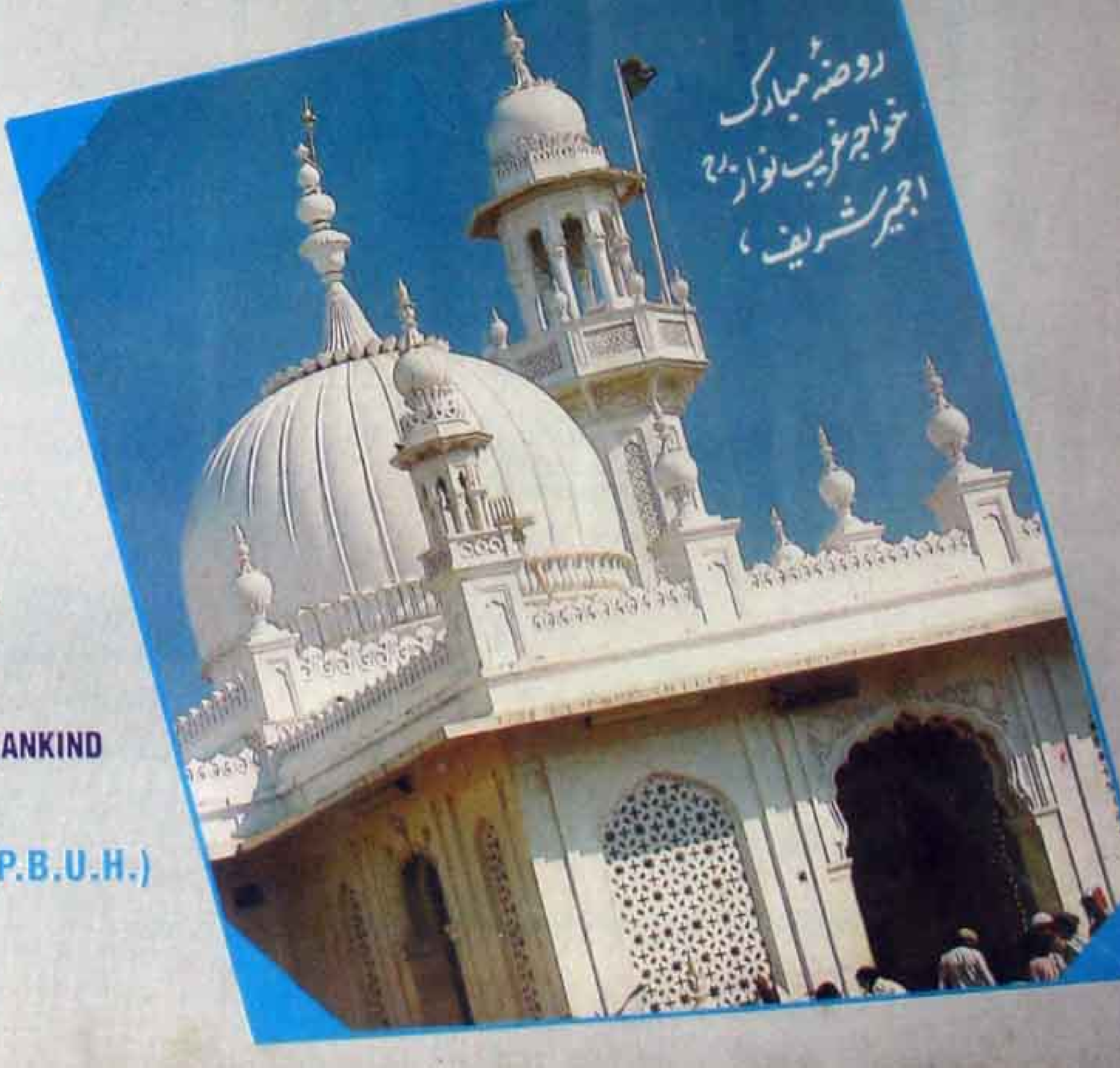

روضۂ مبارک خواجہ غریب نوازؒ اجمیر شریف،

قرآن مجید اور دورِ حاضر کے تقاضے،

معراج النبیؐ، ایک مفصل مضمون،

شبِ معراج میں عبادات، نوافل اور دعائیں

دربارِ خواجہؒ میں چند روز۔ سفرنامہ اجمیر شریف،

حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالی کا سالانہ سفر مبارک،

THE HOLY QUR'AN IS THE SAVIOUR OF MANKIND

ASCENSION OF HOLY PROPHET (P.B.U.H.)

حسبُ الارشاد

حضورِ خواجۂ خواجگان امیرِ شریعت شہبازِ طریقت ثانیٔ زریں زرِ بخت شہنشاہ نقشبند
مبلغِ عالم اسلام داعی ذکرِ با الجہر قبلۂ عالم حضرت الحاج **خواجہ محمّد معصوم** صاحب مدظلہ العالی
سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ نوابیہ معصومیہ موہری شریف تحصیل کھاریاں (گجرات)

حضور کی خصوصی نگاہِ کرم کا صدقہ کراچی شہر میں ماشاء اللہ ہر روز سلسلۂ عالیہ کا ختم خواجگان و حلقۂ ذکر حسبِ ذیل مقامات پر باقاعدگی سے زیرِ قیادت حضرت صوفی **محمّد اسلام خان لودھی** (خلیفہ مجاز، کراچی) منعقد ہوتی ہے

لہٰذا تمام حلقہ اپنے قریب ترین مقامات پر جاکر محافل پاک میں شریک ہوکر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

ماہ فروری کے پروگرام

تاریخ	بروز	مقامِ محفل
یکم فروری ۹۱ء	جمعہ	مرکزی محفل کے ایم سی کوارٹر، نزد تھانہ راجہ مینشن
۲	ہفتہ	محترم صوفی عبدالحمید گھانچی جماعت خانہ گھانچی پاڑہ
۳	اتوار	محترم محمد اکرم مارٹن کوارٹر تین ہٹی
۴	پیر	محترم محمد ہاشم گھانچی اللہ ہو منزل جناح آباد نمبر۲
۵	منگل	محترم صوفی عبدالقدیر المعصوم مری ہوٹل شیر شاہ
۶	بدھ	محترم حاجی محمد عمر قاسمانی بلوچ بلڈنگ لسبیلہ
۷	جمعرات	محترم محمد اسلم، حاجی حسن علی بلڈنگ گلی نمبر۹ جناح آباد نمبر۲
۸	جمعہ	مرکزی محفل کے ایم سی کوارٹر نمبر، نزد تھانہ راجہ مینشن
۹	ہفتہ	محترم صوفی الطاف حسین معصومی مدینہ اتحاد بیکری کیماڑی
۱۰	اتوار	محترم محمد صدیق ڈوگر مارٹن کوارٹر تین ہٹی
۱۱	پیر	محترم محمد شفیع مدیر ماہنامہ المعصوم نور بیگم منزل نور الٰہی وڈ لیاری
۱۲	منگل	محترم ممتاز پاشا اللہ ہو چوک نیو کراچی
۱۳	بدھ	محترم حاجی محمد عمر، محمد یوسف بلوچ بلڈنگ لسبیلہ
۱۴	جمعرات	محترم صوفی شمس الدین چراغ ہوٹل لانڈھی نمبر۵

تاریخ	بروز	مقامِ محفل
۱۵	جمعہ	مرکزی محفل کے ایم سی کوارٹر نمبر، نزد تھانہ راجہ مینشن
۱۶	ہفتہ	محترم عبدالستار مکان نمبر ۱۵۰/۱۳۳۵ بلدیہ ٹاؤن نمبر ۴/۱
۱۷	اتوار	محترم صوفی محمد رفیق مارٹن کوارٹر تین ہٹی
۱۸	پیر	محترم محمد ہاشم گھانچی اللہ ہو منزل جناح آباد نمبر۲
۱۹	منگل	محترم محمد شریف نزد المعصوم مری ہوٹل شیر شاہ
۲۰	بدھ	محترم محمد صادق بفرزون نیو کراچی
۲۱	جمعرات	محترم صوفی بابا شریف قائد آباد لانڈھی
۲۲	جمعہ	مرکزی محفل کے ایم سی کوارٹر نمبر، نزد تھانہ راجہ مینشن
۲۳	ہفتہ	محترم محمد اسحٰق مکان نمبر ۴۹۳ نئی آبادی ۳۳ سی کورنگی ۲/۱
۲۴	اتوار	محترم محمد عاشق مارٹن کوارٹر تین ہٹی
۲۵	پیر	محترم محمد ہاشم گھانچی اللہ ہو منزل جناح آباد نمبر۲
۲۶	منگل	محترم عبدالقیوم خان مکان نمبر ۲۲۵ اے اللہ ہو چوک نیو کراچی
۲۷	بدھ	محترم احمد علی احمد منزل گلی نمبر ۱۳ جناح آباد نمبر۲
۲۸	جمعرات	محترم محمد عباس بھائی پنجابی کلب کھارادر

marfat.com

ماهنامه

المعصوم

کراچی

رجب المرجب/شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

فروری ۱۹۹۱ء

بفیضان کرم } خواجہ خواجگان عالمی مُبلغ اسلام، تاجدار تصوف حضرت الحاج خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالی

زیرِ سرپرستی: حضرت الحاج صاحبزادہ محمد حفیظ الرحمٰن معصومی

دربارِ عالیہ ۔ موہری شریف

جلد ① شمارہ ⑨ قیمت : ۸ روپے

زرِ سالانہ :

پاکستان ۔۔۔۔۔۔۔۔ /۱۰۰ روپے

ایران، عراق، کویت، یو اے ای، سعودی عرب، انڈیا /۲۴۰ روپے

تمام یورپی اور افریقی ممالک ۔۔۔ /۳۰۰ روپے

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۔۔۔ /۳۳۰ روپے

اس شمارے میں

حمد باری تعالیٰ ج	احمد صغیر صدیقی	۶
نعت رسولِ مقبول ص	حکیم سلطان احمد فاروقی	۷
مضامینِ قرآن (معراج النبیؐ)	ذاہد ملک	۸
قرآن حکیم اور ہماری زندگی	حکیم محمد سعید	۱۰
علم القرآن	سید قاسم محمود	۱۱
قرآنی سزائیں	مہروز عالم علیگ	۱۳
قرآن مجید اور دورِ حاضر کے تقاضے	محمد ایوب خان چغتائی	۱۵
معراج النبی ص	ناصر الدین	۱۹
لیلۃ المعراج کی عبادات	ناصر الدین	۲۰
دیارِ خواجہ میں چند روز	سید شرافت حسین چشتی	۲۱
ماہِ شعبان کی فضیلت	ایم، ایم، عالم	۳۰
معاشرے میں جہیز کی لعنت	عمران رحمان	۳۱
حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی کے سالانہ سفر مبارک کی رپورٹ	صوفی افتخار حسین معصومی	۳۲
شبِ معراج، احکام و تحائف	سلیم یزدانی	۴۰
کیا ہم زہر خورانی کر رہے ہیں؟	عابد حسین صدیقی	۴۵
THE HOLY QUR'AN IS THE SAVIOUR OF MANKIND		۴۸
ASCENSION OF HOLY PROPHET (P.B.U.H.)		۵۰

خط و کتابت
ماہنامہ المعصوم
پوسٹ بکس نمبر ۵۸۶ کراچی

⊛ نگران :
صوفی محمد اسلام خان لودھی
خلیفہ مجاز کراچی۔ دربار عالیہ موہری شریف

⊛ مدیر :
محمد شفیع

⊛ مدیر معاون اعزازی :
معین احمد صدیقی

⊛ نائب مدیر :
عابد حسین صدیقی
محمد حنیف
ایم۔ ایم۔ عالم

⊛ بزنس منیجر :
محمد ہاشم گھانچی

⊛ سرکولیشن :
محمد اسلم

⊛ قانونی مشیر
سید خضر عسکر زیدی (ایڈوکیٹ)

⊛ مشیر انکم ٹیکس :
یونس عبداللہ اینڈ کمپنی

دفتر رابطہ : ۷، سندھ اسٹار ہوٹل نزد بانگی مسجد رنچھوڑ لائن کراچی ۲ فون ۲۲۸۸۲۷۷

ایڈیٹر، پبلشر و پرنٹر محمد شفیع نے شفیع برادرز پرنٹرز، ۸۳-۸۲ ہاکی اسٹیڈیم کراچی سے چھپوا کر ۴۔ نور بیگم منزل۔ نور الہٰی روڈ، لیاری کراچی سے شائع کیا۔

marfat.com

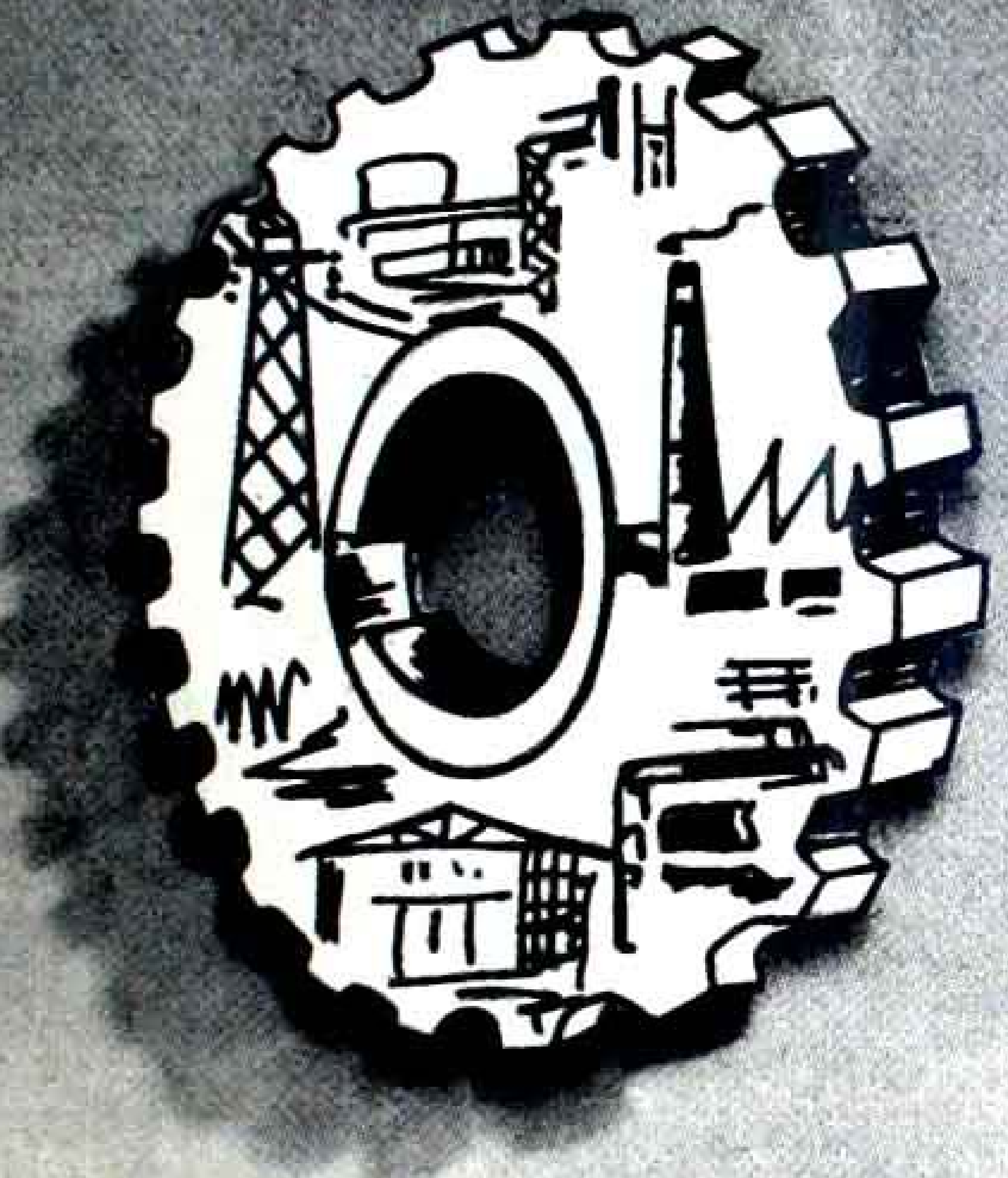

صنعت کا فروغ
معیشت کی ترقی اور استحکام
کی ضمانت ہے

قومی صنعت کو ترقی دینا ہمارے اوّلین فرائض میں
شامل ہے

نیشنل بینک آف پاکستان

آپ کی خدمت
ھمارا افتخار

PID-I-11/90

UNITED

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اداریہ

ماہِ فروری کا شمارہ پیش خدمت ہے۔ ماہِ رجب المرجب کی ۲۷ رویں شب اپنی رحمتوں، برکتوں اور فضیلتوں کے ساتھ آپ کی منتظر ہے کہ اس مقدس شب کو شبِ معراج کا واقعہ ظہور میں آیا جس میں سرورِ کائنات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ربِّ ذوالجلال والاکرام نے کائنات کے حقائق و اسرار و رموز سے واقف کرانے کے لیے اپنی بارگاہ میں طلب کیا اور اپنے قرب کا جو اعزاز بخشا وہ نہ کسی ابنِ آدم کو آج تک نصیب ہو سکا اور نہ آئندہ کبھی نصیب ہو سکے گا۔ شبِ معراج کی ان مقدس گھڑیوں میں برکتوں، فضیلتوں، عظمتوں کی اس شب کے لمحوں میں آئیے ہم سب اللہ کے حضور شکرانے کے نفل ادا کرنے کے ساتھ ساتھ خلیج کے بحران سے چھٹکارہ پانے کی دعائیں بھی مانگیں کہ آج عراق جسے تاریخ نے انسانی تہذیب کا مرکزِ اوّل قرار دیا ہے جہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد سے شہر بہ شہر حدیث وفقہ کی محفلیں گونج رہی ہیں کوفہ ہو یا بصرہ، موصل ہو یا سامراء، نجف ہو یا کربلا ہر مقام آبدار موتیوں سے چمکتا دمکتا رہا ہے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر بغداد جسے صدیوں تک مدینۃ الاسلام ہونے کا فخر رہا ہے۔ غوثِ پاک حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ سمیت کئی اولیاء اللہ کے فیوض و برکات سے مالامال یہ وہی بغداد شہر ہے جہاں ایک مرتبہ خلیفۂ عباسی ہارون رشید نے آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا دیکھ کر اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔

"اذہبی حیث شئت فان خراجك یاتینی!"

(اے بادل تو جہاں چاہے جا کر برس لے، تیرا خراج تو میرے ہی پاس آئے گا)

آج اسی عراق اور اس کے ان تاریخی مقدس شہروں کی فضاؤں سے آتش و آہن کی بارش برسائی جا رہی ہے، ان کا کونا کونا آگ کے شعلوں میں گھرا ہوا ہے۔ عسکری تنصیبات پر حملوں کے بہانے اس کے گلی کوچوں میں اس دور کا خطرناک ترین بارود اندھا دھند پھینکا جا رہا ہے۔ اور اطراف واکناف سے نالہ و شیون کی صدائیں اٹھ رہی ہیں، آہ و بکا کا عالم ہے۔

آج پوری امتِ مسلمہ خون کے آنسو رو رہی ہے۔ آئیے ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پورے خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے صدقے میں تمام اسلامی ممالک میں اخوت و بھائی چارے کی فضا پیدا کر دے اور انہیں یہود و نصاریٰ کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے نمٹنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

مدیر

marfat.com

باری تعالیٰ

حمد

احمد صغیر صدیقی

مسافرت میں سہی ہم سفر اُسی کے ہیں
نگاہ اپنی ہے منظر مگر اُسی کے ہیں

دیئے منڈیروں پہ روشن کئے ہیں ہم نے ضرور
خیال و خواب کے سب بام و در اُسی کے ہیں

یہاں پہ گھر ہے کسی کا نہ کوئی گھر والا
مکیں تمام اُسی کے ہیں گھر اُسی کے ہیں

یہاں وجود ہے اپنا تو موسموں کی طرح
یہ باغ و راغ یہ برگ و شجر اُسی کے ہیں

کہاں کی لوح، کہاں کا قلم، کہاں کا شعور
کہ حرف جتنے ہیں سب معتبر اُسی کے ہیں

marfat.com

رسول مقبول ﷺ

نعت

حکیم سلطان احمد فاروقی

محمدؐ از تو صد امید دارم ۔۔۔ فتادہ دور از تو اشکبارم!
سہارا نیست جز تو در دو عالم ۔۔۔ بگو توئی! کہ داماں چوں گذارم
نہ یابم گر شفاعت بدنصیبم ۔۔۔ وگر یابم بعقبیٰ بختیارم
بجز دہلیزِ تو مارا درے نیست ۔۔۔ نگاہِ لطفِ تو اُمید دارم
نگر یکبار سوئے من کریماء ۔۔۔ غلامِ تو غریبم دلفگارم!
توئی مختارِ عالم یا محمدؐ ۔۔۔ منم بندہ تو بے اختیارم
بعقبیٰ سوئے من افگن نگاہے ۔۔۔ کہ در نامہ یکے نیکی نہ دارم
گذشت آنچہ گذشت ایں زندگانی ۔۔۔ ہاں عقبیٰ رابکرمت مے سپارم
مدد کن یارسول اللہؐ مدد کن! ۔۔۔ رہا فرما زعصیاں زیرِ بارم!
بزیرِ سایۂ دیوار حبادہ! ۔۔۔ غلامِ تو غریبم بے دیارم

طلب کن چشتیؔ بے دست و پارا
زمہجوری و دوری بے قرارم

marfat.com

Subject of Qur'an

The Holy Qur'an has defined about the Ascension of Holy Prophet (P. B. U. H.) in different places. We collected all those "AYATS" which have related with as above topic and presenting the translation of then. These "AYATS" are compiled by Zahid Malik

ASCENSION OF HOLY PROPHET (P.B.U.H.)

1. Glorified be He who carried His servant by night from the Inviolable Place of Worship to the Far Distant Place of Worship the neighbourhood whereof We have blessed, that We might show him of Our tokens! Lo! He, only He, is the Hearer, the Seer.

17:1

2. By the Star when it setteth,

Your comrade erreth not, nor is deceived;

Nor doth he speak of (his own) desire.

It is naught save an inspiration that is inspired,

Which one of mighty powers hath taught him,

One vigorous; and he grew clear to view

When he was on the uppermost horizon.

Then he drew nigh and came down

Till he was (distant) two bows' length or even nearer,

And He revealed unto His slave that which He revealed.

The heart lied not (in seeing) what it saw.

Will ye then dispute with him concerning what he seeth?

And verily he saw him yet another time

By the lote-tree of the utmost boundary,

Nigh unto which is the Garden of Abode.

When that which shrouded did enshroud the lote-tree,

The eye turned not aside nor yet was overbold.

Verily he saw one of the greater revelations of his Lord.

53:1—18

معراج کے بارے میں قرآن پاک میں مختلف جگہوں

پر جتنی آیات کا نزول ہوا محترم زاھد ملک نے ان آیات کو

جمع کیا ہے۔ اُن آیات کا ترجمہ اس صفحے پر پیش کیا جا رہا ہے

معراج النبیؐ

۱۔ وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصےٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے ○

—— سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱ ——

۲۔ تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے ○

کہ تمہارے رفیق (محمدؐ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں ○

اور نہ خواہش نفس سے مُنہ سے بات نکالتے ہیں ○

یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے ○

اُن کو نہایت قوت والے نے سکھایا ○

(یعنی جبرائیل) طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے ○

اور وہ (آسمان کے) اُونچے کنارے میں تھے ○

پھر قریب ہوئے اور آگے بڑھے ○

تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم ○

پھر خدا نے اپنے بندے کی طرف جو بھیجا سو بھیجا ○

جو کچھ اُنہوں نے دیکھا اُن کے دل نے اُس کو جھوٹ نہ جانا ○

کیا جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم اس میں اُن سے جھگڑتے ہو؟ ○

اور اُنہوں نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا ہے ○

پرلی حد کی بیری کے پاس ○

اُسی کے پاس رہنے کی بہشت ہے ○

جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا ○

اُن کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ (حد سے) آگے بڑھی ○

اُنہوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کی کتنی ہی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں ○

—— سورۃ النجم آیت ۱ تا ۱۸ ——

marfat.com

سلام

برکلام اعلیٰحضرت تظمین خادم الفقراء حافظ محمد رئیس خان رئیسؔ جمالی

نورِ حق کی فضیلت پہ لاکھوں سلام ماہتابِ رسالت پہ لاکھوں سلام
دلبرِ فخرِ اُمت پہ لاکھوں سلام مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

وہ حبیبِ مکرم، شفیع الوریٰ ! جس کا القاب والشمس اور والضحیٰ !
جس کی صفات پہ قرآن نازل ہوا جو کہ مسند نشیں عرشِ اعظم ہوا
اس بلند پایۂ عظمت پہ لاکھوں سلام

جس کو خالق نے کیا رحمت دو جہاں جس کی خاطر بنائے یہ ارض و سما
جو حرم کا بنایا گیا پاسباں ہے نبوت کا شانے پہ جس کے نشاں
ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ لاکھوں سلام!

بے کسوں، غم زدوں کی جو راحت بنا نام لینا بھی جس کا عبادت بنا
بت پرستوں کی اعمالِ شامت بنا مومنوں کا وسیلۂ شفاعت بنا
اس کریمانہ شفقت پہ لاکھوں سلام

آقائے نورِ اکبر پہ اعلیٰ درود ساقیٔ جامِ کوثر پہ اعلیٰ درود
دین کے سچے رہبر پہ اعلیٰ درود مرقدِ شانِ انور پہ اعلیٰ درود
جلوۂ حسنِ قدرت پہ لاکھوں سلام

ہم گناہگاروں پر بھی کرم اے خدا تجھ کو تری کریمی کا ہے واسطہ
ہو رئیسؔ کی بھی مقبول یہ التجا مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعٔ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

حکیم محمد سعید

اتحادِ اُمّت

اسلام ایک ایسا دین ہے کہ جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے جن میں عبادات کے ساتھ مُعاملات بھی شامل ہیں۔ دینِ اسلام کی ہمہ گیری کا تقاضا ہے کہ امت ایک وحدت کی حیثیت سے آپس میں متحد اور متفق رہے۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ خود اسلامی شریعت پر عمل کریں اور دوسروں کے سامنے بھی اسلام کی دعوت پیش کریں۔ ساتھ ہی آپس میں احتساب کا فرض بھی ادا کرتے رہیں۔ یعنی نیکیوں کا حکم دیں اور بُری باتوں سے لوگوں کو روکتے رہیں۔ یہ سب کچھ اسی وقت ممکن ہے کہ جب امتِ مسلمہ آپس میں متحد رہے اور اتحاد کی برکت سے امت میں ایسی طاقت موجود ہو کہ اسلامی نظریۂ حیات کے نفاذ میں اسے دقت نہ ہو۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے بہترین امت بنایا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ وہ معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکر سے روکتے ہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اُسی وقت ادا ہو سکتا ہے کہ جب مسلمان بحیثیت ایک امت کے آپس میں اس طرح متحد ہوں کہ وہ دنیا میں ایک ناقابلِ تسخیر طاقت بن کر رہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت کو اجتماعی ایمان سے مشروط فرما دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (آل عمران: ۱۳۹)

یعنی: "تم ہی غالب رہو گے اگر تم سچے مومن ہو۔"

گویا برتری اور غلبہ حاصل کرنا، جو انسان کی ایک فطری تمنا کہی جا سکتی ہے، اسی وقت ممکن ہے جب ساری امتِ مسلمہ کے تمام افراد میں ایسا اتحاد قائم رہے جو انھیں ایک دوسرے سے مربوط رکھے، ایک دوسرے کا جاں نثار اور ہمدرد بنائے اور ایسی شیرازہ بندی قائم کر دے کہ بڑی سے بڑی طاقت بھی ان کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکے اور وہ کامیابی کے ساتھ دینِ اسلام کو تمام دوسرے طریقہ ہائے زندگی اور افکار و اعمال کے تمام نظاموں پر غالب کر سکیں۔ امتِ مسلمہ کو جو فرائض اور ذمہ داریاں تفویض کی گئی ہیں اُن پر اُس وقت تک عمل نہیں ہو سکتا جب تک پوری امت ایک ناقابلِ شکست وحدت کی طرح اور افرادِ امت باہم دگر شیر و شکر نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں جو حکم دیا اس میں فرمایا کہ:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۝ (آل عمران: ۱۰۳)

یعنی: "تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو اور افتراق و انتشار پیدا نہ ہونے دو۔"

اس اتحاد کی ضرورت اللہ تعالیٰ سے بہتر کون جانتا ہے۔ اس کے بغیر امتِ مسلمہ دنیا کی دوسری قوموں کی طرح نااتفاقی کا شکار ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی اور پھر قدرت کا منشا تشنۂ تکمیل رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے کہ مسلمان دنیا کی بہترین امت ہوں، اچھائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، دینِ اسلام کا پیغام دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا دیں اور دینِ اسلام کو غالب بنانے کی کوشش کریں۔ یہ فرائض کم زور اور منتشر قوم ادا نہیں کر سکتی۔ اس منصب پر فائز قوم کو اتحاد و اتفاق کی عدیم النظیر مثال ہونا چاہیے۔ ایسا اتحاد کہ جو پوری امت کو ناقابلِ تسخیر بنا دے اور ان کے اقوال و افعال کی یکسانیت اور افکار و قلوب کی ہم آہنگی دوسری قوموں کے لیے نمونہ بن سکے۔ اسلام کوئی ایسا دین بھی نہیں ہے کہ جو زبردستی لوگوں پر تھوپا جا سکے۔ ایسا کرنے کی ہمارے دین میں اجازت نہیں ہے۔ لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۝ (البقرہ: ۲۵۶) کہہ کر اسلام کو بزور قوت پھیلانے کا کام اللہ تعالیٰ نے ممنوع کر دیا ہے۔ بدیہی طور پر اسلام کا منشا یہ ہے کہ مسلمان خود اسلامی تعلیم کا نمونہ بن کر رہیں اور آپس میں اس طرح متحد ہو کر رہیں کہ دوسرے لوگ یہ محسوس کریں کہ مسلمان بحیثیت امت ایک منفرد اور قابلِ تقلید قوم ہیں۔ اسی لیے آں حضرتؐ نے ہدایت فرمائی کہ مسلمان آپس میں اس طرح ایک دوسرے سے منسلک رہیں جس طرح دیوار کی اینٹیں ایک دوسرے کو سہارا دیے رہتی ہیں اور یہ سب مل کر خود کو ایک مضبوط اور مستحکم دیوار کی حیثیت سے قائم رکھتی ہیں۔ مسلمان بھی آپس میں ایک دوسرے کے سہارا بن کر رہیں گے تو ایک ناقابلِ تسخیر امت کی حیثیت سے اس دنیا میں عزّت اور اقتدار کے ساتھ زندہ رہیں گے۔ اس اتحادِ امت پر زور دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ...... (الحجرات: ۱۰) ان کا نفع مشترک اور ان کا نقصان ایک ہے، ان کی طاقت اُن کا اتحاد ہے۔ اُن کی برتری دنیا کی دوسری قوموں کے مقابلے میں اس لیے بھی ہوگی کہ مسلمان اُمت کی برتری اور فلاح کے لیے کوشش کرتا ہے اور اتحاد و اتفاق کو قائم رکھنے کے لیے بڑی سے بڑی انفرادی قربانی پیش کرتا ہے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ یہ اتحادِ امت کا فیضان ہے کہ مسلمان دنیا کی سب سے زیادہ طاقتور اور کامیاب قوم تھے۔ اُن کی حیثیت ایک مضبوط و مستحکم دیوار کی تھی، مگر جیسے جیسے لوگ اینٹیں نکال نکال کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجدیں بنانے لگے ویسے ہی ویسے عزّت و وقار کی دیوار کمزور ہو کر منہدم ہونے لگی۔ عالمِ اسلام میں آج ہم یہی دردناک منظر دیکھ رہے ہیں اور خود ہمارے پیارے وطن پاکستان میں کچھ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ ہم نے احکامِ قرآنی کو نظر انداز کرنے کا گناہ کبیرہ کیا ہے اور ہم نے ہادیٔ برحقؐ کی ہدایت سے صرفِ نظر کیا ہے۔ اس لیے پاکستان مفلوک الحال ہے اور ہر فردِ ملت پریشان ہے۔

حالات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ شیرازہ بندیٔ ملت ضروری ہے، یک جہتی لازمی ہے، فکری ہم آہنگی ہماری احتیاج ہے اور حاجت ہے۔ اسلام انسان کو سبق سکھاتا ہے کہ ایثار کرو اور ہمدردی برتو اور دوسروں کے لیے خود کو بھول جاؤ، ذاتی مفادات کو نظر انداز کر دو۔ مگر جب بھی یہ اعلا اخلاقی اقدار کمزور ہوتی ہیں جماعت کا شیرازہ بکھرتے دیر نہیں لگتی۔ اگر کسی امت کے افراد خود غرضی پر کمر باندھ لیں اور دوسروں کے مقابلے میں خود کو اور اپنے مفادات کو زیادہ اہمیت دینے لگیں، ان کی نظروں میں اپنی ضروریات اوروں کی حاجات پر تقدم حاصل کر لیں تو پھر ایسی امت داخلی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے اور اس کی ہیئتِ اجتماعی میں شگاف پڑنے لگتے ہیں۔ ہم اپنی جس بدحالی پر آج پریشان ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے ملّت کے جسم کو اپنی خود غرضیوں اور ذاتی مفاد پرستیوں سے کمزور کیا ہے اور نقصان پہنچایا ہے۔ ہم مسلمانوں کا انفرادی وجود درحقیقت ہمارے ملّی وجود کا پرتو اور اس کا سایہ ہے۔ جب ہماری ان حرکتوں سے ہمارے سروں پر سایہ کرنے والا یہ وجود کمزور ہو گیا تو ہم کیسے خوش حال رہ سکتے ہیں۔ اگر ہمیں بحیثیت فرد کے ترقی کرنی ہے تو ہمیں اپنے اندر اور اپنی صفوں میں وہ اتحاد و اتفاق پیدا کرنا ہوگا جس کا ہمارے خالق نے حکم دیا ہے۔ اور جس کی طرف آنے کی دعوت، ہمیں ہمارا قرآن دیتا ہے اور جس کی سمت چلنے اور بڑھنے کی ہدایت ہمیں ہمارے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دی ہے۔ میں برادرانِ ملت سے یہ سب کچھ کہہ رہا ہوں اور میرے کانوں میں یہ قرآنی دعوت اور یہ ربانی پکار گونج رہی ہے کہ:

وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ (المومنون: ۵۲)

میں بارگاہِ الٰہی میں دستِ دعا دراز کرتا ہوں کہ یہ حیات افزا صدائے ربانی آپ کے کانوں سے گزر کر آپ کے قلوب تک پہنچ جائے اور ہم بہ حیثیت امتِ مسلمہ اتحاد بین المسلمین کی جدوجہد کریں۔ یاد رکھیے ہماری فلاح اتحاد و اتفاق ہی میں ہے۔

marfat.com

علم القرآن

علمُ القرآن سید قاسم محمود کی کاوش اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے، جس میں ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری اور متعدد مفسرین کی نہایت جامع اور سلیس انداز میں تفاسیر شامل کی گئی ہیں، تفسیر کے لیے صرف ان آیات کا انتخاب کیا گیا ہے جس میں ایک عام قاری کو تشریح کی ضرورت ہو سکتی ہے

ترجمہ، تفسیر

مرتّب: سید قاسم محمود

(۵۵) .... اور جب تم نے موسیٰ سے کہا کہ موسیٰ، جب تک ہم خدا کو سامنے نہ دیکھ لیں گے، تم پر ایمان نہیں لائیں گے، تو تم کو بجلی نے آگھیرا اور تم دیکھ رہے تھے۔

(۵۶) .... پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو از سرِ نو زندہ کر دیا، تاکہ احسان مانو۔

(۵۷) .... اور تم پر بادل کا سایہ کئے رکھا اور تمہارے لیے من و سلویٰ اتارتے رہے کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں، ان کو کھاؤ پیو، مگر تمہارے بزرگوں نے ان نعمتوں کی کچھ قدر نہ جانی۔ اور وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑتے تھے بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔

(۵۸) .... اور جب ہم نے ان سے کہا کہ اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو، خوب کھاؤ پیو اور دیکھنا دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا اور بخش دے کہنا، ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔

(۵۹) .... تو جو ظالم تھے، انہوں نے اس لفظ کو، جس کا ان کو حکم دیا تھا، بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا، پس ہم نے ان ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا، کیونکہ نافرمانیاں کئے جاتے تھے۔

آیات ۶۰ تا ۶۱

(۶۰) .... اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے خدا سے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔ انہوں نے لاٹھی ماری تو پھر اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر کے پانی پی لیا۔ ہم نے حکم دیا کہ اللہ کی عطا کردہ روزی کھاؤ اور پیو، مگر زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا۔

(۶۱) .... اور جب تم نے کہا کہ موسیٰ! ہم سے ایک ہی کھانے پر صبر نہیں ہو سکتا تو اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز وغیرہ جو نباتات زمین سے اگتی ہیں، ہمارے لیے پیدا کر دے۔ انہوں نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے بدلے ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو۔ اگر یہی چیزیں مطلوب ہیں تو کسی شہر میں جا اترو، وہاں جو مانگتے ہو، مل جائے گا۔ اور آخر کار ذلت و رسوائی اور محتاجی و بے نوائی ان سے چمٹا دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گئے۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور اس کے نبیوں کو ناحق قتل کر دیتے تھے۔ یعنی یہ اس لیے کہ نافرمانی کئے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے۔

آیات ۶۲ تا ۷۱

(۶۲) .... جو لوگ مسلمان ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست، یعنی کوئی شخص کسی قوم و مذہب کا ہو، جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان لائے گا، اور نیک عمل کرے گا، تو ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور قیامت کے دن ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے۔

(۶۳) .... اور جب ہم نے تم سے عہد کر لیا اور کوہِ طُور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا اور حکم دیا کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے، اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو، اور جو اس میں لکھا ہے، اسے یاد رکھو تاکہ عذاب سے محفوظ رہو۔

(۶۴) .... تو تم اس کے بعد عہد سے پھر گئے اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم خسارے میں پڑ گئے ہوتے۔

(۶۵) .... اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو، جو تم میں سے ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرنے میں حد سے تجاوز کر گئے تھے، تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل و خوار بندر ہو جاؤ۔

(۶۶) .... اور اس قصے کو اس وقت کے لوگوں کے لیے اور بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت، اور پرہیز گاروں کے لیے نصیحت بنا دیا۔

(34) .... من اور سلویٰ وہ قدرتی غذائیں تھیں، جو مہاجرت کے زمانے میں بنی اسرائیل کو چالیس برس تک مسلسل ملتی رہیں۔ من ایک میٹھی میٹھی رطوبت تھی جو درختوں پر گرا کرتی تھی۔ اس کے متعدد معانی بیان کیے گئے ہیں۔ میٹھا گوند، شہد، شربت وغیرہ، لیکن اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ یہ ترنجبین ہے، اور ترنجبین شہد کی طرح جمی ہوئی اور آسمان سے گرنے والی شبنم کی قسم کی لذیذ چیز ہے۔ تورت کی تصریحات اس بارے میں حسب ذیل ہیں: "صبح کو لشکر کے پاس اوس پڑی۔ اور جب اوس پڑ چکی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بیابان میں ایک چھوٹی چھوٹی گول چیز ایسی سفید برف کا چھوٹا ٹکڑا زمین پر پڑی ہے، اور بنی اسرائیل نے دیکھ کر آپس میں کہا کہ من ہے، کیونکہ انہوں نے نہ جانا کہ وہ کیا ہے۔ تب موسیٰ نے انہیں کہا کہ یہ روٹی ہے جو خداوند نے کھانے کو تمہیں دی ہے (خروج 15،14:16) "بنی اسرائیل کے گھرانے نے اس کا نام من رکھا اور وہ دھنیے کی بیج کی طرح سفید تھی اور مزا اس کا شہد میں ملی ہوئی پھلوری کا تھا"۔ (خروج 31:16)۔ "اور من سوکھے دھنیے کی مانند تھا اور اس کا رنگ موتی کے دانے کا سا تھا۔ لوگ ادھر ادھر جا کر اسے جمع کرتے اور چکی میں پیستے تھے یا اوکھلی میں کوٹتے تھے اور توؤں پر پکاتے تھے اور پھلکیاں بناتے تھے۔ اس کا مزا تازہ تیل کا سا تھا اور رات کو جب خیموں پر اوس پڑتی تھی تو من بھی ان پر پڑتا تھا (گنتی 11:81)۔

سلویٰ .... ایک قسم کا بیٹر ہے۔ بیٹر جزیرہ نمائے سینا کا خاص جانور ہے۔ بڑی کثرت سے پایا جاتا ہے گرمی میں شمال کی طرف چلا جاتا ہے، جاڑے میں جنوب کی طرف پھر آتا ہے۔ اڑتا اونچا نہیں۔ بہت نیچے رہتا ہے۔ بہت جلد

marfat.com

جواہر پارے

** زندگی کے آدھے غم انسان دوسروں سے غلط توقعات کر کے خریدتا ہے۔

** ہر شخص سچا ساتھی تلاش کرتا ہے مگر خود سچا ساتھی بننے کی زحمت نہیں کرتا۔

تھک جاتا ہے اور شکار آسانی ہوجاتا ہے۔

(35) .... بنی اسرائیل کو جس بستی میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا تھا، ابھی تک تحقیق نہیں ہو سکا ہے کہ اس بستی سے کون سی بستی مراد تھی۔ ممکن ہے کہ فلسطین کا شہر اریحا ہو۔ مفسرین نے اس کے علاوہ بھی متعدد شہروں اور مقامات کے نام لیے ہیں۔ بعض شہروں کے نام اب بدل گئے ہیں۔ مثلاً ایلہ، کہ اب اسے عقبہ کہتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مراد شہر سطیم ہو جو دریائے اردن کے مشرقی کنارے پر آباد تھا۔ بنی اسرائیل کی دشت پیمائی کے زمانے میں یہ شہر گویا ان کا سرحدی ناکہ تھا۔ بائیبل کا بیان ہے کہ اس شہر کو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کی زندگی کے اخیر زمانے میں فتح کیا اور وہاں بڑی بدکاریاں کیں، جن کے نتیجے میں خدا نے ان پر وبا بھیجی اور چوبیس ہزار آدمی ہلاک کر دیئے۔ (گنتی 25۔1 تا 8)۔

"اس بستی کے دوازے میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے داخل ہونا اور کہتے جانا "حطۃ حطۃ" یعنی حکم یہ تھا کہ جابر و ظالم فاتحوں کی طرح اکڑتے ہوئے نہ گھسنا، بلکہ خدا ترسوں کی طرح منکسرانہ شان سے داخل ہونا جیسے حضرت محمدؐ فتح مکہ پر مکہ میں داخل ہوئے۔ یہاں حطۃ کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگتے ہوئے جانا، تو یہ ہے توبہ ہے۔ دوسرے یہ کہ لوٹ مار اور قتلِ عام کی بجائے بستی کے باشندوں میں درگزر اور عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے جانا۔

اب قوم اسرائیل فلسطین سے دُور اور مصر سے الگ۔ دونوں کے درمیان معلق جزیرہ نمائے سینا کے لق و دق ریگستان میں اپنے خیموں کے ساتھ کوچ در کوچ ایک مقام سے دوسرے مقام اور ایک منزل کو منتقل ہو رہی ہے۔ قدیم گلہ بان قوموں میں یہ دستور عام تھا اور آج بھی بہت سی خانہ بدوش قوموں میں یہ عام ہے۔ خشک مُلک اور پھر مقامی جغرافیے سے ناواقفیت۔ چلتے چلتے یہ لوگ (تورات کی کتاب گنتی باب 20 کے مطابق "پہلے مہینے میں دشت سین میں پہنچے اور قیدیم میں ڈیرا ڈالا.... پھر ان لوگوں کے لیے وہاں پانی نہ ملا، سو وہ موسیٰ اور ہارونؑ کے خلاف اکٹھے ہوئے اور لوگ موسیٰ سے جھگڑنے اور یہ کہنے لگے کہ کاش ہم بھی اُس وقت مرجاتے جب ہمارے بھائی خداوند کے حضور مرے۔ تم خداوند کی جماعت کو اس دشت میں کیوں لے آئے ہو کہ ہم بھی مریں اور ہمارے جانور بھی۔ یہاں تو پینے کے لیے پانی تک میسر نہیں۔

(36).... تب موسیٰ نے اللہ کی بارگاہ میں دُعا مانگی کہ میں ان لوگوں سے کیا کروں۔ یہ سب تو مجھے ابھی سنگسار کرنے کو ہیں۔ اُنہیں ہدایت ہوئی کہ فلاں پہاڑی تک چلے جاؤ۔ وہاں چٹان پر عصا مارو۔ پانی ابلنے لگے گا۔ یہ پہاڑی جس سے چشم ابلا، حُورب میں واقع تھی۔ وہ چٹان اب تک جزیرہ نمائے سینا میں موجود ہے۔ سیاح اسے جا کر دیکھتے ہیں اور چشموں کے شگاف اس میں اب بھی پائے جاتے ہیں۔ چونکہ پہاڑی سے بارہ چشمے پھوٹے تھے اور بنی اسرائیل کے خاندان بھی بارہ ہی تھے۔ اس وجہ سے ہر خاندان (یا قبیلے) نے اپنے اپنے گھاٹ متعین کر لیے اور اس چیز کا کوئی اندیشہ باقی نہیں رہا کہ پانی لینے پر جھگڑا برپا ہو۔

(37).... آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ ذلت و خواری اور پستی و بدحالی اُن پر مسلط ہوگئی حتیٰ کہ وہ پیغمبروں تک کو قتل کرنے لگے۔ یسعیاہ نبی کا قتل، یرمیاہ نبی کا قتل، ذکریا نبی کا قتل، یحیٰ نبی کا قتل، پھر حضرت عیسیٰ کا نام آتا ہے، جن پر بنی اسرائیل کے علماء اور سرداران قوم کا غصّہ بھڑکا، کیونکہ وہ انہیں اُن کے گناہوں اور ریاکاریوں پر ٹوکتے تھے اور ایمان و راستی کی تلقین کرتے تھے۔ اس قصور پر اُن کے خلاف جھوٹا مقدمہ تیار کیا گیا۔ رومی عدالت سے اُن کے قتل کا فیصلہ حاصل کیا گیا اور جب رُومی حاکم پیلاطس نے یہود سے کہا کہ آج عید کے روز میں تمہاری خاطر یسوع اور برابا ڈاکو، دونوں میں سے کس کو رہا کروں، تو اُن کے پورے مجمع نے پکار کر کہا کہ برابا کو چھوڑ دے اور یسوع کو پھانسی پر لٹکا۔ سو وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے۔

اس رکوع میں اور آگے نویں رکوع میں بھی آیت 82 تک بنی اسرائیل کو اُن کے تمام عہد شکنیوں کی یاد دہانی کی جارہی ہے جن کے وہ ابتدا ہی سے خدا کی شریعت کے معاملے میں مرتکب ہوتے رہے ہیں۔ اور مقصود یہ امر واضح کرنا ہے کہ وہ اس بات کے کیوں مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو امامت کے منصب سے معزول کرے اور اُن کی جگہ ایک دوسری امت کو اٹھائے جو اُس کی شریعت کو قائم کرے۔ خطاب کا یہ سلسلہ آگے دور تک جاتا ہے، جس کے بیچ بیچ میں نئی امت یعنی مسلمانوں سے مناسب موقع خطابات بھی ہیں، لیکن یہ خطاب ضمنی ہیں۔ اصل خطاب یہود ہی سے ہے۔

(38) .... سبت کا دن: ہفتے کا ساتواں دن یا سنیچر۔ شریعت یہود کی اصطلاع میں ایک مقدس دن مسیحیوں کے اتوار کی طرح۔ یہ دن صرف یادِ خدا اور عبادت کے لیے مخصوص ہے اور اُس روز تجارت، زراعت، شکار وغیرہ ہر قسم کے دنیوی کام سب ممنوع تھے۔ حتی کہ کھانا پکانے کا کام بھی نہ خود کریں نہ اپنے خادموں سے لیں۔ اور ممانعت بھی اس شد و مد کے ساتھ کہ جو اس حکم کو توڑے، اُس کی سزا قتل۔ لیکن جب بنی اسرائیل پر اخلاقی و دینی انحطاط کا دَور آیا تو کھل کھلا سبت کی بے حرمتی کرنے لگے، حتی کہ اُن کے شہروں میں کُھلے بندوں سبت کے روز تجارت ہونے لگی۔

اس مسلسل نافرمانی پر سزا تو اُن مجرموں کو یقیناً ملی، لیکن کیا سزا ملی؟ اس کی تفصیلات اس درجہ قطعی نہیں۔ اُن کے بندر بنائے جانے کی کیفیت میں اختلاف ہے۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی جسمانی ہیئت بگاڑ کر بندروں کی سی کر دی گئی تھی اور بعض اس کے یہ معنی لیتے ہیں کہ ان کے عادات و اخلاق بندروں کے سے کر دیے گئے تھے اور بندر کا اطلاق اُن پر مجازاً ہونے لگا تھا۔

marfat.com

قرآنی سزائیں

بدکاری اور چوری

مہرونہ عالم علیگ

قرآن حکیم کے احکام کے مطابق مذکور جن پانچ سزاؤں کا اطلاق دنیاوی زندگی میں ہوتا ہے، ان میں 'بدکاری' چوتھے نمبر پر ہے گذشتہ شمارے میں تین قرآنی سزاؤں کا تفصیل سے ذکر کیا جا چکا ہے۔ آئیے اب چوتھی قرآنی سزا "بدکاری" پر نظر ڈالتے ہیں۔

سورۃ النور کی دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ:- بدکار عورت اور بدکار مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور اللہ کے دین کے معاملے میں ان پر ترس کھانے کا جذبہ تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ اور آخرت پر یقین رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود رہے۔"

یہاں دو نکات پر ذرا سی توجہ دلاتا چلوں تو اس جرم کی سنگینی کا اندازہ بہتر طور پر ہو سکے گا۔ نمبر ایک یہ کہ "ان پر ترس کھانے کا جذبہ دامن گیر نہ ہو۔" سو کوڑوں کی سزا بڑی سخت ہوتی ہے۔ دس بیس کوڑوں کے مارے جانے کے بعد ہی، متاثرہ شخص کی حالت قابل رحم نظر آنے لگتی ہے۔ اس پر اس وقت ترس آجانا کوئی انوکھی بات نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسی لئے سختی سے حکم دیا ہے کہ خبردار، بدکاری کے مجرم کو قطعی رحم کے قابل نہ سمجھا جائے اور اس پر کسی حالت میں رحم نہ کیا جائے، یہ جرم واقعی انتہائی قابل نفرت ہے۔ اور نمبر دو یہ کہ "ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود رہے" سزا پر سختی سے عمل درآمد کرنے کے احکام الٰہی کا یہ پہلو یہاں واضح ہو جاتا ہے کہ یہ سخت سزا کسی کے رحم کے بغیر کھلے عام عوام کے سامنے دی جائے۔ تاکہ عام مسلمان، نہ صرف اس جرم کی سنگینی سے واقف ہو جائیں۔ بلکہ اس سے عبرت حاصل کریں۔

تاہم سورۃ النور کی چوتھی آیت کے مطابق اس حد کو قائم کرنے سے پیشتر چار مرد (مسلم) گواہ طلب کئے جائیں۔ اور اگر یہ چار شہادتیں پیش نہ کی جا سکیں تو حد قائم نہ ہو گی۔ دراصل بدکاری معاشرتی نظام کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مکروہ جرم کی اتنی سخت سزا مقرر کی گئی ہے۔ اور یہ جرم قابل راضی نامہ نہیں ہے۔ مفسرین کی ارار کے مطابق مندرجہ بالا سزا ان مجرموں پر عائد ہوتی ہے۔ جو آزاد، بالغ، عاقل اور غیر شادی شدہ ہوں۔ جو آزاد نہ ہوں۔ ان کے لئے پچاس کوڑوں کی سزا ہے۔ لیکن آزاد، عاقل اور شادی شدہ مرد و عورت کے یہ سزا "سنگسار" میں بدل جاتی ہے۔

حدیث نبوی کا مطالعہ بھی ان سزاؤں کے اطلاق کی کیفیتوں سے واضح ہو جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ سرکار دو عالم، مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک مسلمان آپکی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور شرمندگی کے احساس کے ساتھ یوں گویا ہوا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زنا کیا ہے۔" حضور نے یہ سن کر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ وہ شخص پھر آپکے رُخِ مبارک کی طرف مڑا اور عرض کیا "میں نے زنا کیا ہے۔" حضور نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا۔ حتیٰ کہ چار مرتبہ یہ عمل جاری رہا، جب وہ شخص چار بار شہادت دے چکا تو حضور نے ارشاد فرمایا "کیا تجھے جنون ہے؟" اس نے عرض کیا "نہیں" آپ نے پھر فرمایا "کیا تو شادی شدہ ہے؟" اس نے اقرار کیا "ہاں"! بالآخر آنحضرتؐ نے حکم صادر فرمایا "اس کو لے جا کر سنگسار کر دیا جائے" حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں بھی اس کو سنگسار کرنے والوں میں شامل تھا عیدگاہ میں اس کو سنگسار کیا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے خطبہ پڑھتے ہوئے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سچا نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔ چنانچہ جو کتاب آپ پر نازل ہوئی اس میں رجم (سنگسار کرنا) کا یہ ہی حکم ہے جس کو ہم نے اچھی طرح سمجھ کر یاد کر لیا ہے۔ اور حضور اکرمؐ نے بھی رجم کیا ہے اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا ہے۔ اب مجھے اندیشہ ہے کہ لوگوں پر ایک طویل زمانہ گزرنے کے بعد کوئی شخص یہ نہ کہنے لگے کہ ہم کتاب اللہ میں رجم کا حکم نہیں پاتے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فریضہ کو ترک کرنے کے بعد لوگ گمراہ ہو جائیں۔ پس زنا کرنے والے مرد اور عورتوں پر رجم حق ہے۔ جبکہ وہ شادی شدہ ہوں۔ اور شہادتیں بھی گزر جائیں۔ اور حمل ثابت ہو یا خود اقرار کرے۔" (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ جہنی سے روایت ہے کہ دو اشخاص، نبی کریمؐ کی خدمت میں ایک مقدمہ لیکر حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کی کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمادیجئے اور مجھے تفصیل بیان کرنے کی اجازت دیجئے حضورؐ ارشاد فرمایا "بیان کرو"

اس شخص نے کہا کہ میرا لڑکا غیر شادی شدہ تھا۔ اس شخص کا ملازم تھا۔ اور میرے لڑکے نے اس شخص کی بیوی سے زنا کر لیا پھر ان لوگوں نے مجھے مطلع کیا کہ میرے لڑکے پر سو کوڑوں کی سزا ہوتی ہے۔

marfat.com

چنانچہ میں نے اس لڑکے کی طرف سے سو بکریاں اور ایک اپنی لونڈی فدیہ میں دے دی اس کے بعد میں نے علماء سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے پر سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے۔ اور عورت پر رجم کی ہے"

یہ سن کر حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ سن لو! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارا فیصلہ کتاب الٰہی کے مطابق کرونگا۔ اور وہ یہ ہے کہ تیری بکریاں اور تیری لونڈی واپس کی جائیں گی۔ اور اس لڑکے کو سو کوڑے مار کر ایک سال کے لئے جلاوطنی کیا جائے گا۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔ پھر دوسرے شخص کی عورت کو پیش کرنے کا حکم فرمایا۔ کہ اگر وہ اقرار کرلے تو اس کو رجم کیا جائیگا۔ چنانچہ اس عورت نے حاضر ہو کر اقرار گناہ کیا اور رجم (سنگسار) کر دی گئی (ابوداؤد)

حضرت بدیر اسلمیؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت دربار رسالت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں نے زنا کیا ہے۔ مجھے پاک کر دیجئے۔" حضورؐ نے اس عورت کو واپس کر دیا۔ دوسرے دن وہ عورت پھر حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ آپ مجھے واپس کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ شاید کی طرح آپ مجھے واپس کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں تو حاملہ ہوں" ارشاد فرمایا۔" ابھی نہیں۔ اب چلی جا۔ وضع حمل ہونے دے۔ جب وضع حمل ہو گیا تو ایک کپڑے میں بچے کو لیکر وہ پھر دربار رسالتؐ میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ یہ بچہ میرے سے پیدا ہوا ہے۔"

فرمایا، جا اس کو دودھ پلا دودھ چھڑانے کے بعد دیکھا جائیگا۔ جب عورت نے بچہ کا دودھ بھی چھڑا دیا تو بچے کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور کہا" یا رسول اللہؐ اب میں نے اس کا دودھ بھی چھڑا دیا ہے اور یہ کھانے لگا ہے۔" حضور نے بچہ ایک مسلمان کے حوالے فرمایا اور عورت کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے ایک پتھر اس طرح مارا کہ خون کی چھینٹیں حضرت خالد کے منہ پر پڑیں۔ انہوں نے عورت پر لعنت ملامت کی۔ برا کہنے کی آواز آنحضرتؐ کے بھی گوش گزار ہوئی۔ ارشاد فرمایا "خالد! ایسا نہ کہو۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ کوئی ایک وقت بھی ایسی توبہ کرلے تو اس کو بخشش دیا جائے۔" پھر نبی کریمؐ نے اس عورت کے جنازہ کی تیاری کا حکم صادر فرمایا اور اس کی نماز جنازہ خود پڑھائی۔

(مسلم)

چوری:۔ پانچویں اور آخری قرآنی سزا کا اطلاق چوری کرنے کے مرتکب مرد و عورت پر عائد ہوتا ہے۔ سورۃ المائدہ کی اڑتیسویں اور انتالیسویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ:۔ " چوری کرنے والا مرد ہو یا عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، یہ ان کے کئے ہوئے جرم کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ پھر جو اپنے اوپر ظلم (چوری) سے تائب ہو جائے اور اپنی اصلاح کرے تو اس کی توبہ قبول کرے گا۔ بلاشبہ اللہ غفور الرحیم ہے"

بلاشبہ رب کریم کے نزدیک چوری بدترین جرم ہے۔ قرآن حکیم نے فرد اور جماعت دونوں کے لئے امن و امان اور سکون کی خاطر جو کامل و اکمل نظام قائم کیا ہے، چور اس میں رخنہ ڈالتا ہے۔ اور ساری پرسکون فضاء کو درہم برہم کرنے کے درپے ہوتا ہے۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ قرآنی سزاؤں کو کسی شفاعت و سفارش سے ہدیہ اور تحفہ لے کر معطل کرنا یا اس میں کمی کرنا قطعاً جائز نہیں۔ ابوداؤد کی حدیث ہے کہ جس کی شفاعت یا سفارش حدود اللہ میں سے کسی حد کے آڑے آئی تو وہ اللہ کا مقابلہ کرتا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک حدیث کے مطابق چوری کی مرتکب ایک اعلیٰ خاندان کی عورت کے متعلق آنحضرتؐ کی بارگاہ اقدس میں رعایت کے لئے عرض کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

" کیا حدود الٰہی میں شفاعت و سفارش کرتے ہو؟ بنی اسرائیل اسی لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں کوئی (طاقتور) آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کا مرتکب ہوتا تو اس پر حد جاری کر دیتے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے۔ اگر میری بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔"

اسلام کو دوسرے نظام ہائے حیات اور دیگر قوانین فلسفۂ نظام حیات میں جو چیز نمایاں اور ممتاز کرتی ہے وہ صرف یہی نہیں ہے کہ وہ سزا کے نفاذ سے قبل جرم کے تمام امکانی اسباب و خلل کا سد باب کرتا ہے بلکہ یہ ہے کہ اسباب و خلل کے خاتمے کے بعد بھی اگر کسی مجرم کے بارے میں شک ہو جائے کہ اس نے حالات سے مجبور ہو کر جرم کیا ہے۔ تو اس کو سزا نہیں دی جاتی۔"

قرآن سزائیں دراصل ان لوگوں کو ڈرانے کے لئے اور رسوا کرنے کے لئے ہیں۔ جو بغیر کسی معقول وجہ و جواز کے ارتکاب جرم کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔ انکی خواہش جرم کتنی ہی شدید ہو۔ عبرتناک سزا کا خوف انہیں ارتکاب جرم سے قبل کئی بار غور و فکر کرنے پر بزور مجبور کرتا ہے۔ جو معاشرہ اپنے تمام افراد کی فلاح و بہبود کے لئے سرگرم عمل ہوتا ہے۔ اس کو اس بات کا بھی پورا پورا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے افراد کو جان و مال اور آبرو کا تحفظ فراہم کرے۔ اسی لئے خالق کائنات نے دونوں انداز میں سورۃ المائدہ میں خبردار کیا

ترجمہ:۔ " جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔"

ترجمہ: " جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔"

ان واضح قرآنی آیات اور حدیث مبارکہ کی روشنی میں قرآنی سزاؤں کا مکمل اطلاق ہی دراصل معاشرے کی تمام تر برائیوں کا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو اور سب کو احکام الٰہی پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

marfat.com

قرآن مجید اور دورِ حاضر کے تقاضے

محمد ایوب خان چغتائی

یہ ایک ایسا سوال ہے جو تقریباً ہر کہ و مہ کے دل میں اٹھتا ہے اور وہ خواہ مخواہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کیونکہ عرصہ دراز سے معاندینِ اسلام قرآن کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کر کے قرآنی نظام کو فرسودگی پر محمول کرنے کے درپے رہے ہیں حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ قرآنی نظام دورِ حاضرہ کے علاوہ مستقبل کے ہر دور کے جمیع تقاضوں کو پورا کرنے کی پوری پوری صلاحیت رکھتا ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ ایجاز و اعجاز میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور نہ ہی لاریب فیہ کلامِ الٰہی میں شک لایا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم عالمِ انسانیت کے لیے ایک مکمل ضابطۂ حیات اور دستورالعمل ہے اور آج کے ایٹمی دور کے تقاضوں کو پوری طرح پورا کرتا ہے۔ بشرطیکہ ہم میں قرآن کریم کے نزول کی شان اور اہمیت کی پرکھ ہو اور ایسا نہ ہو۔

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

نزولِ قرآن کی غرض و غایت

یہ ایک مسلّمہ امر ہے کہ عصرِ حاضرہ میں مسلمان من حیث القوم اور بالخصوص نوجوان طبقہ جو کہ ہر دور میں ملت کے مقدر کا چمکتا ہوا ستارہ رہا ہے، قرآن حکیم سے بیگانہ رہا۔ وہ خود دہریت اور الحاد کا شکار بن کر دوسروں کو بھی دامِ صیاد میں پھنساتا رہا ہے۔ عوام ہیں کہ کتاب اللہ کو ہدایت اور عمل کے لیے نہیں بلکہ محض رسماً تبرک کے طور پر تلاوت کرتے ہیں، جس کا نقشہ مفکرِ اسلام جناب علامہ اقبالؒ نے یوں باندھا ہے:

حیات از حکمتِ قرآں نگیری
بہ بندِ صوفی و ملّا اسیری
بہ آیاتش ترا کارے جزایں نیست
کہ از یٰسین او آساں بمیری

اور خواصینِ اُمت کا ذکر کروں تو ان میں چنداں علماء کا طبقہ بھی نظر آئے گا جو قرآن کریم کو چند اختلافیہ مسائل کے حل کے طور پر پیش کرتا ہے لیکن قرآن کریم نے اپنے نزول کی غرض و غایت یوں بیان فرمائی: کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۳۸-۲۹)

اے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی طرف یہ بابرکت کتاب اس لیے نازل کی گئی ہے کہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں اور اربابِ عقل و فراست صحیح نتائج اخذ کر کے عبرت اور نصیحت حاصل کریں۔

اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ وہ قرآن جو ایک بابرکت کتابِ الٰہی ہے اس کو غور و فکر، تامل و تدبر سے پڑھیں اور اس سے اعراض نہ کریں، بے پرواہی نہ برتیں۔ نزع اور موت کی تنگی کا واحد علاج نہ مانیں، اختلافی مسائل کا حل نہ سمجھیں، آپس میں تفرقہ بازی کی جولانگاہ تصور نہ کریں۔ بلکہ اس کے نفسِ مضمون، حکمت بھرے احکام، اس کے فصیح و بلیغ الفاظ پر غور کریں اور اس کی روح کو سمجھیں۔ قرآن کریم خبر دیتا ہے کہ یہ پاک کتاب اختلاف، اضطراب، تعارض اور تضاد سے پاک ہے۔ جیسا کہ پانچویں پارہ میں فرمایا گیا ہے: اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ تو کیا پھر قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں کثرت سے تضاد پایا جاتا۔ پھر فرمایا گیا: اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (۴۷-۲۴)

تو کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں۔

مندرجہ بالا آیات میں قرآن کریم کو بابرکت کتابِ الٰہی فرمایا گیا اور اس پر تدبر کیے جانے کا حکم دیا گیا لیکن ایک اور جگہ اس کو مومنوں کے لیے رحمت اور شفا فرمایا گیا۔ فرمایا: "لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ پہنچی۔ اے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فرما دو) کہ یہ کتاب جو اللہ کے فضل اور رحمت سے نازل ہوئی تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔"

اب خالقِ حقیقی تو قرآن کریم کو کائناتِ ارض و سما کے لیے رحمت، شفاء المومنین اور فضل سے تعبیر کریں اور اس کے نزول پر خوشیاں منانے کا حکم دیں اور ہم عاصیانِ اُمت یہ کہیں کہ قرآن تو اب فرسودہ ہو گیا ہے۔ وہ موجودہ دور کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔ اس کو موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے۔ الحذر، الحذر، تفو بر تو اے چرخِ گردان تفو! اگر ان لوگوں کے ہر عقیدے کو درست تسلیم کر لیا جائے تو نعوذ باللہ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ذاتِ باری تعالیٰ اب فرسودہ ہو چکی ہے۔ جبکہ ازلی، ابدی اور حی و قیوم ہے۔ یا یہ کہا جائے گا کہ قرآن کریم لانے والے سرکار اور ابد قرار حضرت محمد مصطفےٰ کی مصطفائی نعوذ باللہ فرسودہ ہو چکی ہے اور وہی فرسودگی نعوذ باللہ آپ کی نبوت و رسالت میں آ چکی ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دورِ حاضرہ کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے حیات النبیؐ نہیں رہے۔ بلکہ آپ کی بجائے ایک نئے نبیؐ اور نئی شریعت کی ضرورت ہے۔ لیکن ایسا سمجھنا کفر اور گمراہی ہے۔ کیونکہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس وہ سراجاً منیرا ہے، جس کو نہ کبھی طلوع کی ضرورت ہے اور نہ غروب کی حاجت ہے لہٰذا ان کا قرآن روشن، ان کی تعلیم روشن اور ان کا جسمِ مطہر روشن اور زندہ اور وہ ذاتِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہونا چاہیے کہ نہ تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات فرسودہ نہ اس کی سنتِ الٰہیہ فرسودہ اور نہ ہی اس کے افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس فرسودہ اور نہ آپؐ کی شریعتِ مطہرہ میں کوئی ابطال و فرسودگی پائی جاتی ہے۔

یہ وہ سچی اور صاف حقیقتیں ہیں جو اپنی اپنی قدروں پر تا قیامت روشن اور اظہر من الشمس رہیں گی اور مادی دنیا کے تمام تقاضے اور سائنس کی تمام ترقیاں، کامیابیاں، تسخیرِ فطرت کے سلسلے میں نت نئی ایجادیں اور کرۂ قمر کی فتح یا اس تک رسائی ان کے تابع اور مطیع ہو گئے۔

۲- قرآنی امانت

معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن حکیم کی انمول امانت کا بوجھ کائنات کی کسی جنس نے نہ اٹھایا اور اگر اس امانت کے اٹھانے کا بیڑہ اٹھایا تو وہ حضرتِ انسان اشرف المخلوقات کی ذات تھی جس کو خلیفۃ الارض کہا گیا اور یہ امانت اس کے سپرد ہوئی۔ یہ سپردگی کیوں ہوئی یہ محض اس لیے ہوئی کہ بارِ امانت محبتِ الٰہیہ کا دوسرا نام تھا۔ اس لیے حقیقت میں محبتِ الٰہیہ ہی انسان کے سپرد ہوئی اور اسی کے لیے کہا گیا۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔ "بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا" کہ اس کے ذہن و فکر سے ہر مسلم قانت کی تشنہ لبی دور ہو۔ اور ہر فرزندِ اسلام کو اپنی زندگی کا دستورالعمل معلوم ہو جائے۔ یہ غاران کی چوٹیوں پر نزولِ الہام اس لیے ہوا تھا کہ مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ الناس کے لیے قانونِ اساسی کا کام دے اور فرزندانِ توحید شہداء علی الناس بن جائیں۔ اور خلافتِ ارض کے جائز وارث قرار پا سکیں۔ اور موجوداتِ عالم کی ہر چیز ان کے قبضۂ قدرت اور تسخیر میں ہو لیکن حالات دگرگوں ہیں۔ مسلمان بن کر ڈھونڈا پر عود کر آیا اور باطنی بصیرت کا فقدان ہے۔ وہ اس لیے کہ ہم نے قرآن کی روحانی تعلیم اور باطنی بصیرت سے منہ پھیر لیا اور عمل کو چھوڑ دیا شریعتِ اسلامیہ کا مذاق اڑانا شروع کر دیا اور نعوذ باللہ قرآن کریم سے استہزاء کیا اور خسارے میں پڑے۔ اب بھی ہم قرآن کے حقیقی معنوں میں وارث ہو سکتے ہیں اور دنیا کی ہر چیز ہماری مسخر ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ —

marfat.com

کی محمد سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں (اقبالؒ)

کیونکہ قرآن کریم میں حضورؐ کے لیے فرمایا گیا ہے اور اللہ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے (۴۵-۱۳)

اگر ہم تہیہ کرلیں کہ جب تک ہماری آنکھوں میں نور دل

> **مسلمان آج نظامِ الٰہیہ کو بالائے طاق رکھ کر دوسرے نظاموں میں فلاح ڈھونڈ رہے ہیں ،**

میں سُرور، کانوں میں قوتِ سماعت ہے، زبان میں قوتِ گویائی ہے، پاؤں میں سکت ہے۔ تو ہر ایک مسلمان کا فرضِ اوّلین ہے کہ وہ قرآن کریم کو پڑھے اور پڑھائے، سمجھے اور سمجھائے اس پر عمل پیرا ہو۔ اس کے سر میں سودا ہو تو قرآن کا۔ دل میں عشق ہو تو اس کا۔ ہاتھوں میں کڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ہوں تو اس کی اور یہی مومن کا مقصدِ حیات ... جس کی بابت قرآن کریم نے فرمایا ہے:

اُمّتِ خیر

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (۳-۱۱۰)

اے مسلمانو! تم بہترین اُمّت ہو جو پیدا کی گئی ہے۔ (بنی آدم کے فائدے کے لیے) اور تمہارا فرض منصبی یہ ہے کہ تم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور تمہارے اندر یہ طاقت اس لیے پیدا ہوئی ہے کہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

گویا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لیے پیدا کیا کہ ہم انسانوں کو نیکی کا حکم دیں اور بدی سے روکیں۔ لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ہم دوسروں کے غلام ہیں، محکوم ہیں بلکہ کئی دفعہ قوتِ لایموت کے لیے دوسرے لوگوں کا دستِ نگر ہونا پڑا ہے ہم دوسروں کو بدی سے کیا روکتے، خود ہر قسم کی بدی میں مبتلا ہوئے اور اخلاقی پستی کے اعتبار سے ہم شَرَّ اُمَّۃٍ کے مصداق ہوئے اگر دنیا کے ساٹھ ستر کروڑ مسلمان توحید کے پروانے اپنے دلوں میں لاالٰہ کا عقیدہ پختہ کرلیں اور اس کے مفہوم کو شعارِ زندگی بنالیں یا اس کے اقتضا پر عامل ہو جائیں تو دنیا کی کسی قوم میں یہ طاقت نہیں کہ وہ ہم پر مسلط ہو جائے۔ امریکہ اور روس ہمارے آستانوں پر جبہ سائی کریں اور یہودی اسرائیلیوں کی کیا مجال ہو کہ وہ عرب جمہوریہ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے اور پھر مسلمانوں کے قبلۂ اوّل مسجدِ اقصٰی کو جلا کر ہمیں نبرد آزما ہونے کا چیلنج دیں مگر ــــ

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

معلوم ہونا چاہیے کہ جب کوئی قوم لاالٰہ کے مفہوم کو سمجھ کر اس کے اقتضا پر عمل کرتی ہے تو وہ اپنی خودی کی مخفی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی ہے اور اس کی وجہ سے اس کے اندر ایک بے پناہ طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جب وہ الا اللہ کہتی ہے تو وہ اللہ ربّ العزت کے قانون کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتی ہے جس کی وجہ سے اس قوم کا وجود عالمین کے لیے رحمت بن جاتا ہے۔ قوت کا دوسرا نام جلال اور تقویٰ کا دوسرا نام جمال ہے یعنی اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا مصداق۔ اور جس قوم میں یہ دونوں شانیں جمع ہو جاتی ہیں وہ قوم محکوم ہونے کی بجائے دنیا کی محتسب بن جاتی ہے اور دیگر اقوام عالم کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستے کی پابندی کرنے پر مجبور کر دیتی ہے اور یہ کائنات اس کی مطیع ہو جاتی ہے اور تاریخ اسلام کے اوراق اس صداقت کے شاہد اور گواہ ہیں۔ ان دنوں ہم میں نہ جلال رہا ہے نہ جمال، نہ مقصدِ زندگی کی رمق باقی، نہ عمل کی چنگاریاں روشن۔ اگر اسرائیل ہماری مسجدِ اقصٰی کو جلائیں تو جلائیں۔ ہم میں وہ جذبۂ حریت ہی مفقود ہو چکا ہے جس کے ذریعہ ہمیں اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کی خوشخبری نصیب ہوئے

لاالٰہ گوئی بگو از روئے جاں
تا ز اندام تو آید بوئے جاں

ایں دو حرف لاالٰہ گفتار نیست
لاالٰہ جز تیغ بے زنہار نیست

(اقبالؒ)

یہ سب کچھ اس لیے کہ ہم منفی طور پر مسلمان ہوتے ہوئے گو جاہل مطلق نہیں لیکن ہم میں جہالت کی سی خُو بُو پائی جاتی ہے۔ ہم میں اسلامی روح مفقود ہوتی جا رہی ہے۔ ہم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو بھلا چکے ہیں اور شریعت مطہرہ کی پابندی ہم پر شاق ہے۔

جہالت کی ایک علامت :

معلوم ہونا چاہیے کہ جاہلیت یا جہالت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسولؐ کا کوئی حکم سنایا جائے تو قدیم رسم و رواج اور باپ دادا کے طور طریقوں کا نام لیا جائے اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں گزشتہ زمانہ اور پُرانے دستور کی سند پیش کی جائے۔ پھر جاہلیت سے مراد صرف بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل کی عرب کی زندگی ہی نہیں بلکہ ہر وہ غیر اسلامی زندگی اور نظام ہے جس کا ماخذ وحی اور نبوت، کتابِ الٰہی اور سنتِ انبیاء کرام نہ ہو۔ اور جو اسلام کے مسائل اور احکامِ زندگی سے مطابقت نہ رکھتا ہو، خواہ وہ عرب کی جاہلیت ہو یا ایران کی مزدکیت۔ بھارت کی برہمنیت ہو یا مصر کی فرعونیت۔ سوشلزم کا پرچار ہو یا کمیونزم کا پرچار۔ گویا مسلمان قوم کی غیر شرعی زندگی اور ان کے مخالفِ شریعت رسوم، عادات، اخلاق و ادب، میلانات و جذبات خواہ وہ قدیم ہوں یا جدید، ماضی کے ہوں یا حال کے وہ سب کے سب جاہلیت پر مبنی ہوں گے کیونکہ وہ قرآنی تقاضوں کے خلاف اور قرآنی روح کے منافی ہیں۔ یہی حال کفر کا ہے۔ جو کہ ایک سلبی چیز نہیں بلکہ وہ ایک ایجابی اور مثبت چیز بھی ہے۔ کفر صرف دینِ الٰہی کے انکار کا نام نہیں بلکہ وہ ایک مذہبی اور اخلاقی نظام اور مستقل دین ہے جس میں اپنے فرائض و واجبات بھی ہیں اور مکروہات و محرمات بھی پائے جاتے ہیں۔ اس لیے کفر اور اسلام دونوں دین ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے اور ایک انسان ایک وقت میں دونوں کا وفادار نہیں بن سکتا۔ اس لیے قرآن نے شاید موجودہ دور کی ترجمانی کی ہے اور فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً

اے مسلمانو! داخل ہو جاؤ صلح اور اسلام میں پورے پورے۔ (بقرہ۔ ۲۰۵) یہاں ان ایمان والوں سے خطاب ہے جو باوجود مسلمان ہونے کے نظامِ اسلام کو چھوڑ کر دیگر مذاہب کے ازم یا وجاہلیت کا پرچار کر رہے ہیں اور نظامِ الٰہیہ کو بالائے طاق رکھ کر دوسروں کے نظام میں فلاح ڈھونڈ رہے ہیں، یہ محض فریب کاری اور جاہلیت ہے۔ "عاقلے را اشارہ بس است"۔

قرآن کی وجہ تسمیہ

قرآن لفظ قرأ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی پڑھنا، جمع کرنا اور اعلان کرنے کے ہیں۔ قرآن گویا ایک ایسا اعلان ہے جو علم اور حکمت وجملہ انبیاء کرام اور رسولانِ عظام کی تعلیمات کے نچوڑ پر مشتمل ہے۔ قرآن کریم کی وجہ تسمیہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ تمام کتبِ سماوی کے ثمرات، تمام علوم حکمت کے گنجینہ ہائے سربستہ کو اپنے اندر جمع کیے ہوئے ہے جیسا کہ سورۂ یوسف کے آخر میں فرمایا گیا ہے۔

بے شک ان کی خبروں سے عقلمندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں بلکہ اپنے سے پہلے کلاموں کی تصدیق ہے اور ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں کسی اور نبی کی بشارت

ــــــــــــــــ

لے مخالفین کی حجت بازی دودھاری تلوار کی طرح تھی۔ کبھی یہ کہتے کہ ہم تو اپنے آبا کی روش پر چلیں گے اور کبھی یہ اعتراض اٹھاتے کہ یہ تو اگلے وقتوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ یعنی آج کے مسائل و ضروریات دوسرے ہیں۔ (احزابؐ)

marfat.com

نہیں۔ جس طرح پہلی آسمانی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پائی جاتی تھی بلکہ اس میں پہلی کتب سماویہ اور انبیاء کرام کی تصدیق ہے اور مومنوں کے لیے رحمت اور ہدایت کی بشارت پائی جاتی ہے۔

اب جو پاک کلام ہدایت اور رحمت ہو اس کے لیے کسی خاص دَور کی تخصیص اور کسی خاص زبان و مکان کی تعیین نہیں پائی جاتی۔ بلکہ اس کے دامن میں ہر دَور اور ہر عہد کے تقاضوں کے لیے گلہائے رنگا رنگ موجود ہیں اور اس پاک کلام کے لانے والے رحمت اللعالمین سراجاً منیراً صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو روشن ہی روشن ہیں۔ قرآن خود فرماتا ہے۔ یعنی حقیقت میں یہ قرآن عظیم روشن اور ناقابلِ انکار آیات کا مجموعہ ہے جو ان لوگوں کے سینوں میں ہے جن کو علم دیا گیا ہے۔

معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن کریم میں دوگونہ امورات پائے جاتے ہیں۔ ایک امور شرعیہ اعتقادیہ اور دوسرے اخباریہ یعنی تاریخی اور علمی حقائق۔ ان تاریخی اور علمی حقائق سے مراد حقائق طبیعاتی، حیاتیاتی اور نفسیاتی یعنی تاریخی اور علمی حقائق جہاں تک علوم شرعیہ اور اعتقادیہ کا تعلق ہے وہ ہر زمانے میں ایک جیسے ہوتے ہیں اور ان میں سلف کے فہم و ذکا پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جہاں تک دوسرے حقائق کا تعلق ہے ان میں نئے حقائق کا اضافہ ہوتا رہتا ہے اور آئندہ کے لیے بھی اضافہ کی قدریں وسیع ہوتی ہیں۔ اس لیے ان امور سے متعلق آیات کی تشریح اس زمانے کی علمی سطح کے مطابق ہوتی ہے۔ جوں جوں ان اعمال و افعال میں فطرتِ کائنات کا مشاہدہ وسیع ہوتا جائے گا۔ قرآن کریم کی آیات زیادہ واضح اور متشرح ہوتی جائیں گی۔

اگر ہم ازمنۂ ماضیہ کے پردوں پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوگا کہ شروع میں علم الاشیاء سے متعلق انسان کی واقفیت بہت تھوڑی تھی۔ اور جوں جوں زمانے کے لحاظ سے ترقی ہوتی گئی اور واقفیت بڑھتی گئی تو قرآن کریم کے اس طرح کے بیانات کا مطلب پہلے سے زیادہ صحیح اور واضح طور پر سمجھ میں آتا گیا۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ کہ اے حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن کی تشریح ہمارے ہی ذمہ ہے۔ یعنی ہر زمانے میں علم اس کی تشریح کرتا چلا جائے گا۔ پھر سورہ حٰم سجدہ میں فرمایا گیا ہے:

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ (پ ۲۵-۴۲)

ہم اُن کو آیات خارجی یعنی آفاق اور ان کے اپنے اندر یعنی انفس دکھائیں گے۔ یہاں تک کہ یہ بات نکھر کر سامنے آجائے گی کہ قرآن واقعی حقیقتِ ثابتہ ہے۔ یہاں عالمِ آفاق اور عالمِ انفس سے مراد حقائق طبیعیاتی، حیاتیاتی اور نفسیاتی ہیں جو زمانہ کے پُرپیچ پردوں اور نقابوں میں لپٹے ہوتے ہیں اور امتدادِ زمانہ کے علم اور تحقیق کے ذریعے سے کھلتے جائیں گے اور قرآن کریم کے حقائق عالیہ ایک ایک کرکے ثابت ہوتے جائیں گے۔

ایک سوال کا جواب

مدعیانِ فرسودگی قرآنی نظام پر سوال کریں گے کہ اگر قرآن ہر دَور کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایٹم بم اور دیگر ایسی چیزوں کا ذکر کیوں نہیں کر گئے کیا آپ مستقبل کے حقائق سے آگاہ نہ تھے۔ ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر نبی ایسے حقائق سے آگاہ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ محققین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ ہر نبی کو محسوس، بلکہ ماورائے محسوس حقائق کا مشاہدہ کرا دیتا ہے۔ جن امور اور حقائق پر ہمارا ایمان بالغیب ہوتا ہے۔ نبی کا ایمان بالشہود ہوتا ہے۔

جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے امورات کی تفصیلات و جزئیات اس لیے ارشاد نہ فرمائیں کہ زمانے کی علمی سطح اس کا تقاضا نہ کرتی تھی۔ سورہ نحل میں فرمایا گیا ہے:
سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ۔ آگے دکھائیں گے تم کو اپنے نمونے، نشانیاں تم اُن کو پہچان لوگے۔ تیرا رب بے خبر نہیں ان کاموں سے جو یہ کرتے ہیں۔

اگر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ایسے حقائق کی تشریح فرماتی تو زمانہ کی علمی سطح چونکہ بلند نہ تھی، لوگ الجھنوں میں پڑ جاتے اور دعوت الی اللہ کا اصل مقصد اور مدعا فوت ہو جاتا اور امور شرعیہ اور احکام اعتقادیہ کی طرف کوئی توجہ نہ کرتا۔ اور ایمان بالغیب کی طرف جو دعوت دی گئی تھی اس میں مشکلات پیدا ہو جاتیں۔ اس لیے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلم الناس علی قدر عقولهم کے پیش نظر اُن جمیع احکام کی تشریح خود نہ فرمائی بلکہ آنے والے زمانے پر چھوڑ دی کہ ہر زمانے کا علم بتدریج ان حقائق کی نقاب کشائی کرتا جائے گا۔ جب تک علم گواہی نہ دے انسانی عقل ایسی چیزوں کی تکذیب کرتی رہتی ہے۔ سورہ یونس میں فرمایا گیا ہے:

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ (ط ۱۰-۳۸)

بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم پر قابو نہ پایا اور ابھی انہوں نے اس کا انجام نہ دیکھا۔

اسی طرح قرآن میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ درج ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے رفیق سفر حضرت خضر علیہ السلام نے اُن کو کہہ دیا تھا۔ بھلا ایسے امور پر آپ کیسے صبر کرسکیں گے۔ جو آپ کے احاطۂ واقفیت سے باہر ہیں۔

القصہ اللہ تعالیٰ نے لاتعداد انبیاء کرامؑ معلمین کی صورت میں بھیجے جو لوگوں کو علوم الٰہیہ سکھاتے رہے لیکن یہ سب کے سب محدود زمانہ، محدود حلقہ اور محدود قوم یا اُمت کے لیے آئے۔ آخر ایک زمانہ آیا کہ یہ حد بندی ختم کردی گئی اور اختصاص ارض بھی مرتفع ہوگیا۔ ایسے معلم اعلیٰ و معرفِ حقیقی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے جس کی نہ حدود اختیار و انداز محدود تھیں، نہ علم محدود اور نہ تصرفِ تامہ کی کوئی حد یا پابندی۔ آپ حق تعالیٰ کے پاک حبیب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ ختم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جن کے حق میں فرمایا گیا۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (۱۸-۲۵)

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہانوں کو ڈرسنانے والا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس رحمت اللعالمین ہوتے ہوئے ماسوا ذات باری تعالیٰ تمام عالمین جو اٹھارہ ہزار کہے گئے ہیں اُن کے لیے مبعوث ہوئے اور بقول قرآن کریم وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ (سورۃ النساء ۱۱۳) اے میرے حبیب پاکؐ آپ کو تمام علوم میں کامل کردیا گیا اور سب علوم عطا کیے گئے جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ میں کسی قسم کی کمی نہ رکھی گئی۔

آپؐ کی نبوت و رسالت قیامت تک کے لیے وابستہ ہے اور قرآنی نظام بھی قائم و دائم ہے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس عالمین کے لیے نذیر اس لیے حضورؐ کو کتاب بھی ایسی دی گئی جو تمام عالموں کے دساتیر پر حاوی اور ضوابطِ حیات پر طاری و ساری ہے۔ پھر جس معلم اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسا پاک مکمل دستور العمل دیا گیا۔ اس کی شان بھی قرآن نے بیان کردی کہ وہ ذات کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں وَيُزَكِّيهِمْ اور اُن کو پاک و صاف کرتے ہیں یعنی اُن کی روحانی آبیاری کرکے اُن کو باطنی بصیرت اور علم لدنی سے سرفراز کرتے ہیں۔

قرآن کا نظام زندہ جاوید ہے۔ اُس کو یا اُس کے ماننے والوں کو کسی دوسرے نظام کی ہرگز ہرگز ضرورت نہیں۔ اس نظام کے لانے والے حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات النبیؐ ہیں۔ آپ کی شریعت مطہرہ زندہ ہے۔ صرف ہمیں آپؐ کی تابعداری، اطاعت اور پیروی کرنی چاہیے۔ کیونکہ اسی میں قربِ الٰہی کا راز اور اطاعتِ الٰہی کا بھید مضمر ہے۔ آپؐ کی متابعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت سے ہوگی۔ جب تک ہم کو آپؐ سے سچی محبت نہ ہوگی ہم میں جذبۂ احترام و متابعت صحیح معنوں میں پیدا نہ ہوگا۔ ہمیں فَاتَّبِعُونِي کی تفسیر ہی بننا پڑے گا۔ جب ہم کو يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ کا معراج نصیب ہوگا اور جب يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ کے تحت ہم کو اللہ کا قرب نصیب ہوا تو اللہ تعالیٰ ہمارے تمام گناہ معاف کردے گا۔ لہٰذا ہم کو آستانۂ رسالت مآب پر سر جھکانا چاہیے۔ اسی میں ہماری فلاح کا راز مضمر ہے۔ اس دربار میں سوائے خالص اسلام کے اور کوئی ازم نہیں پایا جاتا۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم کو صراطِ مستقیم عطا کرے۔ اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق اور سچی محبت دے آمین۔

* *

marfat.com

اللہ ھو

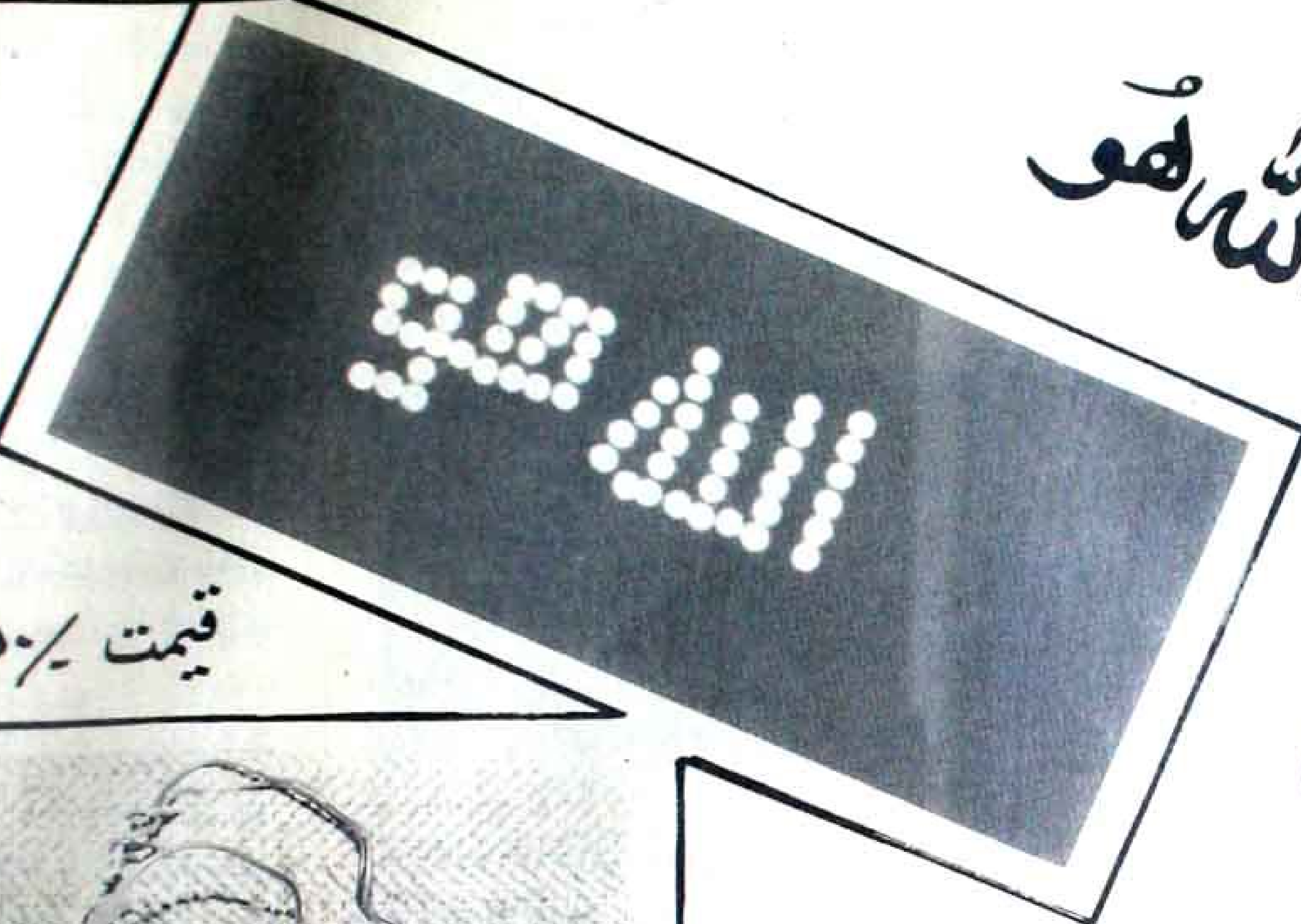

کا

الیکٹرانک بیج

تیار ہے

قیمت -/۱۵۰ روپے

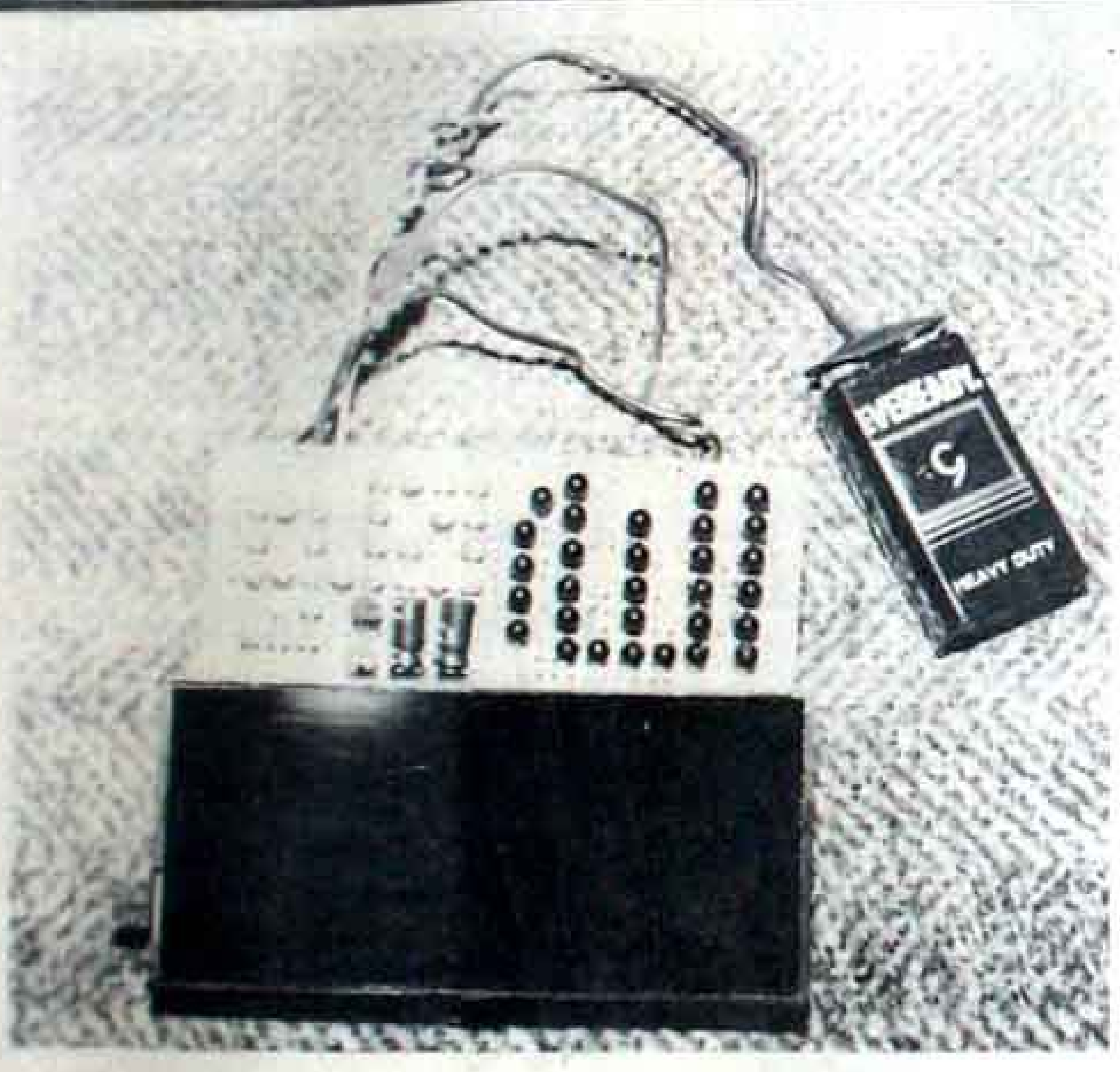

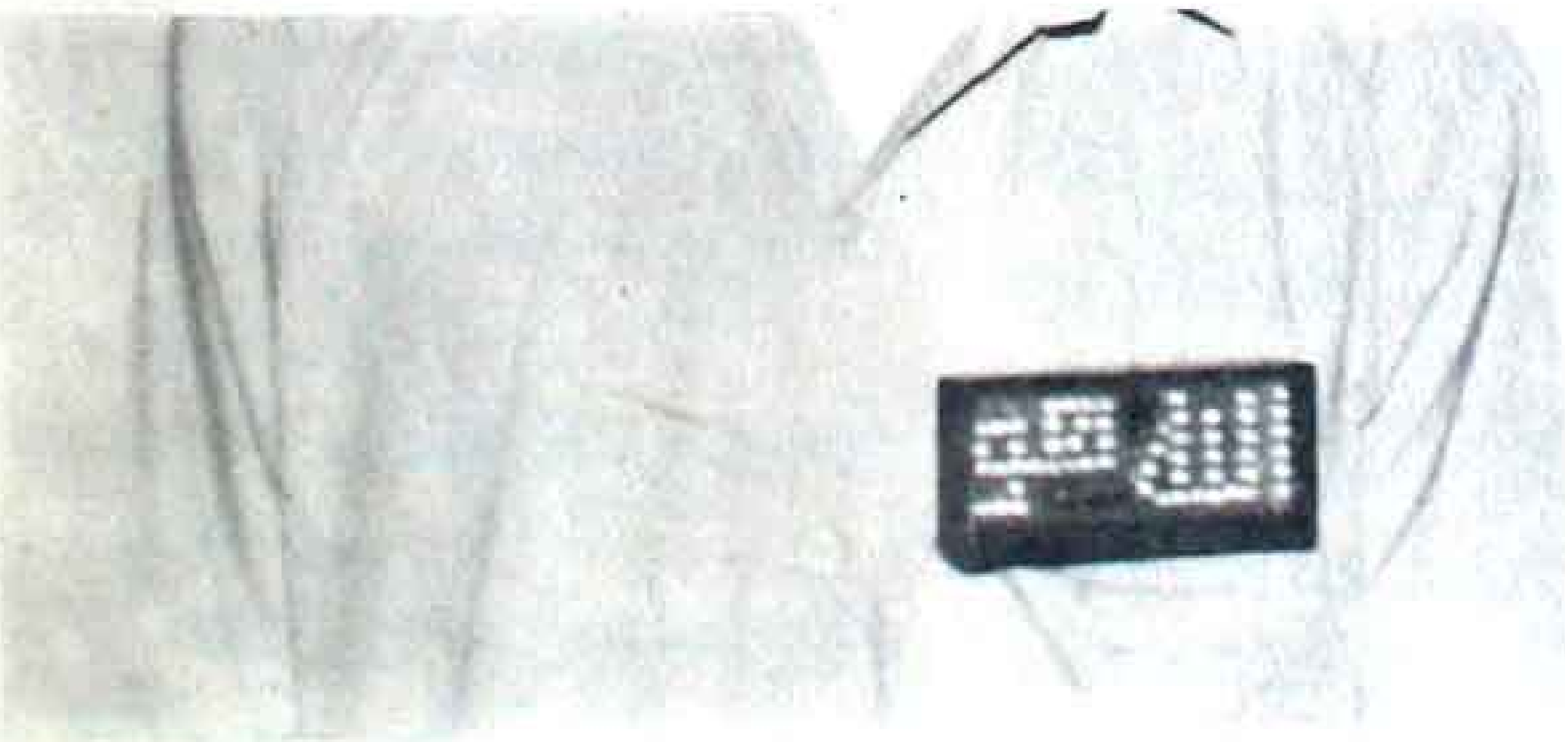

جو سنگی منگوانا چاہیں وہ
-/۱۵۰ روپے بذریعہ منی آرڈر
بھجوادیں ، بیج بذریعہ
رجسٹرڈ پارسل بھجوادیا جائیگا

بیج منگوانے کیلئے پتہ:

حافظ محمد اسد

حاجی حسن علی بلڈنگ گلی نمبر ۹ جناح آباد نمبر ۲ صدیق وہاب روڈ نزد اسپنسر آئی ہسپتال

کراچی ۶

marfat.com

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ناصر الدین

حضور اکرم نورِ مجسم فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہجرتِ مدینہ سے قبل اعلان نبوت کے گیارہویں سال معراج شریف کا معجزہ عطا فرمایا۔

صحاح ستہ کی احادیث کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ہمراہ پہلے مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک براق پر سوار ہوکر تشریف لائے اور یہاں تمام انبیاؑ و رسل علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ بعد ازاں امام الانبیاءؑ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق پر سوار ہوکر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ہمراہ آسمانی دنیا تک پہنچے۔ جبرائیل علیہ السلام نے اسکا دروازہ کھلوایا، یہاں آپکی ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ اسکے بعد دوسرے آسمان پر پہنچے یہاں آپ کی ملاقات حضرت یحیٰی و حضرت عیسیٰ علیہ والسلام سے ہوئی پھر تیسرے آسمان پر آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی چوتھے آسمان پر آپکی ملاقات حضرت ادریس علیہ السلام سے ہوئی۔ اسکے بعد پانچویں آسمان پر پہنچ کر آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات کی، چھٹے آسمان پر آپکی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی اور ساتویں آسمان پر آپکی ملاقات ابوالانبیاء خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی اسکے بعد آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے وہاں چار نہریں تھیں۔ دو پوشیدہ اور دو ظاہرہ آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا "یہ نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا جو انئیں پوشیدہ ہیں۔ وہ جنت کی نہریں ہیں اور جو ظاہر ہیں وہ نیل اور فرات ہیں۔ پھر آپکے سامنے بیت المعمور ظاہر کیا گیا۔ اسکے بعد آپکو ایک برتن شراب کا۔ ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا دیا گیا۔ آپ نے دودھ لے لیا جس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہی فطرت ہے۔ آپ اور آپکی امت اسپر قائم رہینگے۔ اس کے بعد آپ پر ہر روز پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ جب آپ واپس لوٹے تو حضرت موسیٰ السلام نے کہا کہ آپ کی امت پچاس نمازیں روزانہ نہیں پڑھ سکے گی۔ خدا کی قسم میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کرچکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ میں نے سخت برتاؤ کیا ہے۔ لہذا آپ اپنے رب کے پاس لوٹ جائیے اور اپنی امت کیلئے تخفیف کی درخواست کیجئے چنانچہ آپ لوٹے اور اللہ تعالیٰ نے آپکو دس نمازیں معاف کر دیں پھر آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے۔ انہوں نے پھر وہی کہا آپ دوبارہ واپس گئے تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں اور معاف کر دیں۔ آپؐ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے انہوں نے پھر اسی طرح کہا آپؐ پھر اللہ کے پاس واپس گئے تو ہر روز پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا پھر آپؐ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے انہوں نے پوچھا کہ آپکو کیا حکم ملا؟ آپؐ نے فرمایا "روزانہ پانچ نمازوں کا حکم ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپکیؐ امت پانچ نمازیں بھی نہ پڑھ سکے گی میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل سے سخت برتاؤ کرچکا ہوں لہذا آپؐ پھر سے رب کی بارگاہ میں جائیے اور اپنی امت کیلئے تخفیف کی درخواست کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے رب تعالیٰ سے کئی مرتبہ درخواست کی، مجھے شرم آتی ہے لہذا اب میں راضی ہوں اور اپنے رب کا حکم تسلیم کرتا ہوں"۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "میں آگے بڑھا۔ ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ میں نے اپنا حکم جاری کر دیا اور اپنے بندوں کیلئے تخفیف فرما دی"۔ احادیث معراج سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحالت بیداری جسمانی حالت میں شب معراج میں سیر فرمائی اسکا ذکر خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل کی ابتدائی آیات میں اور "سورہ النجم" کی ابتدائی آیات میں فرمایا ہے۔

علمائے کرام اور صوفیائے عظام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزۃ معراج سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کے مندرجہ ذیل تین پہلو بیان کیئے ہیں۔

۱۔ **بشریت**:۔ اسکا تعلق عالم جسمانیات سے ہے اور مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک کی سیر عالم شہادت میں ہوئی۔

۲۔ **ملکیت وروحانیت**: اسکا تعلق عالم انوار اور حقائق مجرداتِ قدسیہ سے ہے۔ اسکا اظہار مسجد الاقصیٰ سے عرش معلیٰ تک کی سیر سے ہوتا ہے۔

۳۔ **حمدیت**: اسکا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے ہے جسکا اظہار عرش سے اوپر کی معراج سے ہوتا ہے جہاں بارگاہ رب العزۃ میں کوئی مقرب فرشتہ یا کوئی نبی و رسل کا گذر نہیں ہو سکتا اور یہ صرف حبیب اللہ ہی کا مقام ہے۔

جہانتک رویتِ باری تعالیٰ کا تعلق ہے تو اس پر بھی اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حسن و جمال کا دیدار اپنے جسم اطہر کی ظاہری آنکھوں سے کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر معجزات کی طرح معجزہ معراج کو بھی تسلیم کرنا ہر محب رسولؐ کیلئے لازمی ہے اور اسکا انکار کرنا قرآن وحدیث کا انکار کرنا ہے جو کہ کفر ہے۔ اس سیر میں آپ نے جنت اور دوزخ کا بھی مشاہدہ فرمایا اور اعمال کی جزا و سزا کی متمثل اشکال بھی ملاحظہ فرمائیں

لہذا مسلمانوں کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والیہ وسلم کی عظمت اور رفعتِ شان کا اندازہ کر لینے کے بعد ماہ رجب کی ستائیسویں شب کو شکرانے کے طور پر نوافل ادا کرنے چاہئیے اور کثرت عبادت وکثرت درود وسلام سے ایک قابلِ فخر وقابل رشک امتی بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

marfat.com

لیلۃ المعراج کی عبادات

ماہ رجب کی ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔ پہلی چار رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ القدر تین تین مرتبہ۔ پہلی چار رکعت میں بعد سلام بیٹھ کر ستر (۷۰) مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھے۔ دوسری چار رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے ہر رکعت میں تین تین بار سورۃ النصر پڑھے۔ پھر بعد سلام بیٹھ کر ستر مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھے۔ تیسری چار رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص تین تین بار ہر رکعت میں پڑھے اور بعد سلام کے بیٹھ کر ستر مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھے۔ پھر بارگاہ رب العزۃ میں دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو حاجت ہوگی وہ اللہ پاک قبول فرمائے گا۔

۲۔ اسی شب بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ایک ایک دفعہ پڑھنی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جو کوئی یہ نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جان و مال کی حفاظت فرمائے گا۔

۳۔ اسی رات چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ستائیس ستائیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد نماز ستر مرتبہ درود پاک پڑھے اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ انشاء اللہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۴۔ ماہ رجب کی ستائیس تاریخ کو بعد نماز ظہر چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے۔ بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ القدر تین مرتبہ دوسری رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص تین دفعہ۔ تیسری رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ الفلق تین مرتبہ اور چوتھی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ الناس تین دفعہ پڑھے بعد سلام کے درود پاک ایک سو مرتبہ اور استغفار ایک سو مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز ہر مراد کیلئے انشاء اللہ تعالیٰ بہت افضل ہے۔

وظائف:- ماہ رجب کی پہلی تاریخ سے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اس دعا کو پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تَوْبَۃَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَا یَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا

۲۔ رجب المرجب کی پندرہ تاریخ کو کسی بھی نماز کے بعد ایک سو مرتبہ یہ استغفار پڑھنا

ماہِ رجب المرجب
کی ستائیسویں شب
کو اھلِ ایمان کو
کثرتِ عباداتِ الٰہیہ
وکثرتِ درود وسلام
کرنی چاہیے ؛

بہت افضل ہے۔ اس دعا کے پڑھنے والے کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیگا

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

۳۔ ماہ رجب کی کسی بھی تاریخ کو بعد نماز ظہر یا مغرب یا عشاء سورۃ الکھف ایک بار۔ سورۃ یٰسین ایک بار۔ سورۃ حٰم ایک بار۔ سورۃ الدخان ایک بار۔ سورۃ المعارج ایک بار اور سورۃ اخلاص ایک ہزار بار پڑھے اللہ تعالیٰ ان سورتوں کے پڑھنے والے پر خاص رحمت و برکت عطا فرمائے گا۔

نفل روزہ:- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ" ماہ رجب کے روزوں کی بہت بڑی فضیلت ہے اور سب سے زیادہ ستائیس تاریخ کے روزہ کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ اس روزہ سے عذاب قبر اور نارِ دوزخ سے محفوظ رہے گا۔ ماہ رجب کے ایک روزہ کا ثواب ہزار روزہ کے برابر ہے۔

نعت رسول مقبولؐ

تھم گئی نبض دل کون و مکاں آج کی رات
عرش کی سمت محمدؐ ہیں رواں آج کی رات

کس کی خاطر ہے تغیر میں نظام فطرت
راز لولاک ہوا کس پہ عیاں آج کی رات

آپ ہر پردہ افلاک سے مانوس تو ہیں
پہ کہاں روز ازل اور کہاں آج کی رات

شان احمدؐ نہیں محدود اے دنیا والو
ہے بشر کے پردے سے عیاں آج کی رات

حکم جبریل کو ہے جا میرے محبوب کو لا
جلد لے آ کہ محبت ہے جواں آج کی رات

وسعت کون و مکاں جس میں سما جائے وہ نور
آ کے سمٹا ہے میان دو کماں آج کی رات

قلب مومن کے لئے بن گئی گہوارہ نور
دل منکر پہ تو گذرے گی گراں آج کی رات

صابری تم بھی نچھاور کرو گلہائے درود
ہے فرشتوں کا یہی ورد زباں آج کی رات

(محمد باقر صابری کلیم)

marfat.com

دیارِ خواجہؒ میں چند روز

سید شرافت حسین چشتی صاحب کا تعلق سلسلۂ چشتیہ کے جلیل القدر روحانی پیشوا حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتیؒ کے متوسلین اور آستانہ عالیہ حضور خواجہ غریب نواز کے کلید برداروں میں سے ہے، آپ گذشتہ دنوں عرس مبارک پر تشریف لے گئے اور واپس آکر اپنا سفر نامہ اجمیر شریف "دیارِ خواجہ میں چند روز" کے عنوان سے تحریر کیا۔ یہ مضمون اسی کتاب سے لیا گیا ہے۔

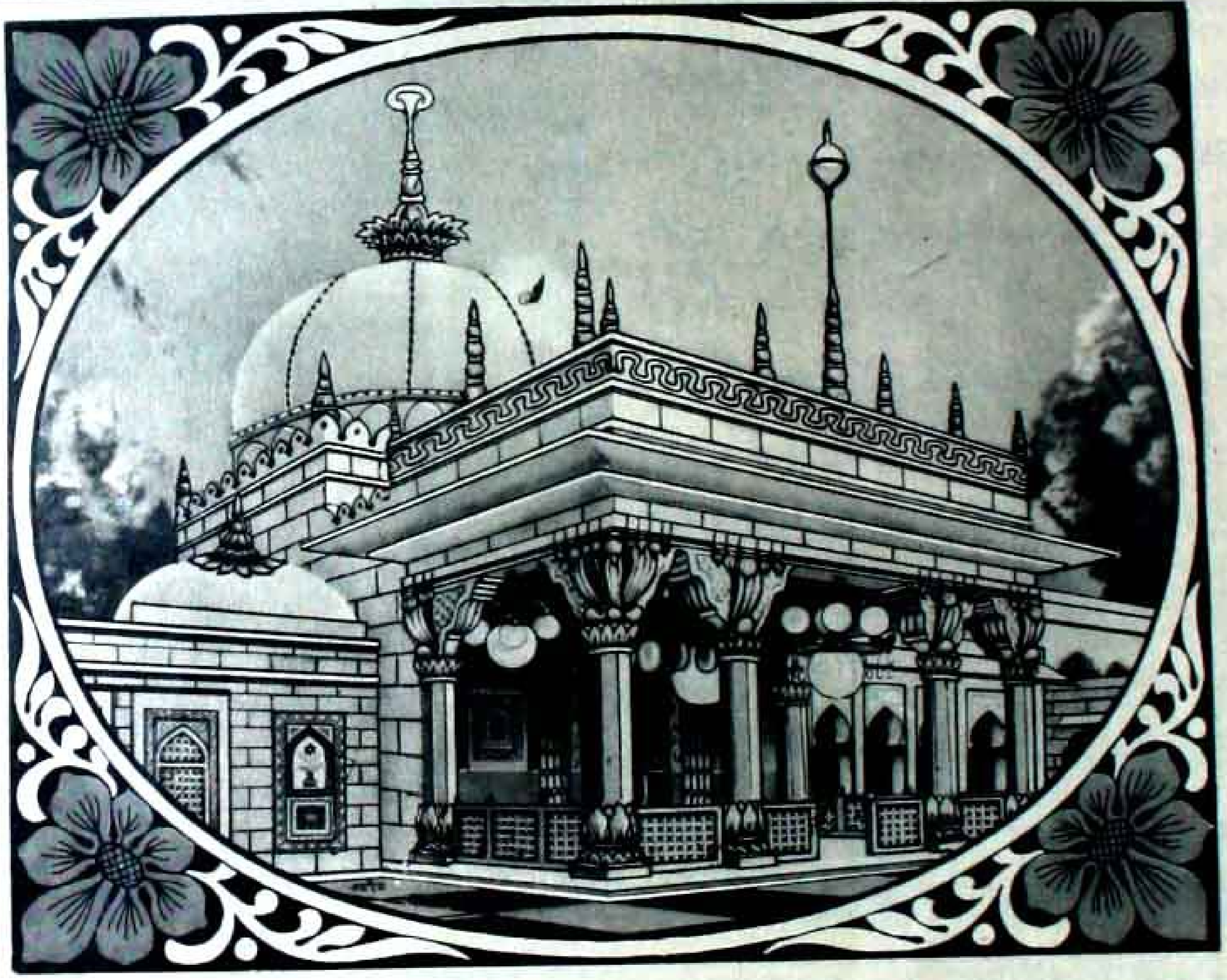

روانگی اجمیر شریف ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو میری بیوی آصفہ، سرفراز سلمہٗ اور میری منجھلی بیٹی شگفتہ پروین نے ہمیں کراچی کینٹ سے خدا حافظ کہا۔ ریل ٹھیک سوا چار بجے روانہ ہوئی۔ ہم ۲۵ اکتوبر بروز چہارشنبہ کو تیز گام سے دن کے ساڑھے گیارہ بجے لاہور پہنچا۔

حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار پر حاضری شام کو بعد نماز مغرب برادرِ عزیز ابن حسن، ہمیں حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار پر لے گئے۔ الحمد للہ ہمارے پیارے پاکستان پر بزرگانِ دین، صوفیائے کرام کا فیض اور رشد و ہدایت عام ہے۔ خداوند کریم نے ہمارے ملک کو اتنی بے پایاں رحمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ اس علاقہ میں اولیاء اللہ، صوفیائے کرام نے اللہ اور رسولؐ کے عشق اور مخلوقِ خدا سے محبت اور ہمدردی کا درس دے کر اصل اسلام اور اس علاقہ میں بسنے والی دیگر قومیتوں کی قسمت ہی بدل ڈالی۔ ان مقدس اور برگزیدہ ہستیوں نے نہ صرف بندگانِ خدا کو احکامِ الٰہی اور سنتِ رسولؐ کے تابع بنایا بلکہ عشقِ رسولؐ سے ان کے دلوں کو اس قدر مسخر کر دیا کہ آج تک اہلِ اسلام ان کے احسان مند اور عقیدت خواہ ہیں۔

صبح دس بجے گھر سے لاہور اسٹیشن کے "سمجھوتہ پلیٹ فارم" پر جہاں سے پاکستانی، بھارت آتے جاتے ہیں اور بھارتی باشندے پاکستان آتے ہیں پہنچے۔ اندر داخل ہوئے تو ایسا محسوس ہوا کہ ہم کسی قید خانے میں آگئے ہیں۔ سب سے پہلے اندر داخل ہوتے ہی کسٹم کے ایک سپاہی نے پیسوں کا تقاضا شروع کر دیا۔ ہم نے کہا کہ بھائی پیسے کس چیز کے مانگ رہے ہو تو وہ کہنے لگا کہ یہ مت پوچھو اور سو روپیہ فی پاسپورٹ نکالو۔ اگر پیسے نہ دیئے تو پاسپورٹ پر مہریں وغیرہ نہیں لگیں گی۔ تھوڑا سا آگے بڑھے تو ایک اور سپاہی نے پیسوں کا مطالبہ کیا۔ ایک مرحلہ پر کسٹم انسپکٹر نے بھی پیسوں کا مطالبہ کر دیا۔ یہاں قدم قدم پر پیسہ مانگا جا رہا ہے۔ پیسہ مانگنے کی کوئی معقول وجہ بھی نہیں بتائی جا رہی۔ ایک کسٹم انسپکٹر نے کہا کاغذات مکمل ہیں تو پھر کیا ہوا، ہم نے اپنی کارروائی کرنی ہے۔

جنگلے میں داخل ہونے سے قبل دائیں جانب بیت الخلاء، مردوں اور خواتین کے لئے ایک

marfat.com

(صاحبِ مضمون) سید شرافت حسین چشتی

ایک کمرے میں بنا ہے جو کہ نہایت گندہ جس کی صفائی کی طرف شاید توجہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ پردہ دار خواتین، لڑکیاں، بوڑھیاں اور معصوم چھوٹی لڑکیاں پریشان دکھائی دیتی تھیں۔ کچھ مسافروں سے دریافت کر رہی تھیں کہ بیت الخلاء کدھر ہے۔ اور وہاں گندگی اور غلاظت کے باوجود قطار لگی ہوئی تھی۔ قُلی ہر مسافر سے بار بار کہہ رہے تھے، کسٹم سے ابھی کلیئر کروا دیتے ہیں، ذرا مُٹھی گرم کر دیجئے۔ لاہور کے قُلی مسافروں سے سامان کی تفصیل معلوم کرتے ہیں اور پھر سودے بازی کرتے ہیں۔ یہاں مسافروں سے جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔

کسٹم اور امیگریشن کے مراحل سے گزر کر ریل میں سوار ہوئے۔ اور تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت طے کر کے دوپہر بارہ بج کر چالیس منٹ پر اٹاری چیک پوسٹ پر پہنچے تو ہم نے اپنی گھڑیوں کا ٹائم آدھ گھنٹہ آگے کر لیا۔ یہاں کا پلیٹ فارم بہت بڑا اور وسیع ہے۔ اس کی دونوں جانب کنارے پر مرد و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ طہارت خانوں اور بیت الخلاء کا معقول انتظام ہے۔ وسیع پلیٹ فارم پر ہم پاکستانیوں کے لئے کئی کاؤنٹرز تھے۔ مگر ہندوستانیوں کے لئے صرف ایک کاؤنٹر تھا۔ کئی کیبن تھے۔ ہر کیبن میں ایک ایک امیگریشن کا اہلکار آ بیٹھا اور مسافروں کی رجسٹریشن شروع کر دی کاؤنٹر پر نہایت بیدردی کے ساتھ سامان بکھیرا جا رہا تھا بعض اشیاء، کاؤنٹر کے اندر رکھی جا رہی تھیں اور مسافروں سے پیسے وصول کئے جا رہے تھے۔ ہر کاؤنٹر کا یہی حال تھا کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔ اٹاری پر خاصا ٹائم چیکنگ کے لئے لگتا ہے۔

کسٹم اور امیگریشن کے مراحل سے گزر کر لوگ سمجھوتہ ایکسپریس میں سہ پہر سوا چار بجے آرام کی غرض سے اور اپنی اپنی نشستوں پر قبضہ جمانے کے لئے جا بیٹھے۔

اٹاری ہی سے ہم نے اجمیر شریف کے ٹکٹ خریدے۔ یہاں سے ریلوے کا فی کس کرایہ بچاسی روپے ہے۔ سمجھوتہ ایکسپریس رات ساڑھے سات بجے یہاں سے روانہ ہو کر علی الصبح چار بجے پرانی دِلّی کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچی۔ ٹرین رستے میں بہت کم اسٹیشنوں پر رُکی۔

یہاں سے ہمیں اپنی اگلی منزل اجمیر شریف کے لئے گاڑی تبدیل کرنی تھی۔ پنک سٹی ایکسپریس جس کو عُرفِ عام میں خواجہ غریب نوازؒ ایکسپریس کہتے ہیں۔ پلیٹ فارم نمبر ۱۵ پر کھڑی تھی جس کی روانگی کا وقت صبح چھ بج کر دس منٹ تھا۔ ابھی ریل کی روانگی میں پندرہ منٹ باقی تھے۔ ہم نے بسم اللہ کر کے ڈبے میں قدم رکھا۔ ڈبے میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی درگاہ شریف کا فریم شدہ نہایت خوبصورت رنگین فوٹو آویزاں دیکھ کر ہمیں بے حد خوشی ہوئی۔ ڈائننگ کار کے ساتھ ہی ہمارا ڈبہ تھا۔ مسافروں کے لئے کھانا عمدہ اور ارزاں قیمت پر مہیا کیا جاتا ہے۔ چائے چھوٹے چھوٹے تھرموس میں جن کے ساتھ پلاسٹک پیپر کے گلاس تھے جن کو استعمال کے بعد پھینک دیا جاتا ہے۔ ریل ٹھیک وقت پر روانہ ہوئی۔ رستے میں موسم اب تک بہت اچھا رہا۔ ریل براستہ ریواڑی، ریاست الور، جے پور، پھلیرہ اور کشن گڑھ ہوتی ہوئی ٹھیک دوپہر کے دو بج کر دس منٹ پر اجمیر شریف کے ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر ۱ پر رُکی۔ گاڑی سے اُترتے ہی زائرینِ خواجہ غریب نوازؒ کی نگاہ سب سے پہلے اجمیر شریف کے اسٹیشن کی شاندار خوبصورت عمارت پر پڑتی ہے۔ اسٹیشن بارونق ہے۔ پلیٹ فارم پر مسافروں کا کھوے سے کھوا چھلتا ہے کیونکہ یہاں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے عقیدت مند زائرین کی آمد و رفت کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

آج ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء مطابق ۲۷ ربیع الاوّل ۱۴۱۰ھ ہے اور شنبہ (سنیچر) کا دن۔ بیالیس ۴۲ سال کے بعد آج میں نے افرادِ خانہ کے ساتھ اِس مُبارک سرزمین پر قدم رکھا۔ خاندان کے ہر فرد کا چہرہ خوشی سے دمک رہا ہے۔ جیسے جیسے ہم حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی درگاہ شریف سے قریب تر ہونے لگے ویسے ویسے میرا دل وفورِ جذبات سے اُمڈنے لگا۔ اسٹیشن سے درگاہ شریف کا رستہ پیدل نصف گھنٹے سے بھی کم ہوگا۔ مگر مجھے ایسا لگا کہ بڑی منزل طے کر رہا ہوں۔

بُلند دروازہ جب میں درگاہ شریف کے بلند دروازہ پر پہنچا تو مجھے ایسا لگا جیسے یہاں سے کبھی گیا ہی نہ تھا۔ غریب نوازؒ کی عظیم روحانی قوّت مقناطیسی قوّت کے ساتھ ہر ایک کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ بُلند دروازہ کی سیڑھیوں پر دو تین شناسا چہرے نظر آئے علیک سلیک کے بعد مُعانقہ کیا اور ہر ایک نے نہایت خنداں پیشانی اور گرم جوشی کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہا۔ بُلند دروازہ کے آس پاس بالکل پہلے کی طرح اب بھی پھول، اگر بتی، حلوا سوہن اور لاچی دانے والوں کی دُکانیں ہیں۔ یہ آس پاس کی دُکانیں مسلمانوں ہی کی ہیں۔ درگاہ شریف کا یہ بُلند دروازہ درگاہ شریف کے شمال میں ہے اِس دروازہ کو ۸۵۹ھ مطابق ۱۴۵۵ء میں سلطان محمود خلجی نے سنگِ سُرخ سے تعمیر کروایا۔ اس کے سامنے اجمیر شریف کا بارونق بازار ہے جسے درگاہ بازار کہتے ہیں۔ اِس عظیم الشان بُلند دروازہ جس کی بُلندی آسمان سے باتیں کرتی ہے۔ عظمت و شوکت کے

marfat.com

لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی خوبصورتی نگاہوں کو بار بار دعوتِ نظارہ دیتی ہے۔ اس کی محرابوں میں تین طلائی گولے آویزاں ہیں۔ اس کی بُرجیوں پر ڈھائی ڈھائی فٹ لمبے سڈول سُنہری کلس ہیں۔ بُلند دروازہ سے جو راستہ مغرب کی طرف جاتا ہے اور پھر جنوب کی طرف مُڑ کر ترپولیہ دروازہ ہے۔ یہاں سے سیدھے چلے جائیں تو یہ آبادی اندر کوٹ کے نام سے مشہور ہے۔

ترپولیہ دروازہ سے باہر مشرق کی طرف پہاڑی ڈھلان پر کچھ سیڑھیاں چڑھ کر جہاں اطراف میں پختہ مکانات ہیں۔

روضۂ اقدس پر حاضری ۲۹ اکتوبر کی صبح ہم نے وضو کیا اور سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں پہلی حاضری کے لئے اِن کے ساتھ گھر سے روانہ ہوئے۔ ترپولیہ بازار سے ایک وسیع زینہ جو جنوب میں جھالرہ کی چار دیواری کے ساتھ ساتھ چھتری دروازہ ہے، اس سے درگاہ شریف میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تو مَیں نے دیکھا کہ یہاں بھی پھول، اگربتّی اور الائچی دانوں والی دُکانیں بنی ہوئی ہیں۔ ہم نے یہیں سے پھولوں سے بھری چھاب کو جو ایک بڑے خوان کی طرح بانس کی پتلی پتلی کھپچیوں کی بنی ہوئی ہے کو اپنے سر پر نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ

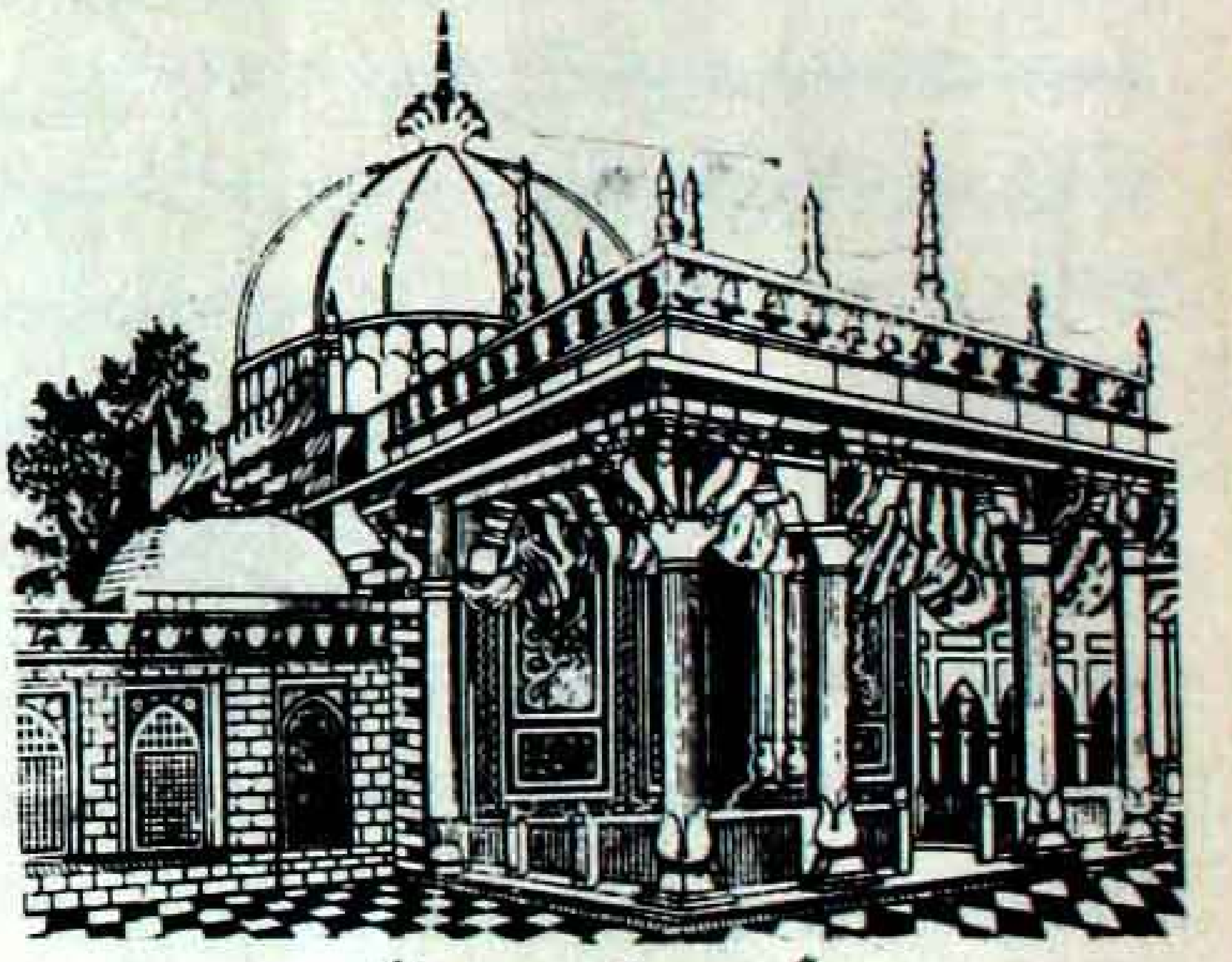

بیگمی دالان کا ایک خوبصورت منظر

اُٹھائے ہوئے مع اپنے جُملہ افراد کے مزار شریف کے پائنتی محراب سے روضۂ مُبارک میں ادب و اِحترام سے داخل ہوئے۔

یہاں مَیں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مزارِ مُبارک کے نقرئی کٹہرے میں ہماری برادری کے افراد کے سوا عام زائرین کو داخلے کی اجازت نہیں ہے۔ مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ مَیں آستانۂ عالیہ کے مُتوسّلین اور آستانۂ عالیہ حضور غریب نواز رحؒ کے کلید برداروں میں سے ہوں۔

عام زائرین کو چاندی کی شاندار چھپر کھٹ کے اندر مزارِ اقدس کے نقرئی کٹہرے کے ساتھ کھڑا کر دیتے ہیں اور آستانۂ عالیہ کے مُتوسّلین میں سے کوئی ایک صاحب اپنے ہاتھ سے زائرین کے ہاتھ پر پھول رکھ دیتے ہیں تاکہ وہ ادب سے چڑھا سکیں۔ اور فاتحہ پڑھیں۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے روضۂ مبارک میں مشتاقانِ جمال میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ہر شخص وفورِ انوار و تجلّیات میں کھو گیا غریب نواز رحؒ کے دربار میں تقسیمِ برِّصغیر سے قبل ہم

وقت عدیم النظیر حاضری اور اس کے جوش و خروش کا جو منظر مَیں نے دیکھا تھا وہ مجھے اِس طرح یاد ہے جیسے یہ ابھی کل ہی کا واقعہ ہو۔ آج بھی چشمِ شوق نے یہاں وہ نظارہ دیکھا کہ کبھی نہ بھولے گا۔ برِّصغیر میں بزرگانِ دین کے آستانے قدم قدم پر ملیں گے لیکن شاید اتنا بڑا آستانہ جو درجہ بدرجہ تعمیر ہوتا رہا اور ہر صدی میں اِس کی وسعت میں اضافہ ہوتا چلا گیا سوائے غریب نواز رحؒ کے آستانے کے کوئی اور نہیں ہے۔ جتنے زائرین یہاں آتے ہیں، ہندوستان کے کسی دوسرے آستانے پر نہیں جاتے۔ اِس آستانۂ عالیہ سے مسلمانوں کو بہت بڑی اخلاقی قوّت بھی حاصل ہے کیونکہ عام طور پر مقامی ہندوؤں کے علاوہ پورے ہندوستان کے مُسلم، ہندو، سِکھ اور عیسائی سب ہی یہاں آکر والہانہ عقیدت و احترام کے ساتھ حاضری دیتے ہیں۔

اجمیر شریف چند بلند پہاڑوں کے درمیان یوں آباد ہے جیسے چار دیواری کے اندر ایک قلعہ۔ اِس کے مغربی اور جنوبی پہلو سے ملا ہُوا تارا گڑھ کا سِلسلہ واقع ہے۔ اس طرح مشرقی اور شمالی حصّہ کو کچھ فاصلے سے کوہ مدار اور ناگ پہاڑ کا سِلسلہ گھیرے ہوئے ہے۔

وجہ تسمیہ اجمیر کا لفظ اج اور میر سے مُرکّب ہے۔ اج ہندی میں بکری اور میر پہاڑ کو کہتے ہیں۔ اِس طرح اجمیر کے معنی بکریوں والا پہاڑ ہوئے۔ اور اس کے دوسرے معنی آفتاب جیسا پہاڑ بھی ہوسکتے ہیں لیکن اس سے زیادہ معتبر یہ روایت ہے کہ اجا نامی راجہ نے اِسے بسایا تھا اِس لئے اِس کا نام اجا میر ہُوا یعنی اجا کا پہاڑ جو بعد میں کثرتِ استعمال سے اجمیر کہلایا۔ اِسے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحؒ کی آخری آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے لہٰذا احترام اسے اجمیر شریف کہتے ہیں۔

مُقدّس عمارات حضرت خواجہ غریب نواز رحؒ کی درگاہ راجستھان کے عین مرکز میں واقع شہر اجمیر شریف کے جنوب مغرب میں ہے۔ اجمیر شریف بے برگ و گیاہ نہیں بلکہ اچھا خاصا سرسبز شہر ہے۔ درگاہ شریف کی موجودہ عمارتیں مختلف زمانوں میں بنی ہیں اور بادشاہوں، حکمرانوں، درویشوں اور عوام سب ہی نے ان کی تعمیر میں دِلچسپی لی ہے۔ یہ عمارتیں آج بھی سُلطان الہند خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحؒ سنجری ثُمّ اجمیری کی ذاتِ گرامی کی ہر دلعزیزی اور ہمہ گیر روحانیت کا زبانِ حال سے اعلان کر رہی ہیں ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دِلش زندہ شُد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالَم دوامِ ما

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ خواجہ غریب نواز رحؒ کی مُبارک زندگی کو اپنا نصب العین بنائیں۔ اِتّباعِ شریعتِ محمّدیؐ کو اپنا شعار بنائیں اور ایک ایسے مثالی معاشرے کی تکمیل میں کامیاب ہوں جس میں اِسلام کا بول بالا ہو اور رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اُسوۂ حسنہ کا آئینہ۔

درگاہ شریف کے مغرب کی سمت ترپولیہ گیٹ اور ڈھائی دِن کا جھونپڑہ ہے شمال کی جانب بُلند دروازہ ہے جس سے درگاہ شریف میں داخل ہوتے ہیں۔ اس کے محراب کی چوڑائی ستر فٹ ہے اس کے اوپر ایک نقارخانہ ہے۔ اس کے کچھ فاصلہ پر ایک اور قدیمی دروازہ ہے جس پر

marfat.com

جامع مسجد کے عین مقابل جنتی دروازہ ہے۔ صندلی مسجد کے عقب میں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کا چلّہ ہے۔ اِس کے قریب ہی حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی بیویوں کے مزارات ہیں جن کو بی بی جنیلی کے نام سے پُکارا جاتا ہے۔

حوض جامع مسجد | جامع مسجد کے جنوب میں درگاہ شریف کی جھالرہ والی دیوار کے ساتھ ایک خوشنما حوض صاف و شفاف پانی سے کٹورا سا بھرا رہتا ہے۔ اِس کے چاروں طرف کناروں پر محراب دار دَروں پر وضو بنانے والوں کے لئے دھوپ اَور بارش سے بچاؤ کے لئے چھت ڈالی گئی ہے جس سے حوض کی دِل کشی میں اَور بھی اضافہ ہوگیا ہے۔

جھالرہ | یہ درگاہ شریف کے جنوب میں ایک گہری جھیل ہے۔ ہمارے زمانے میں اِس میں ٹھنڈے اَور شیریں پانی کے چشمے پھوٹتے تھے۔ یہاں سارے شہر میں یہی ایک ایسی جگہ تھی، جہاں سے عُمدہ پانی نکلتا تھا اَور کبھی خشک نہیں ہوتا تھا جامع مسجد کے پاس سے ایک وسیع زینہ جھالرہ میں اُترتا ہے جس سے سیکڑوں بہشتی پانی بھر کر لاتے تھے۔ مگر اَب یہ بالکل خشک پڑا ہے، اِس میں ایک بوند پانی نہیں ہے۔

چہار یار | جامع مسجد شاہ جہانی کی جنوبی دیوار کے برابر میں ایک چھوٹا سا دَروازہ مغرب کی طرف کُھلتا ہے۔ اِس دَروازہ کے باہر ایک وسیع قبرستان ہے جو جھالرہ سے لے کر جامع مسجد کے عقب تک پھیلا ہُوا ہے۔ اس گورستان میں بڑے بڑے اولیاء، عُلماء، فُقراء، صُلحا اَور صوفیا آرام فرما ہیں۔ اِن میں سے چار مزار اُن بزرگوں کے بھی ہیں جو حضور خواجہ غریب نوازؒ کے ساتھ آئے تھے۔ اِس لئے اِسے قبرستان "چہار یار" کہتے ہیں۔

ماہ رجب المرجب | رجب المرجب بڑی عظمتوں، رحمتوں اَور برکتوں کا مہینہ ہے۔ قبل اِسلام بھی عربوں کے دِلوں میں اِس ماہِ مُبارک کا بہت احترام تھا۔ اِسی ماہ مُبارک میں ابو الانبیاء حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ اِس دُنیا میں تشریف لائے۔ اِسی ماہ میں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی۔ اَور اِسی ماہِ مُبارک میں ہمارے رسولِ مقبول حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کو معراج ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت باسعادت بھی اِسی ماہ مُبارک میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے مقبول اَور برگزیدہ بندوں ہی میں سے خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری ثُمّ اجمیریؒ کی ولادت باسعادت بھی اِسی ماہِ مُبارک کی ۱۴ تاریخ کو ہوئی۔ آپؒ کے والدِ محترم کا نام سیّد غیاث الدین حسنؒ اَور والدہ محترمہ کا نام ماہ نور اُمّ الورعؒ تھا۔

والدین کی وفات | خواجہ صاحبؒ کی عُمر کوئی پندرہ برس کی تھی کہ والدین کا سایۂ اُلفت اُٹھ گیا۔ اُس وقت کی فضا میں جبکہ لوگ عُلماء و مشائخ کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے، حضرت خواجہ صاحبؒ کے والدِ محترم کا وصال ایک زبردست المیہ تھا۔ مگر آپؒ نے صبر و استقلال اَور عزم و ہمّت سے اِس تکلیف کو برداشت فرمایا۔ ابھی پیارے باپ کی جُدائی سے غم کی گھٹائیں اَور آنسوؤں کی جھڑیاں ختم نہ ہوئی تھیں کہ مہربان ماں بھی دُنیا میں بے سہارا چھوڑ کر اللہ میاں کے ہاں سدھار گئیں۔ اَور حضرت خواجہ صاحبؒ باپ کے سایہ اَور ماں کی گود سے جُدا ہو کر یتیم ہوگئے۔

ترکہ | دولت مند باپ کے ترکہ میں حضرت خواجہ صاحبؒ کو صرف ایک باغ اَور پَن چکّی ملی تھی۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؒ کے کوئی اَور بہن بھائی بھی تھے۔ آپؒ ایک دِن باغ کو سیراب فرما رہے تھے کہ حضرت ابراہیم قندوزی مجذوبؒ کا اِدھر سے گزر ہُوا۔ حضرت خواجہ صاحبؒ نے نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ ایک درخت کے سائے میں اُن کو بٹھایا اَور انگور کے خوشوں سے اُن کی تواضع کی۔ مجذوبؒ اِس اخلاق اَور خلوص سے بہت متاثر ہوئے۔ اُنہوں نے ایک کھل کا ٹکڑا بغل سے نکالا اَور دانتوں سے کاٹ کر آپؒ کے مُنہ میں رکھ دیا۔ کھل کا یہ ٹکڑا کھاتے ہی خواجہ صاحبؒ کی دُنیا ہی بدل گئی۔ چند ہی دِن میں باغ اَور پَن چکّی وغیرہ فروخت کرکے اِس کی رقم فقراء و مساکین میں تقسیم کر دی۔ اَور خود طلبِ حق میں عازمِ سمرقند و بخارا ہوئے۔ اُس زمانے میں بغداد شریف اَور سمرقند و بخارا ہی علومِ اِسلامیہ کے مراکز تھے۔ اکیس سال کی عُمر تک سمرقند و بخارا میں قرآنِ مجید حفظ کرنے کے علاوہ حدیث، ادب و فقہ اَور علوم مُروّجہ کی اعلیٰ تعلیم سے فارغ ہوئے۔ آپؒ کے مُدرّسین میں سے سب سے زیادہ قابلِ ذکر حضرت مولانا حسام الدین بخاریؒ ہیں۔

مُرشدِ کامل کی خدمت میں | آپؒ مختلف بُزرگانِ دین کے مزاراتِ مقدّسہ کی زیارت سے کسبِ فیض فرماتے ہوئے موضع ہارون جا پہنچے جہاں سُلطان العارفین خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے آفتابِ دُنیائے معرفت و ماہتابِ عالمِ حقیقت موجود تھے۔ آپؒ بیس سال اپنے پیر و مُرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے زیرِ تربیت رہے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کا طریقہ بیعت بہت دِل چسپ ہے۔ ایک ہی دِن اَور رات کے مجاہدۂ نفسانی کے بعد ہی تحت الثریٰ سے عرشِ معلّیٰ تک حجابات اُٹھ گئے۔ سب کچھ بلا تکلّف دکھائی دینے لگا۔ اِس کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ آپؒ کو مکّہ معظمہ لے گئے اَور وہاں آپؒ کا ہاتھ پکڑ کر آپؒ کو خُدا کے حضور میں پیش کیا۔ غیب سے ندا آئی کہ ہم نے مُعین کو قبول کیا۔

بارگاہ نبویؐ میں حاضری | مکّہ معظمہ سے آپؒ مدینہ منورہ تشریف لائے آپؒ خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ اِس بارگاہ عظمت و جلال ہی سے گداؤں کو بادشاہی اَور خاکساروں کو سرداری کی سند عطا ہوتی ہے۔ اَور آپؒ کو یہ بھی بخوبی معلوم تھا کہ اِس دہلیز کو چومنے والے غوث اَور قطب کے بُلند مراتب پر فائز ہو جایا کرتے ہیں چنانچہ حضرت خواجہ صاحب نے بارگاہِ رسالتؐ میں سلام و نیاز عرض کرکے اپنا دِلی مُدعا بیان کیا۔ اَور کئی دِن تک متواتر آپؒ تحفۂ دُرود و سلام پیش کرتے رہے۔ روضۂ منورہ سے آواز آئی مُعین الدین کو بُلاؤ چنانچہ خُدامِ روضۂ اطہر نے بہ آوازِ بُلند پکارا۔ اُن کی صدا سُن کر کئی مُعین الدین چلے آئے۔ خُدام اِس شش و پنج میں تھے کہ اِن میں سے کس مُعین الدین کو سرکارِ دو عالمؐ کے دربار میں پیش کریں۔ چنانچہ دریافت کرنے پر حضورؐ نے پھر فرمایا مُعین الدین چشتی کو حاضر کرو۔ آپؒ آستانہ اقدس

marfat.com

پر حاضر ہوکر مؤدب کھڑے ہوگئے۔ ارشادِ نبوی ہوا: "اے قطب المشائخ اندر آؤ۔" حضورؐ نے ارشاد فرمایا: "اے معین الدین تو خاص ہمارا ہے۔ اور ہمارے دین کا معین ہے، ہم ولایتِ ہند تیرے سپرد کرتے ہیں۔ جا اجمیر میں جہاں کفر کی تاریک بدلیاں چھائی ہوئی ہیں، قیام کرکے اس سرزمینِ کفرستان کو اسلام کے نور سے منور کرو، خدا تجھے برکت دے گا۔"

حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامی چشتیؒ | خواجہ صاحبؒ اثنائے سفر میں بلخ، بدخشاں، ہرات، چشت اور سبزوار بھی گئے۔ چشت شہر کی رونق اور شہر کا باعث حضرت ابو اسحٰق شامی چشتیؒ کی ذاتِ اقدس تھی۔ آپؒ ملکِ شام میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا لقب شرف الدین تھا۔ آپؒ نے چشت میں تربیت و تعلیم حاصل کی۔ سلسلۂ چشتیہ کے بانی آپؒ ہی ہیں اور آپؒ کے سلسلہ میں داخل ہونے والوں کو "چشتی" لقب سے پکارا گیا۔

حضرت خواجہ صاحبؒ اب چشتی کے لقب سے ملقب ہوگئے تھے کیونکہ سلسلۂ چشتیہ کے مرید تھے۔ ہندوستان میں سلسلۂ چشتیہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے شروع ہوا۔

اصلاحی تحریک کے قائد | جن پاک ہستیوں نے بت کدۂ ہند میں توحید کی شمع روشن کی اُن میں قطب الاقطاب حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کا نام نامی سرِفہرست ہے۔ آپؒ کا تعلق اُسی دور کے بیشتر بزرگانِ دین کی طرح چھٹی صدی ہجری کی اُس اصلاحی تحریک سے تھا جس کا مرکز بغداد شریف میں تھا۔ اور جس کے قائد و رہنما حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ تھے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ نو سال تک قطبِ عالم حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کے گشتی سفیر یعنی ابدال کی حیثیت میں ایران و ترکستان اور غزنی کے مراکز میں نظامِ اولیائے دین کے فرائض انجام دیتے رہے۔

اجمیر میں آمد | حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بڑی شان سے اجمیر میں تشریف لائے۔ آپؒ کے ہمراہ چالیس درویشوں کی جماعت تھی۔ راہ کی تھکن سے آرام کی حاجت محسوس ہوئی۔ شہر سے باہر جنگل میں (جہاں موجودہ شہر آباد ہے)، ایک درخت تلے ڈیرا لگایا۔ اس جگہ راجہ کے اونٹ باندھے جاتے تھے۔ شتربانوں نے اجنبی فقیروں کو جب یہاں پر قیام کرتے ہوئے دیکھا تو بڑی ترش روئی سے بولے "اٹھو! یہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔" اسی وقت حضرت غریب نوازؒ نہایت نرمی سے یہ کہتے ہوئے اُٹھے "اچھا بابا! اللہ کے حکم سے اونٹ ہی بیٹھیں گے۔" دوسرے دن جب اونٹوں کو اُٹھانے کی کوشش کی گئی تو اونٹ اپنی جگہ سے نہ اُٹھے۔ ساربان خواجہ غریب نوازؒ کے پاس آئے اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ آپؒ کو اُن پر رحم آگیا۔ آپؒ نے فرمایا "اچھا جاؤ، اونٹ اُٹھ بیٹھیں گے۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

غریب نوازؒ کے مریدین و خلفاء | آپؒ کے مریدین و خلفاء میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت شیخ صوفی حمید الدین ناگوریؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ، حضرت نیاز اللہ خراسانیؒ، حضرت شیخ المشائخ سید محمد یادگار سبزواریؒ اور حضرت شیخ المشائخ سید فخرالدین گردیزیؒ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

حضرت غریب نوازؒ کا وصال | جب حکمِ رسالتؐ کی تعمیل درجۂ اتم کو پہنچ گئی اور راجپوتانہ میں خصوصاً اور ہندوستان میں عموماً خاص طور پر تبلیغ و اشاعتِ اسلام ہو چکی تو ستانوے سال کی عمر میں بتاریخ ۶ رجب المرجب ۶۳۳ھ بروز جمعہ بعد از نمازِ عشاء آپؒ نے حجرے کا دروازہ اندر سے بند کرلیا۔ اور تمام لوگوں کو اندر آنے سے منع فرمایا۔ جو رات بھر دروازے کے قریب حاضر رہے اُن کو تمام رات آپؒ کے قدمِ مبارک کی آواز سنائی دیتی رہی جیسے کوئی حالتِ وجد میں رہتا ہے۔ سب کو یہی خیال تھا کہ آپؒ پر کوئی خاص کیفیت طاری ہے۔ آخرِ شب وہ آواز بھی موقوف ہوگئی۔ صبح کو نماز کے لئے خدام نے دروازہ پر دستک دی۔ مگر کوئی جواب نہ ملا۔ آخر مجبور ہوکر دروازہ کھولا گیا تو کیا دیکھا کہ آپؒ واصل بحق ہوگئے ہیں۔ آپؒ کی پیشانی مبارک پر بعد از وصال سب حاضرین نے قلمِ غیب سے لکھی ہوئی یہ عبارت دیکھی "حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ"۔

جس شب آپؒ نے وصال فرمایا، اکثر بزرگانِ دین نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضورؐ فرما رہے ہیں "آج ہم اپنے معین الدینؒ کے استقبال کو آئے ہیں۔"

اجمیر شریف کی اہمیت | برِصغیر کے شہر اجمیر شریف کو سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی درگاہ شریف کی وجہ سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ آپؒ پاک و ہند کے اولیائے کرام اور بزرگانِ عظام میں سے ہیں۔ دینِ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے ضمن میں بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام کا نمایاں کردار شامل رہا ہے۔ سلطان الہند غریب نواز خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ ہندالولی عطائے رسولؐ کے پاکیزہ قدم یہاں آئے اور اس سرزمین نے آسمان کا درجہ پایا۔

خدائے بزرگ و برتر نے آپؒ کو کفار و مشرکین کے مقابلے میں وہ شاندار فتح و نصرت عطا فرمائی کہ تاریخ کے صفحات اس قسم کی کوئی دوسری نظیر پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ وہ سلاطینِ ہند جنہوں نے ہندوستان کو فتح کیا تھا اور اپنی سلطنتیں قائم کی تھیں، وہ اور اُن کی سلطنتیں ختم ہوگئیں مگر یہ سلطنت آج بھی قائم ہے اور آپؒ کا سکہ آج بھی چل رہا ہے۔ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا، اُن نفوسِ قدسیہ کے کردار سے پھیلا ہے اور آج بھی اگر اسلام پھیلے گا تو ایسے ہی بے لوث اور اہلِ دل کے ذریعے پھیلے گا۔ آپؒ نے اپنا سارا وقت غریبوں، مصیبت زدوں اور راستوں سے بھٹکے ہوؤں کے لئے وقف کیا تھا۔ عقیدتمند آج بھی آپؒ کے آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوکر آپؒ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

عرس مبارک | آپؒ کا سالانہ عرس یکم رجب سے نویں رجب تک منایا جاتا ہے۔ پاک و ہند کے ہزارہا عقیدتمند دور دراز مقامات سے حاضر ہوکر فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔ دنیا کتنے ہی دور بدلے، زمانے میں تغیرات کیوں نہ ہوں مگر خواجہ غریب نوازؒ کا فیض جاری ہے اور جاری رہے گا۔ پاک و ہند کے ہر گوشے میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے متوسلین ہر سال یکم رجب سے نویں رجب تک اپنے دلوں کو نورِ ایمانی سے مالامال کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

روشنی | خواجہ غریب نوازؒ کی درگاہ شریف کے مراسمِ خصوصی میں ایک رسم یہ بھی ہے کہ ہر روز مغرب سے ذرا پہلے درگاہ کے تین خدام حجرۂ روشنی سے دیسی موم بتیاں لے کر چلتے ہیں، جب یہ خدام صحن چراغ میں پہنچتے ہیں تو درگاہ شریف کا نقارچی بنگال کے نقارہ داؤدی پر چوب لگاتا ہے جس کو متوسلینِ درگاہ شریف ڈنکا بج گیا یا ڈنکا ہوگیا کہتے ہیں۔ یہ تینوں خادم مسجد محمودی کے صحن میں سے گزر کر بیگمی دالان کے دروازے سے گنبد شریف میں داخل ہوتے ہیں۔ اس وقت گنبد شریف میں خاصا مجمع ہوتا ہے۔ اور مزارِ مبارک کے

marfat.com

نقرئی کٹہیرے کے باہر گنبد شریف کی غربی دیوار کے ساتھ چار خُدام صاحبان ایک صف میں کھڑے رہتے ہیں۔ اِن کے سامنے مزار شریف کے چاروں کونوں پر رہنے والی نقرئی قندیلیں ایک قطار میں رکھی ہوتی ہیں جن میں موم بتیاں لانے والے تین خدام میں سے ایک شخص اِن نقرئی قندیلوں کی موم بتیاں روشن کرتا ہے پھر وہ چاروں منتظرین خُدام چاروں قندیلیں اپنے سَروں پر اُٹھا لیتے ہیں اُور اِن میں سے ایک شخص جو قرآن شریف کی محراب سے جنوب کی جانب پہلے نمبر پر کھڑا ہوتا ہے وہ یہ مندرجہ ذیل منقبت بصد ادب و احترام بآوازِ بلند پڑھتا ہے منقبت کے ہر چوتھے مصرع پر جُملہ حاضرین آواز سے آمین کہتے رہتے ہیں۔ یہ عمل درگاہ شریف کے مراسم خصوصی میں داخل ہے۔ اُور زمانہ قدیم سے جاری ہے:

کشف و کرامات کرامت کو عقلی دلائل سے سمجھنا ناممکن ہے۔ اولیاء اللہ سے کرامتیں ظہور میں آتی ہیں۔ کرامت نام ہے اُس چیز کا جو عقل میں نہ آئے۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے بے شمار کرامتیں ظہور پذیر ہوئیں۔ آپؒ کے وصال کے بعد بھی کرامتوں کا سلسلہ جاری ہے جس طرح آپؒ سے حیاتِ ظاہری میں کرامتیں ظاہر ہوتی تھیں اسی طرح بعد وصال بھی کرامتیں ظہور میں آتی رہتی ہیں۔

ابنِ بطوطہ کے نزدیک سفر مشاہدے کی آنکھ سے کرنا چاہیئے کیونکہ سفر کا دوسرا نام علم ہے۔

بھارت میں کل یعنی ۲۲ نومبر بروز بُدھ کو عام انتخابات کے لئے پولنگ ہونے والی ہے اس لئے ہر پاکستانی آج ۲۱ نومبر ہی کو اپنے وطن روانہ ہونا چاہتا ہے۔

ہم بھی وطن روانہ ہونے کے لئے ایک آٹو رکشا اُور دو تانگوں میں سوار ہو کر ریلوے اسٹیشن آئے۔ مَیں نے دہلی کے ریلوے اسٹیشن کی وسعت پر ایک نظر ڈالی۔ اس میں خاصی توسیع ہوئی ہے۔

دِلّی اسٹیشن کے بکنگ کلرک کو ٹکٹ حاصل کرنے کے لئے ایک ایک سو کے چھ نوٹ دیئے۔ اس نے آناً فاناً میں سو روپے کے ایک نوٹ کو دس روپے کے نوٹ میں تبدیل کر دیا۔ اُور اس طرح اِس نے ہم سے دِلّی سے لاہور تک کے دس ٹکٹوں پر نوّے روپے زائد وصول کر لئے۔ ٹرین کی روانگی میں بہت کم وقت ہے۔ اگر کچھ وقت ہوتا تو اسٹیشن ماسٹر سے اِس کی بھی شکایت کی جا سکتی تھی۔ اِسی قسم کی شکایت تو ہمارے ہاں بھی عام ہے۔

رات ساڑھے آٹھ بجے پُرانی دِلّی کے ریلوے اسٹیشن پر ہم پاکستانیوں کے لئے مخصوص ٹرین کی ایک بوگی میں سوار ہوئے۔ ٹرین مُسافروں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ اِس ٹرین میں مُسافر گنجائش سے کئی گُنا زیادہ ٹھُنسے ہوئے ہیں تو غلط نہ ہوگا۔

ٹھیک پونے نو بجے سمجھوتہ ایکسپریس دہلی سے روانہ ہوئی۔ ریل کے ہر ڈبّے میں ہمارے پاکستانی بھائی مَرد، خواتین، بوڑھے اُور بچّے بیٹھے ہیں۔ بھائی صاحب کی حالت دیکھ کر ہمسفروں نے پوری برتھ اِن کے لئے خالی کر دی۔ ٹرین علی الصبح چار بج کر بیس منٹ پر اٹاری چیک پوسٹ پر ٹھہری۔

صبح کا سُہانا وقت ہے۔ بیت الخلا جانے کے بعد ہاتھ مُنہ دھویا۔ ترو تازہ ہونے کے بعد ہم نے ناشتہ کیا۔ کسٹمز کا عملہ دس بجے آیا۔ اعلان ہُوا کہ مُسافر اپنے اپنے پاسپورٹ اُور ویزا دکھا کر انٹری کروالیں۔ کسٹمز کے عملے کا رویّہ اُور مُسافروں کی پریشانی دیکھ دیکھ کر بہت دُکھ ہو رہا ہے۔

لوگ کسٹم کروانے کے لئے مختلف کاؤنٹرز کی طرف بڑھے۔ یہاں کئی کاؤنٹر تھے۔ کسٹم کے ایک اہلکار نے ہماری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا آپ فلاں کاؤنٹر پر کسٹم کروائیں۔

دوپہر کو پاکستان سے ہماری ریل آئی ہم بسم اللہ کر کے اِس میں سوار ہوتے۔ خاصی دیر بعد ٹرین چلی۔ اِس وقت سوا دو بجے کا عمل ہے ہم نے اپنی گھڑیوں کا وقت پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق آدھ گھنٹے پیچھے کر لیا۔ سہ پہر چار بجے لاہور پہنچے۔ درمیان میں واہگہ چیک پوسٹ پر ٹرین خاصی دیر رُکی رہی۔ ویسے اٹاری سے لاہور تک کا سفر تو ایک گھنٹے سے بھی کم کا ہے۔

لاہور اسٹیشن پر مُسافر اپنا اپنا سامان کندھوں پر اُٹھائے ہوئے یا ٹرالی کرائے پر لے کر تنگ راستے سے گزرتے رہے۔ مُسافر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ انہیں اس کی بالکل پروا نہیں ہے کہ اِن کی اِس دھکم پیل سے دوسرے مسافروں کو کتنی تکلیف اُور دُشواری پیش آرہی ہے۔ اگر سلیقہ سے قطار در قطار آگے بڑھتے تو اِتنی بد نظمی اُور انتشار کا عالم نہ ہوتا۔ اِس جھگڑے میں چار پانچ گھنٹے گزارنے کے بعد ہر شخص کا بُرا حال ہے۔

یہاں بھی کسٹم کا عملہ قدم قدم پر پیسہ بٹورنے میں لگا ہُوا ہے۔ کسٹم اُور امیگریشن کے مراحل سے گزر کر ہر شخص نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

اُلفت عجیب شے ہے کہ جب کیجیئے خیال
آتے نظر ہیں خار بھی اپنے وطن کے پھول

بفضلہٖ تعالیٰ آج ۲۴ نومبر ہے اُور جمعہ کا دِن علی الصبح چار بج کر بیس منٹ پر بخیر و عافیت ہم کراچی پہنچے۔ سات بجے کے قریب سرفراز سلمہٗ اُور اکبر حیات سلمہٗ مع اپنی والدہ محترمہ کے اپنی اپنی گاڑی میں ہمیں لینے کے لئے کینٹ اسٹیشن پر آئے۔

ہماری ہمیشہ یہ دُعا ہے کہ "اے نگارِ وطن تو سلامت رہے" اپنا وطن آباد رہے شاد رہے۔ آمین۔

marfat.com

یا اللہ جل جلالہٗ

یا رسول اللہ

دربارِ عالیہ موہری شریف میں

اِن شاء اللہ تعالیٰ

عظیم الشان

۵۳ واں سالانہ

عرس مبارک

حضور نبی کریم رحمۃ اللعالمین

احمدِ مجتبیٰ

محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ختم قرآن پاک و دیگر کلمات طیبات پڑھ کر ملک کرائیں

پاکستان کے علاوہ بھارت، افغانستان، امریکہ، یورپ، آسٹریلیا، افریقہ، عرب امارات، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ سے عقیدتمندان اور نومسلم شرکت فرما رہے ہیں۔

جس میں دنیا بھر سے مشائخ عظام علمائے کرام قرا حضرات اور نامور نعت خوانان شرکت فرما رہے ہیں۔

نوٹ:۔ ۵ تا ۱۲ مارچ تک تمام ریلوے گاڑیاں ریلوے حکام نے کھاریاں شہر ریلوے اسٹیشن پر ٹھہرانے کا فیصلہ کیا ہے

بمطابق:۔
۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱ شعبان ۱۴۱۱ھ
۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶ پھاگن ۲۰۴۷ب

بتاریخ ۶، ۷، ۸، ۹ مارچ ۱۹۹۱ء

بروز بدھ، جمعرات، جمعۃ المبارک، ہفتہ

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی کراچی سے کھاریاں عرس پاک کی تقریب سعید میں شرکت کیلئے کراچی سے زائرین کو لے کر خواجہ محمد معصوم اسپیشل ایکسپریس ۶ مارچ ۱۹۹۱ء کراچی سے روانہ ہوگی،

// نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے

مرکزی محفل پاک ۸ مارچ بروز جمعۃ المبارک ہوگی!

جس کے آخر میں حضور خواجہ خواجگان اعلیٰ حضرت صاحب مدظلہ العالی استحکام پاکستان، عالم اسلام اور جملہ حاضرین کے لیے خصوصی دعا فرمائیں گے۔

marfat.com

ماہِ شعبان کی فضیلتیں

مہ روز عالم علیگ

ماہِ شعبان کے بارے میں حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "شمار رکھو شعبان کے چاند کا رمضان کے لیئے (یعنی جب ماہِ شعبان کی تاریخ صحیح ہو گی تو رمضان میں اختلاف کم ہوگا) (ترمذی)

دوسری حدیث ہے کہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "تم میں سے کوئی ایک شخص رمضان کے ایک دن یا دو دن پہلے سے روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ وہ شخص (کسی) خاص دن کا روزہ رکھا کرتا ہو (اور رمضان سے ایک دن پہلے وہ مخصوص دن ہو مثلاً ایک شخص کو ہر پیر کا روزہ رکھنے کا معمول ہے اور ۲۹ شعبان کو پیر کا دن ہے) تو وہ شخص اس دن بھی روزہ رکھ لے۔ (متفق علیہ)

ایک اور حدیث ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی پندرھویں شب کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس رات وہ سب بنی آدم لکھ لیے جاتے ہیں جو اس سال پیدا ہوں گے اور جو اس سال مریں گے اور اس رات میں ان کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں۔ (بیہقی)

اعمال اٹھائے جانے سے مراد ان کا پیش ہونا ہے اور رزق نازل ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو رزق ملنے والا ہے وہ سب اس میں لکھ لیا جاتا ہے حالانکہ یہ تمام چیزیں پہلے سے لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں مگر شعبان کی اس مقدس رات کو لکھ کر فرشتوں کے سپرد کردیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

ایک اور حدیث کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدھے شعبان کی رات ہو تو اس رات کو شب بیداری کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں۔ کیا کوئی روزی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو روزی دوں۔ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ (وہ عافیت مانگے اور) میں اسے عافیت دوں۔ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟۔ (رات بھر یہی رحمت کا دریا بہتا رہتا ہے)۔ یہاں تک کہ صبح صادق ہوجائے۔

مندرجہ بالا احادیث کا مطالعہ کرنے کے بعد ماہِ شعبان کی فضیلت بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی سلامتی، ان کی بہتری کے لیے ماہِ شعبان کی پندرھویں شب کو شبِ برات کا انمول تحفہ بنا دیا ہے اس شب غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک رحمت خداوندی جوش پہ ہوتی ہے، اللہ اللہ، اس رات کی برکتیں کہ اللہ تعالیٰ بندے سے خود پوچھ رہا ہے۔

ع بتا تیری رضا کیا ہے

تو اگر مغفرت کا خواہش مند ہے تو تیری مغفرت کی جائے گی۔ تجھے رزق میں کشادگی چاہیے تو تیرا رزق بڑھا دیا جائے گا۔ تو اگر دنیاوی مصیبتوں سے عافیت چاہتا ہے تو تجھے عافیت دی جائے گی۔

اب ذرا غور تو کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نوازنا چاہتا ہے اور ہم ہیں کہ اس قدر نفع والی رات پہ، بجائے اس کی عبادت کے، بجائے اس کے آگے گڑگڑا گڑگڑا کر اپنی مغفرت کے لیے اپنے رزق کی کشادگی کے لیے اور اپنی دنیاوی مصیبتوں سے عافیت حاصل کرنے کی درخواست کرنے کے بجائے شبِ برات کے قیمتی لمحات اِدھر اُدھر کی خرافات میں ضائع کرتے ہیں۔ جبکہ ان قیمتی گھڑیوں کے ایک ایک لمحے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شبِ برکت کی تمام فضیلتیں، رحمتیں سمیٹ لینی چاہئیں۔

آئیے چند مزید احادیث کی روشنی میں اس مبارک ماہ کی برکتوں کا جائزہ لیں۔

ارشاد فرمایا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرھویں رات میں پس مغفرت فرما دیتا ہے سب مخلوق کی مگر شرک و کینہ والے شخص کے لیے نہیں۔ (ابن ماجہ)

اور ایک روایت میں ہے مگر دو شخص ایک کینہ رکھنے والا اور ایک قتلِ ناحق کرنے والا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نظر (رحمت) نہیں کرتا اس رات میں (بھی) مشرک کی طرف اور نہ کینہ والے کی طرف اور نہ قاطع رحم کی طرف اور نہ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کی طرف اور نہ ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف (البتہ اگر توبہ کر چکا ہے تو رحمتِ خداوندی اس پہ بھی متوجہ ہوجاتی ہے)۔ (عین ماثبت بالسنۃ عن البیہقی)۔

سبحان اللہ وہ خالقِ ارض و سمٰوات کتنا رحمٰن الرحیم ہے کہ اس ماہ مقدس کی برکتوں والی اس رات میں سوائے کینہ رکھنے والے خون ناحق بہانے والے قطع رحم کرنے والے یعنی اپنے رشتے داروں، عزیز و اقارب سے بلا وجہ شرعی تعلق توڑنے والے، ظاہر نمود و نمائش اور غرور کرنے والے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے اور عادی شرابی اشخاص کے علاوہ ہر بندے پر اپنی رحمت کے دروازے کھول رہا ہے اور قابلِ غور بات تو یہ ہے کہ وہ ان لوگوں پر بھی اپنی رحمت کے دروازے وا کرنے کی پیشکش کر رہا ہے جو اس کی رحمت کے مستحق نہیں۔ ہاں شرط یہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں سے صدقِ دل کے ساتھ توبہ کرلیں کہ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔ بلاشبہ وہ پاک بے نیاز، توبہ قبول کرنے والا ہے۔

آئیے ہم اور آپ خداوندِ قدوس کی بارگاہ میں اپنے پوشیدہ اور ظاہری گناہوں کی توبہ کرتے ہوئے دعا کریں کہ وہ خالقِ حقیقی ہمیں اپنے فضل و کرم اور بے پایاں عنایات سے فیض یاب فرمائے۔ (آمین)

marfat.com

معاشرے میں جہیز کی لعنت

لالچ اور ہوس آخر ہم مسلمانوں کا طرّہ کب سے اور کیوں ہوگئی ؟

عمران رحمان

آج کا معاشرہ جس گرداب میں پھنسا ہوا، اور جس ماحول میں انسانیت سسکیاں لے رہی ہے اسی گردوپیش میں ایک ناسور جہاں اور اسلامی نقطۂ نظر کا روگردان فتنہ "جہیز" ہے۔ آجکل پاکستان میں جہیز ایک ایسی صورت اختیار کر چکا ہے کہ غریب و متوسط طبقہ اس بڑھتے ہوئے ابوالہوس کے جبڑوں میں بڑی آسانی سے پس رہے ہیں۔ اس ہی جہیز کی وجہ سے نچلے طبقے میں وہم واندیشے ساتھ ساتھ گمراہی بھی پروان چڑھ رہی ہے۔ اگر کسی گھر میں بیٹا پیدا ہوتا ہے تو شادیانے بجتے ہیں چہرے پہ تازگی و فرحت کا جذبہ چھا جاتا ہے۔ اور اگر بیٹی کی ولادت ہوتی ہے تو کھوکھلے قہقہوں سے خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ دل کے کھٹکے کو چہرے کی مسکان سے چھپایا جاتا ہے۔

ایسے مغربی زمانے میں جہاں ہم سانس لے رہے ہیں۔ انسان کی وقعت کو منہدم کر دیا ہے۔ چہرے سے خوشی کو جھاڑ کر فکر و اندیشے کی دبیز تہہ چڑھا دی ہے۔ اپنی فکروں میں بیٹی کی شادی کا بوجھ ہر لمحہ سانپ بنکر ڈستا رہتا ہے۔ دہلیز پر قدموں کی چاپ منتظر کان اور پتھرائی ہوئی آنکھیں ہر پل ایک باپ کو موت سے قریب تر کرتی رہتی ہیں لڑکے والوں کی مانگ کبھی اسکوٹر، کار۔ وی سی آر سے کم نہیں ہوتی۔ ہر رشتہ کے ساتھ جہیز کا دُم چھلا لگا ہوتا ہے۔ اور شادی کے بعد اگر کوئی چیز کم ثابت ہو تو طعنوں کی بوچھاڑ زندگی بھر کا روگ بن جاتی ہے۔ یہ لالچ، ہوس آخر ہم مسلمانوں کا طرّہ کب سے ہو گئی۔ سپنے اپنانے کی خلش ہلکے سینوں کی دھڑکن کیوں ہو گئی۔ اب معیار صرف پیسہ بن گیا ہے۔ لڑکی کے ساتھ جتنا زیادہ جہیز ہوگا اتنا اسے اور اسکے خاندان کو معتبر اور باعزت سمجھا جائیگا۔ چاہے اس کا اخلاق و سیرت کتنے ہی بُرے کیوں نہ ہوں۔ اور اگر لڑکی اپنے ساتھ منہ مانگا جہیز نہیں لا سکی تو چاہے اسکا اخلاق کتنا ہی اچھا اور سیرت کتنی ہی عمدہ کیوں نہ ہو اسے اور اسکے خاندان کو ہمیشہ طعنوں کے نشانے پہ رکھا جاتا ہے۔ اونچی اونچی مانگوں کے لئے پھر غلط ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔

والدین کو بیٹی کی شادی کا بوجھ ہر لمحہ سانپ بن کر ڈستا رہتا ہے

جس سے معاشرے میں بد فعالی جنم لیتی ہے۔ جبکہ ہمارے حضورؐ نے فرمایا ہے کہ حلال روزی حاصل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا "حلال روزی کھایا کرو تاکہ تمہاری دعائیں قبول ہوں"۔ ان فرمان سے پتہ چلتا ہے کہ جس مذہب میں صرف حلال روزی ہی پر اتنا زور دیا گیا ہے وہاں اس جہیز کی فضول خرچی اور تباہ کن اثرات کیا معنی رکھتے ہیں۔ لالچ انسان کو اندھا کر دیتی ہے ان کی آنکھیں سب کچھ دیکھتی ہیں لیکن دراصل انکے دل اندھے ہو جاتے ہیں۔ مشہور کہاوت ہے کہ تین دوست سفر میں تھے ایک جگہ انہیں ایک سونے کی اینٹ مل جاتی ہے۔ ایک سوچتا ہے کہ کسی طرح ایک کم ہو اور یہی سوچ کر دوسرے کو قریب کی سرائے سے کھانا لانے کو کہتا ہے۔ دوسرا اسکی چال سمجھ جاتا ہے۔ لیکن خاموشی سے چلا جاتا ہے اور دل میں سوچتا ہے کہ کیوں نہ کھانے میں زہر ملا کر لے آؤں۔ سرائے سے کھانا لاتا ہے اور اس میں زہر ملا دیتا ہے۔ ادھر دونوں چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں جیسے ہی وہ کھانا لیکر آتا ہے اسے ایک بڑا سا پتھر مار کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی کھانا کھا چکتے ہیں تو خود بھی تڑپ تڑپ کر مر جاتے ہیں۔ گویا لالچی کا انجام ہمیشہ ہلاکت ہے۔ لالچ انسان کو شیطان بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں ضروریاتِ زندگی سے اتنا زیادہ دیا ہے کہ "ہمیں" اور، اور" کا اصرار کرنا انتہائی حماقت اور اپنی ہلاکت کا باعث ہے۔ تازہ پھل، پھول، ہر طرح کی آسائش، پانی ہوا وغیرہ۔ اگر ہم ان نعمت اللہ کو صحیح طرح سے خرچ کریں تو نہ صرف یہ ہمارے لئے کافی ہیں بلکہ آئندہ نسلیں بھی اس سے فیضیاب ہو سکتی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "جسنے اعتدال کی راہ اختیار کی وہ تنگ دست نہ ہوگا۔ جہیز بھی اعتدال پسندی سے دیا جائے تو جائز ہے۔ کیونکہ میانہ روی خدا کو بھی پسند ہے اور اسکے رسولؐ کو بھی۔

ایک دفعہ ایک فضول خرچ آدمی سے ایک بھکاری نے سوال کیا۔ اللہ کے واسطے مجھے سو روپے دیدو۔ امیر آدمی بڑا حیران ہوا اور پوچھا کہ تو اتنے پیسے مجھ سے کیونکر مانگتا ہے۔ دوسرے تو ایک دو روپے مانگتے ہیں۔ بھکاری نے جواب دیا جناب دوسرے لوگوں سے مجھے امید ہے کہ وہ مجھے پھر دوبارا بھی بھیک دے سکتے ہیں لیکن آپ جس انداز سے خرچ کر رہے ہیں اسکے پیش نظر مجھے آئندہ آپ سے بھیک ملنے کی توقع نہیں۔ اسلئے ابھی جو مل جائے غنیمت ہے۔

کم ظرف اگر دولت و زر پاتا ہے
مانندِ حباب ابھر کر اتراتا ہے
کرتا ہے ذرا سی بات پہ فخر انیس
تنکا تھوڑی ہوا سے اڑ جاتا ہے

marfat.com

خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ **محمد معصوم** صاحب مدظلہ العالیٰ

کا

سالانہ سفر مبارک

تفصیلی رپورٹ

(رپورٹ)

صوفی افتخار حسین معصومی

عالمی مبلغ اسلام پیر طریقت رہبر شریعت تاجدار تصوف حضور خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالیٰ سجادہ نشین دربارِ عالیہ موہری شریف (گجرات) ہر سال پورے ملک کا روحانی، اصلاحی اور تبلیغی سفر مبارک فرماتے ہیں۔ آپ نے امسال بھی اپنے سفر مبارک ۹۱-۱۹۹۰ء کا آغاز ۷/دسمبر ۱۹۹۰ء بروز پیر کھاریاں سے روانہ ہوکر ۱۸/دسمبر ۱۹۹۰ء بروز منگل کراچی میں جلوہ افروز ہوکر فرمایا۔ گذشتہ شمارے میں کراچی سے سکھر تک کے پروگراموں کی مکمل رپورٹ شائع کی گئی۔ اس شمارے میں اس کے بعد کی رپورٹ شامل ہے"

مبلغ عالم اسلام پیر طریقت رہبر شریعت حضور خواجۂ خواجگان حضرت الحاج خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالیٰ اپنے سالانہ روحانی، اصلاحی اور تبلیغی سفر مبارک کے سلسلے میں ۲۷/دسمبر ۱۹۹۰ء بروز جمعرات سکھر سے تقریباً ایک بجکر ۱۵ منٹ پر شکارپور کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں روہڑی کے مقام پر اسلم صاحب ریلوے والے کی رہائش گاہ پر قیام فرمایا اور اہلخانہ واہلیان روہڑی کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ بعد ازاں آپ شکارپور میں جلوہ افروز ہوئے تو علاقے کی فضا ذکر بالجہر سے جھوم اٹھی۔ اہلیان شکارپور کے چہرے مسرت و شادمانی سے کھل اٹھے تھے کیونکہ آج ان کے پیر و مرشد ان کو اپنے فیض سے سیراب کرتے آئیں ہیں۔ خواجہ جلیل احمد صاحب چرم فروش کی میزبانی میں ایک عظیم الشان روحانی محفلِ پاک کا اہتمام تھا۔ قاری نذیر احمد صاحب لاہوری نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔ بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ نعت فقیر غلام قادر صاحب اور صوفی حشمت علی صاحب نے پیش کیا۔ مولانا منظور احمد عباسی مولانا نصر اللہ قادری اور مولانا بشیر احمد لاشاری نے انتہائی مفصل و مدلل خطابات فرمائے صلوٰۃ و سلام کے بعد حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالیٰ نے جملہ حاضرین و عالم اسلام اور استحکام پاکستان کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ لنگر عام کی تقسیم کے بعد اجازت عام ہوئی اور آپ رات کے پروگرام کے لئے ...پہنچے بعد نماز عشاء

marfat.com

عبدالحمید راہی صاحب کی میزبانی میں مکان ۱۶۲/۴-۳ نزد گرلز پرائمری ٹاؤن اسکول پر ایک فقید المثال روحانی و بابرکت محفل پاک کا انعقاد ہوا۔ محفل پاک میں مولانا نبی بخش صاحب ڈاکٹر محمد افضل صاحب (کوئٹہ) صوفی احمد شاہ صاحب معہ حلقہ احباب (کوئٹہ) کے علاوہ علاقہ کے معززین اور کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جب آپ اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے تو پنڈال اللہ ھو اور نعرہ تکبیر و رسالت کی صدا سے گونج اٹھا۔ قاری محمد نذیر صاحب نے انتہائی خوبصورت انداز میں قرآن مجید فرقان حمید کی تلاوت فرمائی۔ حضور اکرمؐ کی بارگاہ میں حافظ محمد رفیق۔ احتشام الحق۔ صوفی حشمت لاہوری حافظ عبداللطیف لالہ موسیٰ، ملک ارشد اور ظفر اقبال (کوئٹہ) نے گلہائے عقیدت پیش کئے اس بابرکت اور علیشان محفل پاک سے صاحبزادہ صوفی سلیمان صاحب نقشبندی خطیب مسجد سبی اور مولانا عبدالحفیظ صاحب (کوئٹہ) نے بصیرت افروز انداز میں میلاد النبیؐ اور ذکر الٰہی پر روشنی ڈالی۔ صلوٰۃ و سلام کے بعد حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی نے خصوصی دعا فرمائی۔ جملہ حاضرین کے لئے لنگر عام کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضرت صاحب مدظلہ العالی نے سبی میں رات قیام فرمایا۔ دوسرے روز ۲۸ دسمبر ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک کو جیکب آباد میں رونق افروز ہوئے جیکب آباد میں دوپہر کا پروگرام اور نماز جمعۃ المبارک جامع مسجد حضرت پیر بخاری شاہ صاحب میں ادا کی گئی۔ حضرت امیر علی شاہ صاحب بخاری خطیب مرکزی جامع مسجد اور بشیر احمد لاشاری صاحب کے خطابات کئے۔ سائیں نور علی شاہ صاحب نے خطبہ پڑھا۔ بعد از نماز جمعۃ المبارک ختم خواجگان اور حلقہ ذکر ہوا۔ نعت رسول مقبولؐ پڑھی گئی صلوٰۃ و سلام کے بعد جملہ حاضرین کے لئے خصوصی دعا خیر ہوئی۔ جیکب آباد میں ہی عصرانہ کی محفل پاک کا اہتمام ممتاز پاشا صاحب گلزار پاشا صاحب اور ایم اے قریش صاحب کی رہائش گاہ القریش منزل کاشی رام پل پر کیا گیا تھا۔ علاقے کو استقبالیہ بینروں جھنڈیوں اور برقی قمقموں کے ذریعے انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ تلاوت قرآن پاک و نعت رسولؐ کے بعد مفتی غلام رسول شاہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ صلوٰۃ و سلام کے بعد عالم اسلام و استحکام پاکستان اور جملہ حاضرین کی استقامت کے لئے خصوصی دعا فرمائی اور رات کے پروگرام کیلئے آپ کشمور جلوس کی شکل میں شام کو تقریباً ۶ بجکر ۴۵ منٹ پر پہنچے چوہدری عبدالباری صاحب نے اپنے حلقہ احباب کے ہمراہ حضرت صاحب مدظلہ العالی کا صدائے اللہ ھو اور نعرہ تکبیر و رسالت میں ایک فقید المثال استقبال کیا۔ علاقہ اور جلسہ گاہ کو بینروں، جھنڈیوں اور برقی قمقموں سے نہایت خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا تھا۔ جب آپ جلسہ گاہ میں جلوہ افروز ہوئے تو ذکر بالجہر سے علاقے کی فضا گونج اٹھی لوگوں سے پنڈال حد نگاہ پر ہو چکا تھا۔ قاری نذیر احمد لاہوری نے تلاوت قرآن پاک فرمائی صوفی حشمت علی لاہوری اور حافظ عبداللطیف لالہ موسیٰ نے ہدیہ نعت پیش کیا جبکہ مقامی نعت خواں حضرات حامد فقیر محمد رفیق اور صوفی محمد ادریس نے بھی بارگاہ رسالت مآبؐ میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔ محفل پاک میں صوفی محمد یوسف (صادق آباد) حضرت صوفی میاں غلام محمد صاحب خلیفہ مجاز حافظ آباد اور کوٹ مٹھن شریف کے حلقہ احباب کے علاوہ اطراف کے لوگوں اور معززین شہر نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ مولانا ضیاء الدین صاحب (صادق آباد) مولانا گل محمد صاحب (کندکوٹ) مولانا خوشی محمد خورشید صاحب ایم اے فاضل (بھیرہ) مولانا محمد رمضان صاحب سعیدی (کشمور) اور مولانا بشیر احمد لاشاری (شکارپور) نے جشن میلاد مصطفیٰؐ اور ذکر الٰہی پر اپنے اپنے انداز میں نہایت خوبصورت طریقے سے انتہائی مدلل و مفصل خطابات فرما کر لوگوں پر رقت طاری کر دی۔ بعد ازاں حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی نے فضائل ذکر و میلاد النبیؐ کے عنوان پر قرآن و حدیث کی روشنی میں روحانی بیان سے طالبین حق کو مستفید و مستفیض فرمایا۔ آپ نے دوران بیان حضرت حبیب عجمیؒ و حضرت سائیں توکل شاہ صاحبؒ، قدوۃ السالکین حضور داتا گنج بخش صاحب علی ہجویری لاہوری اور قندیل عارف ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ملفوظات بھی بیان کئے۔ آخر میں صلوٰۃ و سلام اور عالم اسلام و استحکام پاکستان اور دوستوں احباب کیلئے دعا خیر کے بعد لنگر عام تقسیم ہوا۔ رات کو آپ نے کشمور میں ہی قیام فرمایا اور ۲۹ دسمبر ۹۰ء بروز ہفتہ کی صبح کوٹ مٹھن شریف کے لئے روانہ ہوئے۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ کی دوپہر آپ کوٹ مٹھن شریف میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کا علیشان استقبال کیا گیا۔ حاجی اللہ وسایا صاحب اور محمد رمضان زرگر صاحب کی میزبانی میں فریدیہ بازار میں ایک بارونق و بابرکت روحانی محفل پاک کا اہتمام ہوا جس کی صدارت حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی نے فرمائی۔ جب آپ مسند پر جلوہ افروز ہوئے تو اللہ ھو و نعرہ تکبیر و رسالت کا ورد شروع ہو گیا۔ محفل پاک کا آغاز قاری محمد نذیر لاہوری صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ صوفی حشمت علی لاہوری اور حافظ عبداللطیف لالہ موسیٰ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ محفل پاک میں مولانا بشیر احمد صاحب لاشاری صاحب (کشمور) نے حاضرین محفل کو اپنے خطاب سے مستفیض فرمایا۔ صلوٰۃ و سلام کے بعد جملہ حاضرین کے لئے حضور خواجہ سرکار نے خصوصی دعا فرمائی۔ بعد ازاں آپ اپنے روحانی و اصلاحی اور تبلیغی دورے کے سلسلے میں اسی روز کوٹ مٹھن شریف کے قریبی ضلع راجن پور تشریف لے گئے جہاں سمیع اللہ خالد صاحب کی رہائش گاہ پر مختصر محفل پاک کا اہتمام ہوا۔ محفل پاک کے آخر میں صلوٰۃ و سلام اور دعائے خیر کے بعد آپ فاضل پور پہنچے جہاں ملک نذر حسین بھٹہ صاحب اور بشیر احمد خان کے یہاں بھی مختصر محفل پاک ہوئی۔ صلوٰۃ و سلام اور دعائے خیر و لنگر عام کے بعد آپ براستہ فاضل پور ضلع راجن پور رمہرے والا تشریف فرما ہوئے۔ یہاں پر محترم سردار حاجی تاج محمد خان نمبردار صاحب اور سردار مقبول احمد خان صاحب کی رہائش گاہ پر ایک مختصر محفل پاک برائے دعا خیر کا انعقاد ہوا۔ جلسہ گاہ کو نہایت

marfat.com

خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ مختصر محفل پاک کے بعد صلوٰۃ وسلام ہوا۔ عالم اسلام واستحکام پاکستان اور جملہ حاضرین کی واستقامت کے لئے دعا خیر کے بعد لنگر عام تقسیم ہوا بعدازاں آپ مختصر محفل پاک برائے دعائے خیر کے لئے جام پور پہنچے ڈاکٹر محمد ایوب صاحب (ویٹرنری آفیسر) کی رہائش گاہ پر محفل پاک کا اہتمام تھا۔ مختصر محفل پاک کے اختتام پر دعائے خیر ہوئی، لنگر عام تقسیم ہوا اور بعد از محفل پاک آپ رات کی محفل پاک کے لئے ڈیرہ غازی خان رونق افروز ہوئے۔ آپ کو جلسہ گاہ تک جلوس کی شکل میں لایا گیا۔ علاقے اور جلسہ گاہ کو نہایت دیدہ زیب انداز میں برقی قمقموں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ صوفی محمد بشیر معصومی اور محترم ڈاکٹر بشیر احمد کی میزبانی در رہائش گاہ پر ایک عظیم الشان روحانی محفل پاک منعقد ہوئی جس کی صدارت حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی نے فرمائی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت صاحبزادہ الحاج محمد حفیظ الرحمٰن صاحب معصومی نے سرانجام دیئے۔ محفل پاک میں محترم صوفی رفیق احمد صاحب اور چوہدری عبدالرشید صاحب کے علاوہ دیگر معززین شہر اور علاقے کے لوگوں کے کثیر التعداد میں شرکت کی اور ذکر الٰہی سے اپنے قلوب کو منور کیا۔ تلاوت قرآن پاک حسب روایت فخر القراء قاری محمد نذیر احمد لاہوری نے فرمائی جبکہ بارگاہ رسالت ؐ میں صوفی حشمت علی لاھوری، حافظ عبد اللطیف (لالہ موسیٰ) سجاد حیدر، شہباز حیدر (ملتان) اور محمد اسلم نے گلہائے عقیدت پیش کئے۔ ذکر الٰہی کی فضیلت اور جشن میلاد النبی ؐ کی اہمیت وافادیت پر مولانا بشیر احمد لاشاری، مولانا سعید احمد فاروقی اور مولانا محمد عارف نوری نے انتہائی مفصل اور مدلل انداز میں روشنی ڈالی اور لوگوں میں آتش عشق رسول ؐ بھڑکا دیا۔ حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی نے اپنے بیان سے لوگوں کو فیضیاب فرمایا۔ اور فضائل ذکر کی قرآن وحدیث کی روشنی میں اہمیت وفضیلت بیان فرمائی۔ آخر میں صلوٰۃ وسلام ہوا اور عالم اسلام واستحکام پاکستان اور اہل علاقہ وصاحب خانہ کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ آپ نے صوفی بشیر احمد صاحب کی رہائش گاہ پر رات قیام فرمایا۔ اگلے روز ۳۰ دسمبر ۱۹۹۰ بروز اتوار آپ دوستوں واحباب سے صبح ۱۰ بجے تک ملاقات فرما کر ان کو اپنے فیض سے مستفید فرماتے رہے۔ ۱ بجے دوپہر آپ حضرت سخی سرور سلطان صاحب رحؒ کے مزار مبارک پر زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ بعدازاں آپ نے محترم ملک اللہ وسایا (ٹھیکیدار) اور رحمت اللہ صاحب کی رہائش گاہ پر منعقد مختصر محفل پاک کی صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک اور ہدیہ نعت کے بعد مولانا حضور بخش خطیب وامام جامع مسجد امام بخش فقیر والی سخی سرور اور مولانا محمد عارف نوری نے خطابات فرمائے۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد دعائے خیر ہوئی۔ بعداز محفل پاک علاقے کے لوگوں کی کافی تعداد آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے بعد حلقہ ارادت میں شامل ہوئی۔ ایک بجکر ۳۰ منٹ پر آپ کوٹ ادو پہنچے جہاں محترم صوفی خلیل الرحمٰن اور ماسٹر حاجی نذیر احمد کی رہائش گاہ پر منعقد روحانی وبارونق مختصر محفل پاک کی آپ نے صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک وہدیہ نعت رسول مقبول ؐ کے بعد صلوٰۃ وسلام ہوا اور جملہ حاضرین کے لئے آپ نے دعائے خیر فرمائی بعدازاں آپ مختصر محفل پاک ودعائے خیر کے لئے دائرہ دین پناہ پہنچے محترم ملک غلام مصطفےٰ صاحب کی رہائش گاہ پر مختصر محفل پاک کا اہتمام ہوا۔ اس کے بعد آپ محترم چوہدری فقیر حسین (پنجابی) چاہ خانو آنہ کی رہائش پر مختصر پاک و دعائے خیر کے لئے بعد نماز مغرب گورمانی غربی پہنچے مختصر محفل پاک ودعائے خیر کے بعد آپ رات کی محفل پاک کے لئے ملتان کے لئے روانہ ہوئے اور آپ ساڑھے آٹھ بجے شب ملتان میں رونق افروز ہوئے۔ جب آپ ملتان پہنچے تو آپ کا نہایت علیشان استقبال کیا گیا ہزاروں افراد آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ علاقے کو نہایت خوبصورت استقبالیہ بینروں، جھنڈیوں اور برقی قمقموں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ محترم ملک رشید اصغر کھوکھر کی میزبانی میں طوطلاں والی شاہی مسجد میں حضرت علامہ مولانا الحاج فیض رسول نظامی صاحب رحؒ کے سالانہ عرس پاک پر جلسہ منعقد ہوا۔ حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی نے پہلے مزار مبارک پر چادر پوشی کی پھر جلسہ کی صدارت فرمائی۔ جلسہ گاہ کا پنڈال محفل پاک سے قبل ہی حد نگاہ پُر ہو چکا تھا۔ محفل پاک میں معززین علاقہ دوست واحباب نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک اور ہدیہ نعت کے بعد عرس پاک کے جلسہ ومحفل پاک سے حضرت علامہ عبدالوحید ربانی۔ حضرت علامہ سعید احمد فاروقی (ملتانی) حضرت علامہ محمد عارف نوری مولانا شفیق احمد نوری (کراچی) کے علاوہ دیگر مقامی علماء کرام نے بھی اپنے بیان وخطابات سے حاضرین محفل کو مستفیض فرمایا۔ آخر میں صلوٰۃ وسلام ہوا اور عالم اسلام وپاکستان کے استحکام اور جملہ حاضرین وصاحب خانہ کے لئے خصوصی دعا فرمائی، رات کو آپ نے ملتان میں ہی قیام فرمایا اور دوسرے روز ۳۱ دسمبر ۱۹۹۰ء بروز پیر کی دوپہر بعد نماز ظہر آپ مظفر گڑھ پہنچے۔ حضرت صاحب مدظلہ العالی کا مظفر گڑھ پہنچنے پر نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ ممتاز سیاستدان پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ محترم نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب نے آپ سے خصوصی ملاقات کی۔ مظفر گڑھ میں محمد ارشد حمید بھٹہ اور سلطان محمود قریشی نے محفل پاک کا اہتمام کیا تھا جس میں علاقے کے معززین اور حلقہ احباب کے علاوہ کثیر التعداد میں لوگوں نے شرکت کر کے فیض حاصل کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض علامہ غلام محمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن پاک اور ہدیہ نعت کے بعد حضرت علامہ مولانا محمد عارف نوری قصوری خطیب اعظم قصور اور مولانا شفیق احمد نوری (کراچی) نے اپنے اپنے سحر انگیز خطابات سے حاضرین محفل کو مسحور کیا۔ آخر میں صلوٰۃ وسلام ہوا اور حضرت صاحب مدظلہ العالی نے جملہ حاضرین کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ بعداز محفل پاک آپ شہر سلطان پہنچے جہاں پر محترم چوہدری خادم حسین محمد اسلم اور عطا محمد کی رہائش گاہ پر مختصر محفل پاک کا اہتمام تھا۔ مختصر محفل پاک اور دعائے خیر کے بعد آپ محترم حضرت مولانا نذیر احمد صاحب خطیب وامام دربار عالیہ موہری شریف کے گاؤں پاکی والی میں بعد نماز مغرب پہنچے علاقے کے لوگوں نے شاندار طریقے سے آپ کا استقبال کیا۔ نماز مغرب ادا فرمائی اور بعد از نماز مختصر محفل پاک ہوئی۔ وہاں سے آپ بستی حافظاں والی پہنچے۔ جہاں پر مختصر

marfat.com

محفل پاک منعقد ہوئی علاقے کے کافی دوست آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ رات کا پروگرام اوچ شریف میں ہوا۔ جس کا اہتمام محترم صوفی محمد رمضان مستانہ اور محترم محمد صابر علی زرگر کی میزبانی میں محمد ستار صاحب کی رہائش گاہ پر ہوا۔ محفل پاک میں شرکت کے لئے قرب وجوار کے قصبہ اور شہروں سے دوست احباب مع حلقہ احباب پہنچے ہوئے تھے۔ جلسہ گاہ اور راستہ کو برقی قمقموں زرق برق جھنڈیوں اور استقبالیہ وخوش آمدید اور صدائے اللہ ھو کے بینروں سے مزین کیا گیا تھا۔ جب حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے تو پنڈال کی فضا اللہ ھو اور نعرہ تکبیر و رسالت سے گونج اٹھی۔ قاری محمد نذیر لاھوری نے اپنی خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن کر کے حاضرین محفل کو مسحور کر دیا۔ صوفی حشمت لاھوری اور حافظ عبداللطیف (لالہ موسیٰ) نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مقرر حضرات حضرت مولانا محمد عارف نوری قصوری اور مولانا شفیق احمد نوری (کراچی) کے علاوہ دیگر کئی مقامی علماء کرام نے جشن میلاد النبی ﷺ اور فضائل ذکر پر مفصل روشنی ڈالی۔ آخر میں صلوۃ وسلام ہوا اور حضرت صاحب مدظلہ العالی نے عالم اسلام و استحکام پاکستان اور جملہ حاضرین وصاحب خانہ کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ لنگر عام کے بعد دوستوں کو اجازت عام ہوئی۔ آپ نے رات اوچ شریف میں قیام فرمایا۔ یکم جنوری ۱۹۹۱ء بروز منگل کی صبح آپ نے دوستوں واحباب سے ملاقات فرمائی آپ اوچ شریف سے روانہ ہو کر ایک مدرسہ 15/NP نذیر آباد میں دعا فرمائی وہاں سے آپ چنی گوٹھ پہنچے جہاں محترم حضرت سائیں غلام سرور صاحب خلیفہ مجاز دربار عالیہ موہری شریف کے آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ میں مختصر محفل پاک ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک و ہدیہ نعت ﷺ کے بعد صلوۃ وسلام ہوا آپنے دعائے خیر فرمائی۔ دوستوں اور اہل علاقے کیلئے لنگر عام ہوا۔ یہاں سے آپ دوپہر کے پروگرام کے لئے لیاقت پور پہنچے تو آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ جلسہ کا اہتمام محمد بشیر صاحب (پہلوان) کی رہائش گاہ پر تھا۔ جس میں معززین علاقہ کے علاوہ حلقہ احباب لیاقت پور نے شرکت کی۔ جن کو آپ نے اپنے فیض سے سیراب فرمایا۔

جنہوں نے چشم ادب سے قرآن پڑھا ہدایت پا گئے اور جنہوں نے ادب سے خالی ہو کر پڑھا وہ گمراہ ہو گئے

تلاوت قرآن پاک وہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب خطیب اعظم لیاقت پور، حضرت مولانا علامہ محمد عارف نوری قصوری کے علاوہ دیگر مقامی علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ آخر میں صلوۃ وسلام و دعائے خیر کے بعد دوستوں اور حاضرین محفل میں لنگر تقسیم ہوا۔ بعد ازاں حضور والاشان شام کے پروگرام کے لئے لیاقت پور پہنچے تو معززین علاقہ کی کثیر تعداد نے آپکی آمد پر خوش آمدید کہا۔ آپ نے محترم میاں ناصر محمود صاحب کی رہائش گاہ عزیز آباد کالونی گورنمنٹ فلیٹ پر قیام فرمایا۔ اور فرداً فرداً دوست واحباب نے آپ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ پروگرام کے لئے دوست وحلقہ احباب اور علاقے کی کثیر التعداد جلسہ گاہ پہنچنا شروع ہو گئی۔ بعد نماز عشاء یوم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وجلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر مقام میلاد چوک سبزی منڈی ریلوے روڈ پر عالمی مبلغ اسلام حضور خواجہ خواجگان حضرت الحاج خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موہری شریف کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا اہتمام خدام دربار عالیہ موہری شریف محترم میاں ناصر محمود صاحب، رانا محمد شرف صاحب، حاجی محمد رمضان صاحب، شوکت صاحب، پاشا صاحب اور حلقہ احباب رحیم یار خان نے کیا تھا۔ جلسہ گاہ میں حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی کے لئے بہت بڑی اسٹیج خوبصورت زرق برق جھنڈیوں سے مزین کی گئی تھی۔ سخت سردی کے باوجود پنڈال مخلوق خدا عاشقان رسول ﷺ سے اسقدر پر تھا کہ حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی کو بمشکل سے اسٹیج تک لیجایا گیا۔ جونہی آپکی اسٹیج پر جلوہ گری ہوئی فضا صدا ہے اللہ ھو و نعرہ تکبیر و رسالت ﷺ سے گونج اٹھی۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا قاری محمد نذیر لاھوری نے محفل کو اپنی خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن پاک سے مسحور کر دیا۔ صوفی حشمت علی نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ جبکہ مقامی نعت خواں منظور احمد صابری نے سرائیکی زبان میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ آخر میں حضرت مولانا علامہ محمد عارف نوری قصوری کا خطاب ہوا۔ دوران خطاب ایک وقت ایسا آیا کہ پوری محفل آشکبار ہو گئی۔

اور اسی وقت حلقہ احباب رحیم یار خان نے حضور والاشان پر اسقدر گلاب پاشی کی کہ حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی کے چہرے مبارک کے علاوہ تمام جسم مبارک گلاب کی پتیوں میں چھپ گیا۔ اسی پر علامہ عارف نوری صاحب ایسی منظر کشی کی جو سونے پر سہاگے کا کام کر گئی۔ علامہ عارف صاحب نے اس وقت فرمایا کہ آج کنواں خود چل کر آگیا ہے۔

اپنے پیمانے جی بھر کے بھر لو
یہ مے بھی بڑی عجیب ہے

اس کے بعد علامہ عارف صاحب نے یہ شعر پڑھا

مدینہ سے منگوائی جاتی ہے سینوں میں چھپائی جاتی ہے
توحید کی مے پیالوں سے نہیں آنکھوں سے پلائی جاتی ہے

آخر میں حضرت صاحب مدظلہ العالی نے تمام احباب کیلئے ملک پاکستان کے استحکام اور عالم اسلام کی سلامتی کیلئے دعا فرمائی۔ صلوۃ وسلام ہوا اور لنگر عام ہوا۔ جلسہ گاہ سے حضرت صاحب مدظلہ العالی محترم میاں ناصر محمود صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ جہاں رات قیام فرمایا۔ صبح ۲ جنوری ۱۹۹۱ء بروز بدھ آپ نے چند دوستوں سے ملاقات فرمائی اور دعا کی۔ آخر میں آپ چک ۵۲ - P میں تشریف لے گئے۔ جہاں محترم صوفی محمد عبداللہ صاحب اور حاجی محمد صادق صاحب

marfat.com

اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے تو (اے سننے والے) تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں، اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی ہے سنتا اور جانتا۔ سورۃ الانعام - آیت ۱۱۵

Perfect is the word of your Lord in truth and justice, and there is no changing His words. He is all-hearing and all-knowing.

(Al-Inam–115)

اے ایمان والو جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی دَین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہیئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک ٹھیک لکھے۔ سورۃ البقرہ - آیت ۲۸۲

O believers, when you negotiate a debt for a fixed term, draw up an agreement in writing, though better it would be to have a scribe write it faithfully down.

(Al-Baqarah–282)

کی رہائش گاہ پر مختصر محفل پاک ہوئی جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ قرآن پڑھا کرو۔ لیکن ادب کی عینک لگا کر۔ اسی قرآن پاک میں خدا فرماتا ہے کہ کچھ لوگ قرآن پاک پڑھ کر ہدایت پاتے ہیں اور کچھ لوگ یہی قرآن پاک پڑھکر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ کیا وجہ ہے یار؟ اس بات پر کبھی غور تو کر۔ یہی قرآن ہدایت دے اور یہی قرآن گمراہ کرے بس فرق اتنا ہے کہ جنہوں نے چشم ادب سے پڑھا ہدایت پاگئے اور جنہوں نے ادب سے خالی ہو کر پڑھا گمراہ ہو گئے۔ مسجد خدا کا گھر ہے۔ بیت اللہ بھی خدا کا گھر ہے۔ وہاں جانے سے ثواب ملے گا جنت نہیں ملے گی جنت میں جانا ہے تو آؤ میرے محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ میں روضہ اقدس کے سامنے ہاتھ باندھ کر تو کھڑا ہو کر سلام پڑھ حضور ﷺ فرماتے ہیں مجھ پر روز محشر میں تیری شفاعت واجب ہو گئی۔

تو کہتا ہے کہ پیروں فقیروں کے پاس جانے سے کیا ملتا ہے آ تجھے بتاؤں کہ اللہ کے بندوں کے پاس جانے پر رب العزت کا فرمان ہے۔ القرآن فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ط تم میرے بندوں کی بارگاہ میں جاؤ میں تمہیں جنت میں داخل کر دوں گا۔ میرے برگزیدہ بندوں کی بارگاہیں ہی تو جنت کے ٹکڑے ہیں، لوگوں کی باتوں میں نہ آیا کرو۔ یہ مولوی حضرات تو ایمان کا تحفظ نہیں دے سکتے۔ کسی اللہ کے بندے کے پاس جاؤ تاکہ تیرے ایمان کا تحفظ ہو جائے اللہ اللہ کسی کر و کسی کی باتوں میں نہ آیا کرو۔ ذکر خداہت بڑی دولت ہے اگر مل جائے تو اس کے تحفظ کا فکر کر۔

آخر میں صلوٰۃ و سلام اور دعا خیر کے بعد لنگر عام تقسیم ہوا۔ بعد از مختصر محفل پاک آپ دوپہر کو صادق آباد میں جلوہ افروز ہوئے تو حلقہ احباب نے آپ کا نہایت علیشان استقبال کیا۔ جلسہ کا اہتمام محترم چوہدری محمد اشرف صاحب نے کیا تھا۔ محفل پاک کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا ہدیہ نعت ﷺ کے بعد حضرت علامہ مولانا شفیق احمد نوری صاحب (کراچی) اور انجمن طلباء اسلام کے نائب صدر نے خطاب فرمائے اس بابرکت و بارونق محفل پاک میں محترم حافظ عبدالکریم صاحب (کونسلر بلدیہ و خطیب جامع مسجد صادق آباد) کے علاوہ دیگر معززین علاقہ اور کثیر التعداد میں لوگوں نے شرکت فرمائی۔ آخر میں صلوٰۃ و اسلام ہوا اور جملہ حاضرین و عالم اسلام کی سلامتی اور استحکام پاکستان کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔ بعد از محفل حضور خواجہ سرکار خان پور کے لئے روانہ ہوئے جہاں بعد نماز مغرب یعنی رات کے پروگرام کا اہتمام محترم حاجی عبدالکریم صاحب اور میاں عبدالخالق صاحب (رکے ٹوڈیجنسی والے) نے کیا تھا۔ علاقے اور جلسہ گاہ کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ پنڈال معززین علاقہ اور حلقہ احباب خان پور سے حدنگاہ بھر چکا تھا۔ حضرت میاں غلام محمد صاحب خلیفہ مجاز حافظ آباد نے مع حلقہ احباب شرکت کی تلاوت قرآن پاک اور ہدیہ نعت کے بعد شیخ القرآن حضرت قبلہ مفتی محمد مختار احمد صاحب درانی مہتمم ادارہ عربیہ سراج العلوم خان پور کا بیان ذیشان ہوا۔ آپ نے فارسی اشعار پڑھکر پوری محفل کو گرما دیا۔ بلکہ حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی بھی آپکی شعری تکرار ولیذیر سے محظوظ خواجہ سرکار مدظلہ العالی نے رات قیام خان پور میں ہی فرمایا اور صبح تین جنوری ۱۹۹۱ء بروز جمعرات احمد پور شرقیہ روانگی سے قبل دوستوں و احباب سے ملاقات کی اور دعا فرمائی۔

جب آپ احمد پور شرقیہ پہنچے تو نہایت علیشان استقبال کیا گیا۔ حلقہ احباب احمد پور شرقیہ نے صدائے اللہ ہو اور نعرہ تکبیر و رسالت ﷺ کی گونج میں آپکو خوش آمدید کہا۔ یہاں پر مختصر محفل پاک کا اہتمام محترم حاجی سراج احمد صاحب۔ صوفی رجب علی صاحب شیخ صابر محمود صاحب اور چوہدری محمد سرور صاحب ایڈووکیٹ نے کیا تھا آخر میں صلوٰۃ و سلام و دعائے خیر ہوئی۔ ٹیل والا میں دوپہر کا پروگرام محترم حکیم مولانا عبدالستار صاحب کی رہائش گاہ پر ہوا چک ۱۳-BC الف میں عصرانہ کا پروگرام کا اہتمام محترم نسیم و محمد بشیر صاحب نے کیا تھا۔ فوجی بستی بہاولپور میں برائے دعا خیر کے پروگرام کا اہتمام ڈاکخانہ BC-۱۳ ایزمان روڈ پر ہوا۔ اس موقعہ پر حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی نے جامع مسجد معصومیہ بر مقام فوجی بستی کا

marfat.com

سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھا اور اہلیان علاقہ کی استقامت کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ بعد ازاں رات کے پروگرام کے لئے آپ بہاولپور پہنچے تو آپ کا حلقہ احباب بہاولپور اور معززین علاقہ نے پر جوش طریقے سے استقبال کیا۔ علاقہ اور جلسہ گاہ کو نہایت دیدہ زیب طریقے سے سجایا گیا تھا جب آپ اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے تو ہر شخص ذکر الہٰی میں مست و مگن تھا۔ اس روحانی و بابرکت محفل پاک کا اہتمام محترم حضرت سائیں غلام سرور صاحب اور محترم شیخ حاجی محمد سعید صاحب نے کیا تھا۔ تلاوت قرآن پاک سے محفل پاک کا آغاز ہوا۔ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد مقرر حضرات نے اپنے اپنے خطابات میں حاضرین محفل کو محظوظ کیا۔ آخر میں صلوۃ و سلام و دعائے خیر ہوئی۔ اور دوستوں و احباب میں لنگر عام تقسیم ہوا۔ آپ نے رات بہاولپور میں ہی قیام فرمایا۔ ۴ جنوری ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک آپ نے حلقہ احباب بہاولپور و دوستوں سے ملاقات کی اور نماز جمعۃ المبارک اور دوپہر کے پروگرام کے لئے شجاع آباد پہنچے نماز جمعہ جامع مسجد نوری میں ادا کی گئی۔ بعد ازاں مختصر محفل پاک کا اہتمام محترم صوفی الطاف حسین ونیس کی رہائش گاہ پر تھا۔

لودھراں میں شام کے پروگرام کا اہتمام محترم علامہ غلام محمد صاحب اور محترم سید اختر علی شاہ صاحب (اے ایس آئی) نے کیا تھا۔

۵ جنوری ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ کی صبح آپ مختصر محفل پاک کے لئے دنیا پور پہنچے جہاں پروگرام کا اہتمام محترم ملک محمد اقبال صاحب نے کیا تھا۔

میلسی میں دوپہر کے پروگرام کا اہتمام محترم صوفی صفدر حسین صاحب نے کیا تھا کہروڑ پکا میں رات کے پروگرام کا اہتمام محترم سیٹھ محمد اسحاق صاحب اور محترم حاجی خوشی محمد صاحب نے کیا تھا۔ جب آپ جلسہ گاہ پہنچے تو علاقہ ذکر الہٰی و نعرہ تکبیر و رسالت سے گونج اٹھا۔ تلاوت قرآن پاک ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد مقرر حضرات نے اپنے اپنے بیانات میں فضائل ذکر اور جشن میلاد النبی ﷺ پر انتہائی خوبصورت انداز میں روشنی ڈالی۔ آخر میں صلوۃ و سلام ہوا۔ آپ نے عالم اسلام کی سلامتی و استحکام پاکستان اور جملہ حاضرین کی استقامت کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ آپ نے رات کہروڑ پکا میں ہی قیام فرمایا اور دوسرے روز ۶ جنوری ۱۹۹۱ء بروز اتوار دوپہر کے پروگرام کے لئے حاصل پور پہنچے جہاں پر مختصر محفل پاک کا اہتمام محترم راؤ رشید احمد منہاس صاحب نے کیا تھا۔ چشتیاں شریف میں عصرانہ کا پروگرام محترم ٹھیکیدار شیخ منظور احمد صاحب کی میزبانی اور آپ کی زیر صدارت میں منعقد ہوا۔

چک ۴ ۔ ۱۰۳ میں رات کو فقید المثال پروگرام کا اہتمام محترم محمد رشید صاحب اور عبدالغفور صاحب نے کیا تھا۔ جس میں حلقہ احباب اور علاقہ کے کثیر لوگوں نے شریک ہو کر آپ کے فیض سے مستفیض ہوئے۔

۷ جنوری ۱۹۹۱ء بروز پیر کو چک ۱۰۲ الف میں دعائے خیر کا پروگرام محترم مولوی عبدالحمید صاحب کی رہائش گاہ پر تھا۔

چک R ۔ L/169 میں دوپہر کا پروگرام محترم چوہدری منظور احمد صاحب و چوہدری غفور صاحب اور محمد سرور جہیمہ صاحب کے زیر اہتمام ہوا۔ فقیر والی میں دعائے خیر کے مختصر پروگرام کا اہتمام محترم محمد رفیق عارف صاحب نے کیا تھا۔ ہارون آباد میں عصرانہ کا پروگرام برمکان محترم قمرالدین صاحب اور سمیع اللہ صاحب ہوا۔

چک عزیز دین میں رات کا پروگرام زیر اہتمام محترم میاں آصف علی صاحب اور زیر صدارت حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالی ہوا۔ ۸ جنوری ۱۹۹۱ء بروز منگل آپ سونڈھا پہنچے جہاں دعائے خیر کا پروگرام محترم حضرت صوفی غلام محمد عباس خان صاحب کی رہائش گاہ پر ہوا۔ منہار والی میں دوپہر کے پروگرام کا اہتمام محترم مولوی قاسم علی صاحب۔ خورشید علی صاحب اور صوفی عبدالکریم صاحب معصومی نے کیا تھا۔

شام کا پروگرام بہاول نگر میں ہوا جس کا اہتمام محترم حضرت سید محمد منیر شاہ صاحب اور محترم محمد علی شاہ صاحب (کونسلر) نے کیا تھا۔

۹ جنوری ۱۹۹۱ء بروز بدھ کو منیر آباد برمکان محترم مولوی محمد شعبان صاحب منچن آباد میں محترم حاجی خوشی محمد صاحب اور محترم میاں آصف علی صاحب کی رہائش گاہ پر۔ اڈا ایل باریکا میں محترم ڈاکٹر محمد حسین صاحب کی رہائش گاہ پر۔ ہیڈ سلیمانکی میں محترم محمد دین صاحب کی رہائش گاہ پر اور مہتاب گڑھ میں محترم سردار تاج محمد صاحب ڈوگر کی رہائش گاہ پر دعائے خیر کے پروگراموں کے بعد آپ عصرانہ کے پروگرام کے لئے چک بادا پہنچے۔ جہاں پر محترم مولوی احمد دین صاحب کی رہائش گاہ پر محفل پاک منعقد ہوئی۔ آپ یہاں سے رات کے پروگرام کے لئے پاک پتن شریف تشریف فرما ہوئے تو آپ کا فقید المثال استقبال کیا گیا یہاں جلسہ کا اہتمام محترم شیخ محمد ادریس صاحب نے کیا تھا علاقے اور جلسہ گاہ کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ برقی قمقموں سے سارا علاقہ نور تھا۔ جلسہ میں معززین علاقہ اور حلقہ احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور آپ کے فیض سے سیراب ہوئے۔ جب آپ اسٹیج پر رونق افروز ہوئے تو ہر سو اللہ ھو کی صدائیں پھیل گئیں ہر شخص ذکر الہٰی میں مست تھا روحانی محفل پاک کا آغاز قاری محمد نذیر لاہوری کی خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ نعت پیش کیا گیا۔ مقرر حضرات نے ذکر الہٰی کی فضیلت اور موجودہ دور میں اسکی اہمیت اور جشن عید میلاد النبی ﷺ پر انتہائی مدلل انداز میں خطابات کئے۔ آخر میں صلوۃ و سلام اور عالم اسلام کی سلامتی و اتحاد اور استحکام پاکستان کے علاوہ جملہ حاضرین اور اہل خانہ کے لئے مخصوص دعائے خیر فرمائی۔ بعد ازاں دوستوں و احباب میں لنگر عام تقسیم ہوا رات کو آپ نے پاکپتن شریف میں ہی قیام فرمایا اور پروگرام کے مطابق مختلف مقامات و شہروں میں لوگوں کی اصلاح و روحانیت اور اپنے فیض و بیانات سے مستفیض فرماتے ہوئے ۱۸ جنوری بروز جمعۃ المبارک کی شام آپ فیصل آباد پہنچے تو محترم الحاج محمد انور خان بلوچ نے حلقہ احباب فیصل آباد اور معززین علاقہ کے ہمراہ آپ کا

marfat.com

قبولِ اسلام

بے شک ہم نے اپنے رسُولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو اتاری تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔ سورۃ الحدید۔ آیت ۲۵

We have surely sent apostles with clear signs, and sent with them the Book and the balance, so that man may stand by justice;
(Al-Hadid-25)

اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔ سورۃ النحل۔ آیت ۹۰

Verily God has enjoined justice, the doing of good and the giving of gifts to your relatives; and forbidden indecency, impropriety and oppression. He warns you so that you may remember. (An-Nahl-90)

جاپان کے شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کھاہو رو نشینو نے فیصل آباد میں ۱۸ جنوری ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک کو محترم الحاج انور خان صاحب بلوچ کی رہائش گاہ پر منعقدہ روحانی محفل میں خواجہ خواجگان حضرت الحاج خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالیٰ سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موہری شریف کے دست مبارک پر کلمہ حق پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہوئی۔ آپ نے اس خاتون کا اسلامی نام عیمنہ بی بی رکھا اور استقامت کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔

علیشان و فقید المثال استقبال کیا آپکی آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے اور اظہار خوشی میں کئی گھنٹے تک آتشبازی کا شاندار مظاہرہ کیا گیا۔ آپ پر گلاب کی پتیاں نچھاور کی گئی۔ جلسہ کا اہتمام محترم الحاج محمد انور خان بلوچ صاحب رہائش پر ہی کیا گیا تھا اور علاقہ اور جلسہ گاہ کو استقبالیہ بینرول جھنڈیوں اور برقی قمقموں سے نہایت خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اسٹیج کو زرق برق جھنڈیوں سے مزین کیا گیا تھا۔ پنڈال عاشقانِ مصطفےٰؐ سے حد نگاہ پر تھا۔ آپ کو جلوس کی شکل میں اسٹیج تک لایا گیا جب آپ اسٹیج پر رونق افروز ہوئے تو فضا ذکر الٰہی سے معطر و منور ہوگئی ہر شخص اللہ ہو کا ورد کرتے ہوئے جھوم رہا تھا۔ روحانی محفل پاک کا آغاز قاری محمد نذیر لاہوری کی سحر انگیز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ختم خواجگان شجرہ طیبہ پڑھا گیا اور حلقہ ذکر کے بعد بارگاہ رسالتؐ میں مقامی نعت خواں حضرات کے علاوہ ملتان سے دو بھائی سجاد حیدر اور شہباز حیدر نے دلفریب اور خوبصورت انداز میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔ باعظمت روحانی محفل پاک سے شیر پنجاب حضرت علامہ مولانا فاضل صاحب (فیصل آباد) نے اپنے سحر انگیز اور شعلہ بیان خطاب میں فرمایا کہ

اہل سنت کا مسلک یہ ہے

کہ خدا ایک ہے اور اس کی خدائی میں جیسے کوئی شریک نہیں اسطرح ہی نبی آخر الزماں کی مصطفائیؐ میں بھی کوئی شریک نہیں ہے۔ آپؐ کی بیعت خدا کی بیعت۔ رسولؐ کی اطاعت خدا کی اطاعت۔ رسولؐ کی فرمانبرداری خدا کی فرمانبرداری ہے۔ حضرت علامہ نے فرمایا کہ حضرت بھلے شاہؒ فرماتے ہیں کہ اپنا تصور اتنا پکا کر لو کہ جس طرف بھی تمہاری نظریں اٹھیں تو تمہیں تمہارے پیر کے علاوہ کچھ نہ دکھائی دے ہر طرف آپ کو اپنا پیر ہی نظر آئے۔

علاوہ ازیں محفل پاک سے دیگر کئی مقامی علماء کرام نے بیعت فضائل ذکر اور جشن میلاد النبیؐ پر اپنے اپنے بیانات سے حاضرین محفل کو مستفید فرمایا۔ محفل پاک میں معززین علاقہ حلقہ احباب فیصل آباد اور حلقہ احباب لاہور حضرت صوفی اللہ دتہ بٹ صاحب کی قیادت میں نے شرکت کی جاپانی کے شاہی خاندان کی ایک خاتون کھاہو رو نشینو نے حضرت صاحب مدظلہ العالیٰ کے دست حق پر کلمہ حق پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہوئی۔ آخر میں حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالیٰ نے اپنے روحانی بیان سے اپنے مریدین و متوسلین اور لوگوں کو مستفید فرمایا۔ بعد از صلوٰۃ و سلام جملہ حاضرین کی استقامت عالم اسلام کی سلامتی اور استحکام پاکستان کے لئے خصوصی دعائے خیر فرمائی بعد ازاں لنگر عام تقسیم ہوا۔ رات آپ نے فیصل آباد میں قیام فرمایا اور ۹ جنوری کو آپ گوجرہ کے بجائے دربار عالیہ موہری شریف تشریف لے گئے جہاں پر ہفتہ ۹ جنوری کی صبح آپ نے جامع مسجد دربار عالیہ موہری شریف کا اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد رکھا۔ آپ ۲۰ جنوری ۱۹۹۱ء بروز اتوار کی شام شیخوپورہ پہنچے جہاں رات کے پروگرام کا اہتمام محترم حضرت حکیم سلطان احمد فاروقی صاحب نے کیا تھا۔ اور اسطرح سے آپ سالانہ سفر مبارک ۹۱-۹۰ کے پروگرام کے مطابق ۱۴۸ مختلف علاقوں قصبوں اور شہریوں میں روحانی محافل پاک کے ذریعے لوگوں کے قلوب کو ذکر الٰہی سے منور اور عشق رسولؐ بیدار کرتے ہوئے ۲۹ جنوری ۱۹۹۱ء بروز منگل کی شام کروڑ لعل عین تشریف فرما ہوئے جہاں پر ایک فقید المثال عظیم الشان روحانی محفل پاک کا اہتمام محترم صوفی غلام قادر عابد معصومی صاحب نے کیا تھا۔ حضور خواجہ سرکار مدظلہ العالیٰ مزید دیگر مقامات سے ہوتے ہوئے ۶ فروری ۱۹۹۱ء کی شام دربار عالیہ موہری شریف میں جلوہ افروز ہونگے۔

marfat.com

خواجۂ خواجگان الحاج حضرت خواجہ **محمد معصوم** صاحب مدظلہ العالی

نے چک ۵۲ ر ب ضلع رحیم یار خان میں ۲ جنوری ۱۹۹۱ء کی صبح ایک محفل پاک میں ارشاد فرمایا :

" قرآن پاک پڑھا کرو لیکن ادب کی عینک لگا کر کیونکہ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کچھ لوگ قرآن پڑھ کر ہدایت پاتے ہیں اور کچھ لوگ وہی قرآن پڑھ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کی کیا وجہ ہے؟۔ اس بات پر کبھی غور تو کریں کہ یہی قرآن ہدایت دے اور یہی قرآن گمراہ کر دے۔ بس فرق اتنا ہے کہ جنہوں نے چشمۂ ادب سے قرآن پاک پڑھا، وہ ہدایت پا گئے اور جنہوں نے ادب سے خالی ہو کر قرآن پاک پڑھا، گمراہ ہو گئے۔ "

PROVENCO GINNERS (PRIVATE) LIMITED

marfat.com

شبِ معراج

احکام اور تحائف

سلیم یزدانی

یہ بات کسی انسان کے دائرہ فہم و فراست میں نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم و فاضل کیوں نہ ہو کہ وہ خاتم النبین ص کی فضیلت اور تعریف وثنا کا حق ادا کر سکے۔ بنی نوع انسان میں کسی کو وہ مقام و عظمت حاصل نہیں ہے جو رسولِ اکرم ص کو بارگاہ ذوالجلال سے عطا کیا گیا ہے۔ کسی بھی شخص کی تعریف اور فضیلت وہ بیان کر سکتا ہے جو اس کے برابر کا ہو یا اس سے زیادہ علم و آگہی رکھتا ہو تو اس کائنات میں کوئی ایسا نہیں کہ یہ دعویٰ کر سکے کہ حضور نبی کریم ص کے برابر علم رکھتا ہے۔ علم ان سے زیادہ رکھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو ایسی بات کرے گا۔ وہ کافر و کاذب ہے۔

حضور نبیٔ کریم ص کو جس طرح رب العزت نے متعارف کرا دیا جس مقام پر آپ کو پہنچا دیا، جیسی آپ کی فضیلت بیان کر دی، ویسی تعریف کون کر سکتا ہے، نہ کوئی ولی، نہ کوئی عالم۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ص کے ذکر کو بلند کر دیا۔ تو اب کوئی کچھ بھی کہے، اس تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ آپ ص کو رحمت اللعالمین قرار دے دیا، تمام عالموں کے لیے رحمت بنا یا گیا تو اس سے بڑھ کر اور کیا شرف ہو سکتا ہے؟ کسی اور نبی کو یہ مرتبہ نہیں ملا۔ قاب و قوسین کی منزل پہ کوئی اور ہے؟ کوئی نہیں۔

رسول اکرم ص کے مقام کی عظمت کو سمجھنا اور بیان کرنا محال اور ناممکن ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع صفات و کمالات انبیاءؑ ہیں۔ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰؑ کو کلمۃ اللہ کہا۔ حضرت علامہ شاہ محمد اسماعیل فریدی رحمتہ اللہ علیہ اپنی مجلس میں ایک بزرگ کا قول نقل کیا کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ کلمۃ اللہ لفظ کن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہو جا تو ہو گیا اور حضرت عیسیٰؑ کو اس لیے خاص طور پہ کہا کہ آپ کے والد صاحب نہیں تھے۔ آپ کی پیدائش کا کوئی عقلی سبب نہیں تھا اس لیے آپ کی طرف کن کی نسبت قائم کی گئی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جو چیز اللہ کی طرف سے ہے وہ کلمۃ اللہ ہے۔ ہر نبی کلمۃ اللہ ہے، اس لیے کہ وہ اللہ کی جانب سے ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات انبیاءؑ ہیں اس لیے وہ کلمات رب ہیں اور کلماتِ رب کی توصیف کے لیے اور ان کو بیان کرنے کے لیے پورے سمندر کو روشنائی بنا دیا جائے تو بھی وہ ناکافی ہو گی۔ اگرچہ اس سمندر کے مثل ایک اور سمندر بھی لے آیا جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات انبیاءؑ ہیں اس لیے اگر آپ کے کمالات رقم کرنے کے لیے سمندروں کی روشنائی بہم پہنچائی جائے تو بھی یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ کے اوصاف حمیدہ کا احاطہ کیا جا سکے۔ آپ ص خلق عظیم مبشر و نذیر، رؤف و رحیم ہیں۔ یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرۂ امتیاز ہے کہ آپ ص کو یادگار ایزدی میں باریابی کا شرف حاصل ہوا۔ کسی نبی کو آسمانوں میں دعوت نہیں دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں۔ آپ کو ملاقات کے لیے بلایا جا رہا ہے تاکہ آپ اسرا اور معراج کی منزلوں سے گزر کر اللہ کی قدرت کاملہ کو دیکھ سکیں۔ یہ بہت بڑا اور بہت اہم واقعہ ہے۔ بندے اور اس کے رب کے تعلق کا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی، آپ ص اس وقت اپنی چچازاد بہن ام ہانی رض کے گھر پر تھے۔ دن بھر کی تبلیغی مصروفیات سے تھک گئے تھے، لیٹ گئے اور آنکھ لگ گئی۔ ام ہانی رض کا گھر شعب ابی طالب میں تھا۔ حضور ص کو مبعوث ہوئے بارہ سال گزر چکے تھے۔ اور آپ ص کی عمر شریف اس وقت ۵۳ برس تھی۔ ابھی آپ ص کی نیند کچی ہی تھی کہ کسی نے آپ کو بیدار کیا۔ آپ ص نے آنکھیں کھول دیں۔ بیدار کرنے والا کون تھا وہی جبریلؑ امین۔ وہ آپ ص کو حرم کعبہ میں لے گئے۔ آپ ص کا سینہ مبارک چاک کیا اور اسے زمزم سے دھویا اور اسے انوار الٰہی سے بھر دیا۔

کچھ ایسا عالم تھا جیسے آدمی جاگ بھی نہ رہا ہو اور سو بھی نہ رہا ہو۔ حضرت جبریلؑ نے سواری کے لیے براق پیش کیا۔ یہ جانور گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا اور رنگ اس کا سفید تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس پر سوار ہونا چاہا تو براق بدکا۔ حضرت جبرئیلؑ نے براق کو تھپکی دی اور کہا۔ "دیکھ کیا کرتا ہے آج تک محمد ص سے اعلیٰ و ارفع کوئی انسان تجھ پر سوار نہیں ہوا ہے؟"

اس پر اس نے شرمندگی سے سر نیچے کر لیا۔

marfat.com

اور حضورؐ اس پر سوار ہوئے اور ساتھ ہی جبرئیلؑ بھی۔

معراج کے اس عظیم الشان واقعہ کی تاریخ اور سن میں اختلاف ہے کہ یہ کب واقع ہوا لیکن معروف قول یہ ہے کہ ۲۷ رجب کی شب میں اس غیر معمولی سفر کا آغاز بیت الحرام سے ہوا۔ غرض یہ کہ یہ ہجرت مدینہ سے بہت پہلے کا واقعہ ہے اور قرآن پاک میں اس کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل کی شروع کی آیات میں ہے۔

"وہ پاک ذات ہے جو لے گیا شب کے وقت اپنے بندے کو مسجد حرام (حرم کعبہ) سے مسجد اقصیٰ تک جس کو ہماری برکت نے گھیر رکھا ہے تاکہ ہم اس کو اپنی قدرت کے کچھ نمونے دکھائیں۔ بے شک اللہ سننے والا ہے، دیکھنے والا ہے۔"

قرآن پاک میں اس واقعہ کی بس اتنی ہی تفصیل ملتی ہے۔ مزید اضافہ احادیث نبویؐ سے ہوا ہے۔ ایسی احادیث کی تعداد ۲۵ ہے جن میں تواتر سے واقعہ معراج کو بیان کیا گیا ہے۔

بیت الحرام سے روانہ ہو کر آپؐ اور حضرت جبرئیلؑ مدینے میں رکے، حضورؐ نے نماز ادا فرمائی۔ حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ آپؐ یہاں ہجرت کر کے تشریف لائیں گے۔ وہاں سے حضورؐ کو ساتھ لیے حضرت جبرئیلؑ کوہِ طور پر پہنچے، وہاں سے رخصت ہو کر بیت اللحم آئے۔ یہاں حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے۔ آخری منزل مسجد اقصیٰ تھی۔ جہاں سے براق کا سفر ختم ہو گیا۔

حضرت جبرئیلؑ نے حضورؐ کو براق سے اتارا۔ براق کو ایک پتھر سے باندھا اور ہیکل سلیمانی میں اندر تشریف لے گئے وہاں وہ تمام انبیاء موجود تھے جو اس وقت تک دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ آپؐ جونہی اندر داخل ہوئے تمام انبیاء نے صف بندی کی۔ آپؐ کو حضرت جبرئیلؑ نے اقامت کی جگہ کھڑا کیا۔ آپؐ کی امامت میں سب نے نماز پڑھی۔

نماز سے فارغ ہوئے تو حضورؐ کے سامنے تین پیالے پیش کیے گئے۔ ایک میں دودھ تھا، دوسرے میں شراب، تیسرے میں پانی تھا۔

آپؐ نے دودھ کا پیالہ اٹھا لیا۔ جبرئیلؑ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "آپ نے مشیتِ ایزدی کو پا لیا"۔

ایک سیڑھی تھی زمین سے آسمان تک بلند جو اللہ کے حکم سے حضور پہلے سے ظاہر ہوئی اور آپؐ کو حضرت جبرئیلؑ اس سیڑھی کے ذریعہ بلندیوں کی طرف لے چلے۔ پہلا آسمان ہے۔ ایک انسان اور ایک فرشتہ دروازہ پر کھڑے ہیں۔ انسان وہ جو افضل البشر، تمام شرف و عظمت اس پر تمام فرشتہ وہ جو رازدار مالک حقیقی قوت و طاقت کا امین، لیکن جائے ادب ہے۔ یہ مالک حقیقی تک پہنچنے کی رہگذر ہے۔ محافظ فرشتوں نے جاننا چاہا کہ۔

"کون ہے؟"

جواب ملا "جبرئیل"۔

سوال ہوا۔

"دوسرا ساتھ کون ہے؟"

جواب ملتا ہے۔

"محمدؐ"۔

پوچھا گیا۔

"ان کو بلایا گیا ہے؟"

کہا گیا۔

"بے شک ان کو بلایا گیا ہے۔"

دروازہ کھلا، استقبال کا منظر کسی نے نہ دیکھا، نہ سنا کس کا استقبال ہو رہا ہے، خالق کل کے مہمان کا اس رب کے محبوب کا جو علیم و خبیر ہے۔ مالک الملک ہے، سمیع و بصیر ہے، رحمٰن و رحیم ہے، غفار ہے، ستار ہے، قہار ہے، وہی احد ہے، وہی صمد ہے، وہی اول وہی آخر۔

کوئی نگاہ نہیں جو حد ادب سے تجاوز کرے کوئی سر نہیں جو اٹھا ہوا ہو، کوئی آواز نہیں جو بلند ہو جائے۔ ادب ہے کہ محبوب رب المشرقین و رب المغربین کی آمد ہے۔ آج قدسیان اوّل کو پتا چلا کہ بنی آدم کے شرف و عظمت کی کوئی انتہا نہیں۔ بے شک وہ نہیں جانتے جو ان کا رب جانتا ہے۔ یہ تو وہی نور ہے جو آدمؑ کی پیشانی کو منور کیے ہوئے تھا اور روز ازل اسی نور کو انہوں نے سجدہ کیا تھا کیونکہ ان کے رب کا حکم تھا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی، حدِ ادب سے تجاوز کیا، راندۂ درگاہ ہوا۔

پہلے آسمان پر مقیم فرشتوں اور ارواحِ پاکیزہ سے آپؐ کا تعارف حضرت جبرئیلؑ نے کروایا۔ یہیں آپؐ کی ملاقات حضرت آدم صفی اللہ سے کرائی گئی۔ اللہ نے انہیں احسن تقویم پیدا کیا تھا۔ ان کے دائیں اور بائیں لاتعداد لوگ تھے۔ وہ سیدھی طرف دیکھتے تو خوش ہو جاتے الٹی طرف دیکھتے تو کبیدہ خاطر ہو جاتے، حزن و ملال چہرے سے عیاں ہوتا۔ حضورؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا "یہ معاملہ کیا ہے؟"

جواب ملا۔

"یہ آدمؑ کی نسل ہے۔ آدمؑ اپنے نیک لوگوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور گناہگار لوگوں کو دیکھ کر افسردہ ہو جاتے ہیں۔"

اقوال زریں

** علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال کفار فرعون و قارون کی۔ (حضرت علیؑ)

** اپنا حق لینے میں کوتاہی نہ کرو۔ البتہ دوسرے کے غضبِ حقوق سے بچو۔

** اپنے دلوں سے دوستی کا حال پوچھو کیونکہ یہ ایسے گواہ نہیں جو کسی سے رشوت نہیں لیتے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

** گناہ کسی نہ کسی صورت دل کو بیقرار رکھتا ہے۔

** حقیر سے حقیر پیشہ ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

** خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔

** دانا ہے وہ شخص جو وقت کو دیکھ کر کام کرتا ہے۔

(حضرت عثمان غنیؓ)

** کم بولنا حکمت۔ کم کھانا صحت اور کم سونا عبادت ہے۔

** عمل کی قوت یہ ہے کہ آج کے کام کل پر نہ اٹھا رکھے جائیں۔

(حضرت عمر فاروقؓ)

ooooo

marfat.com

اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دیتے، چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا،
یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔ سورۃ النساء۔ آیت ۱۳۵

O you who believe, be custodians of justice (and) witnesses for God, even though against yourselves or your parents or your relatives. Whether a man be rich or poor, God is his greater well-wisher than you. (An-Nisa–135)

یہاں آپؐ کو اللہ کے حکم سے مشاہدات کرائے گئے۔ اور آپ نے لوگوں کو گناہوں کی سزا ملتے دیکھی۔

ایک جگہ دیکھا کہ لوگوں کی زبانیں اور ہونٹ کاٹے جا رہے ہیں۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا۔ یہ غیر ذمہ دارانہ گفتگو کرنے والے ہیں، جو زبان چلاتے اور فتنہ برپا کرتے تھے۔ ایک جگہ نظر پڑی تو دیکھا کہ ایک بہت فربہ بیل ایک شگاف سے نکلا اور اسی شگاف میں واپس جانے کی کوشش کرنے لگا۔ پوچھا یہ کیا قصّہ ہے۔ کہا گیا کہ یہ اس شخص کی طرح ہے جو فتنہ و فساد کی غرض سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے اور پھر اس کی تلافی کرنا چاہتا ہے اور نہیں کر پاتا۔

مشاہدات کی تفصیل طویل ہے جو مختلف کتابوں میں درج ہے۔ آپؐ نے دوزخ کی قیامت خیزیوں کو بھی دیکھا۔ اس سے فارغ ہوئے تو آپ کو دوسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ ہر آسمان پر فرشتے اسی قسم کی پرستش کرتے جیسی پہلے آسمان پر داخل ہوتے وقت کی تھی۔
دوسرے آسمان پر آپؐ کی ملاقات حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے ہوئی۔ جب آپؐ تیسرے آسمان پر پہنچے تو حضرت یوسفؑ سے ملاقات ہوئی۔ چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام اور چھٹے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ملے۔

ساتواں آسمان مقام بیت المعمور ہے۔ آپؐ نے دیکھا کہ ہزاروں فرشتے اس میں آ جا رہے ہیں۔ یہیں آپ کی ملاقات حضرت ابراہیمؑ سے ہوئی۔

اب وہ مقام آیا جہاں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ پر حضورؐ پہنچ گئے۔ یہ حدِ فاصل ہے۔ اس سے آگے کیا ہے کسی کو نہیں معلوم۔ اس مقام پر آپؐ کو جنت کا مشاہدہ کرایا گیا اور آپؐ نے نیک بندوں پر اللہ کا انعام و اکرام دیکھا۔

سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچ کر جبرئیلؑ رُک گئے اور حضورؐ سے کہا۔

"میرا مقام یہ ہے، اس سے آگے میری رسائی نہیں۔ اب آپ آگے جائیں۔ آگے آپؐ کا اور آپؐ کے اللہ کا معاملہ ہے۔"

آپؐ نے جبرئیلؑ کو پیچھے چھوڑا اور تنہا آگے قدم بڑھایا۔ ایک بلند اور ہموار سطح پر پہنچے تو بارگاہ رب العزت روبرو تھی۔ اللہ نے اپنے پیارے نبیؐ کو قربت کا اعزاز بخشا۔ آپؐ سے ہمکلام ہوا۔ یہاں کیا راز و نیاز ہوئے سب کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ چند باتیں جن کی تفصیل احادیث اور سیرت کی کتابوں میں درج ہے، یہ ہیں۔

ہر روز اہلِ ایمان کے لیے پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ سورہ بقرہ کی آخری دو آیات حضورؐ کو تعلیم کی گئیں جن کا مفہوم ہے۔

"رسولؐ اس پر ایمان لائے جو کچھ ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا اور مومنین بھی سب کے سب اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور ان سب نے کہا کہ ہم نے سُنا اور قبول کیا۔ اے میرے رب ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر جس قدر اس کی طاقت ہے۔ اس کو ثواب بھی اسی کا ملے گا جو ارادہ سے کرے اور اس پر عذاب بھی اسی کا ہو گا جو ارادے سے کرے۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہماری گرفت نہ کر، اے ہمارے رب ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا۔ اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈال جس کو ہم سہار نہ سکیں اور ہم سے درگزر کر اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ سو ہم کو کافروں پر غالب کر۔"
(بقرہ ۲۸۵ - ۲۸۶)

شرک کے علاوہ باقی سب گناہوں کو بخشنے کی امید دلائی گئی۔ ارشادِ ربانی ہوا کہ نیکی کا ارادہ کرتے ہی دس نیکیاں لکھ لی جاتی ہیں اور جب عمل کیا جاتا ہے تو دس نیکیاں اس وقت لکھی جاتی ہیں۔ مگر جب برائی کا ارادہ ظاہر کیا جاتا ہے تو برائی اسی وقت لکھی جاتی ہے جب وہ سرزد ہو جاتی ہے۔

حضورؐ جب بارگاہ خداوندی سے واپس ہوئے تو حضرت موسیٰؑ نے احوال پوچھا اور سُن کر کہا کہ آپؐ واپس تشریف لے جائیں اور اللہ تعالیٰ سے نمازوں کے کم کرنے کے لیے عرض کریں۔ مجھے بنی اسرائیل کا بہت تلخ تجربہ ہے۔ آپؐ کی امت کے لیے پچاس نمازوں کی پابندی بہت مشکل ہوگی۔ آپؐ گئے اور اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی۔ حضرت موسیٰؑ نے پھر حضورؐ سے وہی بات کہی اور آپؐ بارگاہِ ایزدی میں پھر تشریف لے گئے۔ اس طرح کئی بار آپؐ کو جانا پڑا۔ حتیٰ کہ نمازوں کی تعداد پانچ رہ گئی اور ان ہی پانچ کو پچاس کے برابر ٹھہرایا گیا۔

اب واپسی کا سفر شروع ہوا، بالکل اسی طرح آپؐ بیت المقدس میں آئے یہاں تمام انبیاء موجود تھے۔ آپ نے ان کو فجر کی نماز پڑھائی پھر براق پر تشریف فرما ہوئے اور مکہ پہنچ گئے۔

marfat.com

آپؐ نے اپنی چچا زاد بہن ام ہانی کو بلایا اور انہیں معراج کی تفصیل سے آگاہ کیا اور پھر باہر جا کر دوسرے لوگوں کو بتلانے کا قصد فرمایا ام ہانیؓ نے دوڑ کر حضورؐ کی چادر پکڑ لی اور بولیں۔

"اے میرے بھائی! خدا کے لیے یہ سب کچھ دوسرے لوگوں کو نہ سنایئے گا۔ ورنہ ان کے ہاتھ میں آپؐ پر کیچڑ اچھالنے کا ایک اور موقع آ جائے گا۔"

حضورؐ نے ام ہانیؓ کی بات نہ مانی اور یہ کہہ کر باہر تشریف لے گئے کہ میں ضرور بتاؤں گا۔

صبح کا وقت اور قریش حرم کعبہ میں جمع ہو رہے تھے کہ حضور نبی کریمؐ وہاں پہنچ گئے۔ اور ابوجہل کا آپؐ سے آمنا ہو گیا۔ اس نے حضورؐ سے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

"کوئی نئی تازہ بات بتاؤ۔"

حضورؐ نے فرمایا۔

"میں آج رات بیت المقدس گیا تھا۔"

ابوجہل بولا۔

"بیت المقدس؟؟"

حضورؐ نے کہا۔

"ہاں بیت المقدس۔"

اس نے کہا۔

"راتوں رات ہو آئے اور صبح ہی صبح واپس آ گئے؟؟"

آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

"ہاں۔"

ابوجہل نے حرم کعبہ میں موجود تمام مشرکین کو چیخ چیخ کر جمع کر لیا اور بولا اب اپنی قوم کو سناؤ وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی ہے۔ حضورؐ نے معراج کا پورا واقعہ مشرکین مکہ کو سنایا اور وہ حضورؐ کا مذاق اڑانے لگے۔

ابوجہل ایک عیار اور مکار شخص تھا۔ فوراً حضرت ابوبکرؓ کی طرف لپکا۔ انہیں گھر سے بلایا اور کہا کہ تمہیں پتا ہے محمدؐ کیا کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ راتوں رات بیت المقدس ہو آئے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا اگر وہ کہتے ہیں تو ٹھیک کہتے ہیں۔ تمہیں تعجب کیوں ہے۔ میں جانتا ہوں ان کو آسمان سے پیغام آتے ہیں اور میں ان کے بیان کی تصدیق کرتا ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ فوراً دوڑے دوڑے حرم کعبہ پہنچے۔ حضورؐ وہاں موجود تھے اور لوگ آپؐ کا مذاق اڑا رہے تھے۔

حضور ابوبکرؓ نے حضورؐ سے پوچھا۔

"کیا واقعی آپؐ نے ایسی کوئی بات کہی ہے؟"

حضورؐ نے فرمایا۔

"ابوبکرؓ تم نے صحیح سنا ہے۔"

حضرت ابوبکرؓ نے کہا آپؐ نے سچ کہا میں آپؐ کی تصدیق کرتا ہوں، پھر بولے میں نے بیت المقدس دیکھا ہے۔ آپؐ وہاں کے بارے میں کچھ بتائیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اور بیت المقدس کے درمیان تمام رکاوٹوں اور پردوں کو ہٹا دیا اور آپؐ نے ایک ایک کرکے تفصیل بیان کرنی شروع کر دی۔ اللہ نے بیت المقدس کو آپؐ کے سامنے کر دیا تھا۔

وہاں اور بھی بہت سے ایسے لوگ تھے جنہوں نے بیت المقدس دیکھا تھا۔ وہ اس حق گوئی پر حیران و ششدر رہ گئے اور ان پر اس کی کاری ضرب لگی۔ اور ان کی زبانیں گنگ ہو گئیں اور وہ دل میں حضورؐ کے قائل ہو گئے۔ لیکن ان کی عقلیں اس کو قبول نہ کرتی تھیں۔

مگر وہ حضرت ابوبکرؓ تھے کہ حضورؐ کی ہر بات پر کہتے تھے آپؐ نے سچ کہا۔ حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا انت یا ابوبکر الصدیق، ابوبکر تم صدیق ہو۔ ان میں سے کچھ کہنے لگے، کوئی اور بات ثبوت میں پیش کرو۔ حضورؐ نے کہا۔ جاتے ہوئے میں نے ایک قافلہ دیکھا۔ اس میں یہ یہ سامان تھا۔ قافلے والوں کے اونٹ براق سے بھڑکے۔ ایک اونٹ وادی کی طرف بھاگ گیا۔ میں نے قافلے والوں کو اس کا پتا دیا۔

واپسی میں حضورؐ نے ایک قبیلہ کے قافلہ کے پڑاؤ پر پانی پیا تھا جبکہ اہل قافلہ محو خواب تھے اور پانی پینے کی نشانی چھوڑ دی تھی۔

جب ان قافلے والوں سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے حضورؐ کے بیان کی تصدیق کی مگر ان کے دل و دماغ میں یہی آتا رہا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔

معراج میں پانچ نمازیں فرض ہوئی تھیں۔ حضرت جبرئیلؑ نے ان کی ادائیگی کے طریقے حضورؐ کو بتائے اور اوقات سے آپؐ کو آگاہ کیا۔

میاں منظور احمد موہل اسی ضلع کی معروف و مشہور شخصیت ہیں اور سیاسی پلیٹ فارم پر محتاج تعارف نہیں۔ آپ گذشتہ ۲۵ سال سے علاقہ کی راہنمائی کے فرائض انجام دیتے چلے آ رہے ہیں۔ گذشتہ انتخابات میں انہوں نے اپنے مقابلہ میں چار حریف امیدواروں کو بھاری اکثریت سے شکست دی اور ضلع کے واحد لیڈر ہیں جو عوام سے براہ راست رابطہ رکھتے ہیں۔ منڈی مدرسہ میں ہر منگل کو عوام سے ملاقات اور ان کے مسائل کو سننے کے علاوہ حل کراتے ہیں۔

المعصوم کی آئندہ کسی اشاعت میں ان کا تفصیلی انٹرویو شائع کیا جائے گا۔ ساتھ ہی ان کے معاونین کے تعارف بھی شامل اشاعت ہوں گے۔

محمد اکمل عباسی

میاں منظور احمد موہل (ایم پی اے)

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم نے اُس سے کوئی عہد باندھا ہو اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو جب کہ تم اللہ کو اپنے اُوپر گواہ بنا چکے ہو۔ سورۃ النحل - آیت ۹۱

Fulfil your covenant with God, having made the covenant, and do not break your oaths once you have sworn them, as you have made God a witness over you.
(An-Nahl-91)

اس حقیقت میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ حضور نبی کریم ص کی معراج جسمانی تھی اور آپ ص کو بنفس نفیس جسم و جان کے ساتھ بارگاہِ ایزدی تک لے جایا گیا تھا جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل کی پہلی ہی آیت میں ارشاد فرمایا گیا ہے اور اس سفر کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ رسول ختمی مرتبت ص کو تو قدرت کاملہ کی نشانیاں دکھانا مقصود ہے۔ اس میں سب سے بڑی نشانی تو یہی ہے کہ اس راستہ کو کہ جس کو ہفتوں کی مسافت کے بعد بھی طے کرنا مشکل ہے، رات کے ایک ادنیٰ حصے میں طے کر دیا۔ مقصد اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کہ قادر مطلق ہے اور ہر عمل کا ہونا یا کرنا اس کے دائرۂ اختیار میں ہے۔ وہ چاہے تو وقت کو روک دے اور چاہے تو بقا کو فنا میں اور فنا کو بقا میں تبدیل کر دے۔ چنانچہ اس نے اپنے بندے کو راتوں رات حرم کعبہ سے حرم بیت المقدس تک پہنچایا اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے لے

> **صرف رسول اکرم ص کا ہی طرۂ امتیاز ہے کہ آپ کو بارگاہِ ایزدی میں باریابی کا شرف حاصل ہوا۔**

گیا۔ اور ہم کلامی کا شرف عطا کیا۔ ناممکن کو ممکن بنا دیا۔

اللہ کے لیے کوئی کام اور امر نہ تو مشکل ہے اور نہ ناممکن۔ اس نے سارے عالم وجود کو کن کہہ کر وجود بخش دیا اور اس کے لیے کیا یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اپنے بندے کو پلک جھپکتے اپنا قرب عطا کر دے۔

آج ہم کس طرح یقین کر لیتے ہیں کہ انسان لاکھوں، کروڑوں میل کی مسافت طے کر لیتا ہے تو ہمارے دل و دماغ میں کوئی شک و شبہ پیدا نہیں ہوتا۔ جب انسان جو کہ اللہ تعالیٰ کی بہترین تخلیق ہے وہ ہواؤں، فضاؤں اور خلاؤں پر تصرف جما سکتا ہے اور وہاں پہنچ سکتا ہے جہاں اس کے پہنچنے کا گمان نہ تھا تو کیا خالق کائنات کو یہ تصرف حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے محبوب بندے اور نبی ص کو اپنی بارگاہ جمال میں بلا سکے۔

کاش انسان جلد بازی نہ کرتا اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرتا اور وہ بے معنی اعتراض اس عظیم واقعہ پر نہ کرتا تو آج اس دور کے ناممکن کو ممکن سمجھنے میں دیر نہ کرتا۔ اللہ کا تو علم لامحدود ہے۔ اس کی قوت لامحدود ہے۔ اس کے لیے تو کوئی امر ناممکن ہے ہی نہیں۔ انسان جو کمزور ہے اور جس کا علم ناکافی ہے۔ وہ چاند پر اتر گیا وہ مریخ پر پہنچنے کی تیاری کر رہا ہے۔ تیز رفتاری کے لیے ایسے ایسے آلات و ذرائع اس نے تخلیق کیے ہیں کہ عقل حیران ہے جب مخلوق کا یہ عالم ہے تو خالق کی قوت اور علم کا احاطہ عقل محدود سے ناممکن ہے۔ وہ جس کی چاہتا ہے اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

جو اپنی ناقص عقل کے بل بوتے پر یہ کہتے ہیں کہ حضور ص کی معراج جسمانی نہیں تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہیں ان پر ایک ایسی چیز کا بہتان لگاتے ہیں جو ان سے ساری زندگی سرزد نہیں ہوئی۔ آپ ص کی زبان مبارک سے سچ کے علاوہ کبھی کچھ اور ادا نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن رب کے بغیر کچھ نہ کہتے تھے حکم دیا گیا کہ رسول ص جب کسی کام سے روکے تو رُک جاؤ۔ رسول ص کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ رسول اللہ ص نے جس کو حرام کر دیا وہ تا قیامت حرام کر دیا جس کو حلال کر دیا وہ تا قیامت حلال ہے۔

جب رسول اکرم ص نے کہہ دیا کہ وہ معراج پر تشریف لے گئے تھے تو اب اس میں کسی سوال کی گنجائش نہیں رہی جس کے دل میں شک و شبہ پیدا ہوا اس کا ایمان خطرہ میں پڑا اس کا انجام ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہوگا اور جنہوں نے دل و جان سے یقین کیا۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے ساتھ ہوں گے۔

بہاولنگر اور اس کے قرب و جوار میں
ماہنامہ المعصوم کراچی
رہبر نیوز ایجنسی
ریڈیو مارکیٹ تحصیل بازار بہاولنگر
کے توسط سے پہنچتا ہے

marfat.com

کیا ہم زہر خورانی کر رہے ہیں؟

عابد حسین صدیقی

دودھ میں پانی مرچوں میں بھوسہ چائے کی پتی میں برادہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور نہ جانے کیا کچھ۔ ملاوٹ کے یہ طریقے ہر ایک کے علم میں ہیں اور یہ جاننے کے باوجود کہ اشیاء خالص اور اصل نہیں ملتیں لوگ ملاوٹ شدہ اشیاء کو کھانے پر مجبور ہیں کسی بھی چیز کے بارے میں آپ وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ اصلی ہے حتیٰ کہ زہر کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بھی ملاوٹ سے پاک نہیں ہوتا پاکستان میں تو ادویات میں بھی ملاوٹ کی جاتی ہے جس کا کسی اور مہذب ملک میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اس ملاوٹ کے سبب ظاہر ہے اشیاء اپنی افادیت اور خاصیت سے محروم ہو جاتی ہیں اور غذائیت سے محروم ہونے کے باعث کھانے والے کو بھر پور فائدہ نہیں پہنچا تیں بلکہ اس کے برعکس لوگوں کو گوناگوں امراض کا شکار بناتی ہیں فی الوقت پاکستان میں امراض جس تیزی سے بڑھ رہے ہیں اس کا ایک سبب ناخالص غذا بھی ہے۔

لیکن ملاوٹ سے قطع نظر اب غذا کے ناخالص اور مضر ہونے کا ایک اور پہلو منظر پر آیا ہے جو ملاوٹ سے بھی زیادہ سنگین اور خطرناک ہے اور وہ یہ کہ ہمیں اس وقت جو کچھ کھانے کو مل رہا ہے چاہے وہ پھل فروٹ ہو یا دودھ اور انڈے گوشت ہو یا سبزیاں ان میں بھی ایسے مضر صحت اثرات ہوتے ہیں جنہیں آپ زہر سے تعبیر کر سکتے ہیں یہ زہر اتنا ہی خطرناک ہے جتنا کہ ملاوٹ۔ یہ انسان کے اندر آہستہ آہستہ سرایت کرتا ہے اور اس کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب انسان کسی موذی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں کبھی سروے نہیں کیا گیا کہ ہمیں جو کچھ کھانے کو مل رہا ہے وہ اصلی ہے یا ملاوٹ شدہ یا وہ دودھ سبزیاں پھل اور دیگر اجناس صحت و صفائی کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں یا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شہر میں رہنے والوں کو جو سبزیاں کھانے کو ملتی ہیں وہ سیوریج کے انتہائی گندے پانی سے سیراب ہوتی ہیں اور دودھ دینے والے مویشی جن چراگاہوں میں چرتے ہیں وہ صنعتی کارخانوں کے زہریلے فضلے سے سیراب ہوتی ہیں اس زہر کا اثر جانوروں کے دودھ اور گوشت کے ذریعے ہم تک پہنچتا ہے یہ برسہا برس سے ہو رہا ہے اور حکومت کے کسی محکمے نے اس طرف توجہ نہیں دی

> کرم کش ادویات نے
> سبزیوں اور پھلوں کو
> مضر صحت بنا دیا ہے

سبزیوں اور پھلوں کا ذائقہ پھیکا ہو رہا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں لیکن دوسرے ملکوں میں ایسا نہیں ہوتا۔ گذشتہ دنوں۔ امریکہ میں اس وقت افراتفری اور بے چینی پھیل گئی جب امریکہ میں یہ اطلاع منظر عام پر آئی کہ امریکہ چلی سے جو پھل اور فروٹ وغیرہ درآمد کرتا ہے اس میں انگوروں میں زہریلے اثرات پائے گئے ہیں امریکہ چلی سے ایک ارب ڈالر کا فروٹ اور سبزیاں درآمد کرتا ہے ان دنوں چلی سے جتنا مال درآمد کیا گیا تھا اسے بالکل ایک طرف رکھ کر مسلسل پانچ روز تک اس کا جائزہ لیا گیا امریکیوں کے لئے یہ خبر اس لئے بھی وحشت انگیز تھی کہ ایک ہفتہ قبل انہیں یہ انتباہ دیا گیا کہ سیب کی فصل اس اعتبار سے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے کہ اس پر جن کرم کش ادویات کا چھڑکاؤ کیا گیا ہے وہ کینسر کا باعث بن سکتا ہے اعداد و شمار مرتب کرنے والے اداروں نے تو حساب کتاب لگا کر بتا دیا کہ اگر یہ سیب کھائے جاتے رہے تو کم از کم چھ ہزار بچوں کو بالآخر کینسر ہو سکتا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام اسکولوں نے سیب (ایپل) جوس اور سیب سے تیار ہونے والے دیگر کھانوں کو پھینک دیا اور لوگ ایسے پھلوں پر ٹوٹ پڑے جن پر کسی قسم کی کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ نہیں کیا گیا تھا اس دوران ایک اور خبر بھی گردش کرتی رہی اور وہ یہ کہ ارکنساس میں پولٹری کی صنعت سے وابستہ کاشتکاروں نے چار لاکھ چوزوں کو اسی لئے تلف کر دیا کہ یہ کیڑے مار ادویات سے شدید متاثر ہو گئے تھے۔

آج کل پیداوار بڑھانے اور فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑے مکوڑوں کو تلف کرنے کے لئے دنیا کے تقریباً ہر ملک میں کرم کش اور کیڑے مار ادویات استعمال کی جاتی ہیں فصلوں پر ہوائی جہاز اور دوسرے ذرائع سے بے تحاشہ چھڑکاؤ کیا جاتا ہے بے شک ان ادویات سے فصلوں کی پیداوار بڑھ جاتی ہے اور پھلوں اور سبزیوں کا حجم بھی بڑھ جاتا ہے لیکن ان ادویات کے اثرات بہرحال پھلوں اور سبزیوں میں منتقل ہو جاتے ہیں امریکہ کرم کش ادویات کا سب سے بڑا پروڈیوسر ہے اور ایک اندازے کے مطابق یہاں 50 ہزار اقسام کی کیڑے مار ادویات استعمال ہو رہی ہیں یہ ادویات چھ سو اقسام کی کیمیکلز سے تیار کی جاتی ہیں 1972ء میں ان کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا

marfat.com

نوحؑ پر سلام ہو جہاں والوں میں بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔

سورۃ الصّٰفٰت - آیت ۷۹-۸۰

Peace on Nouh among all men. That is how we reward those who do good. (Al-Saffat- 79 -80).

ہوئے تھے اور ان کیمیکلز کا تجزیہ کیا گیا تھا لیکن یہ اتنا طویل اور حوصلہ شکن کام ہے کہ اب تک مکمل نہیں ہو سکا بعض اوقات کسی ایک کیمیکل کا اثر جاننے کے لئے پورا سال لگ جاتا ہے اب تک 192 کیمیکلز کا جائزہ لیا جا چکا ہے لیکن ان میں سے صرف ایک یا دو کے بارے میں حتمی رائے دے کر انہیں رجسٹر کرنے کی اجازت دی گئی ہے دو سال قبل کانگرس نے حکم دیا تھا کہ یہ کام 1997ء تک بہر صورت مکمل ہو جانا چاہئے امریکہ میں محکمہ خوراک سے تعلق رکھنے والا باقاعدہ ایک ادارہ موجود ہے جو خوراک میں مضر صحت کیمیاوی اثرات کا جائزہ لیتا رہتا ہے اس ادارے نے کچھ عرصہ قبل اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا تھا کہ امریکہ میں درآمد کی جانے والی سبزیوں اور پھلوں کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ ان پر کس مقدار میں چھڑکاؤ کیا گیا ہے امریکہ میں محکمہ خوراک سے وابستہ صرف ایک ہزار انسپکٹر فصلوں کے معائنہ پر مامور ہیں بعض اوقات وہ کوتاہیوں اور خامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں لیکن ان پر جرمانہ بہت تھوڑی مقدار میں کیا جاتا ہے چنانچہ کاشتکار ان خلاف ورزیوں کی پروا نہیں کرتے ایک کاشتکار جو اپنی فصلوں پر بے تحاشہ کرم کش ادویات کا چھڑکاؤ کر کے زیادہ پیداوار حاصل کرتا ہے کہتا ہے "ان ادویات کے استعمال کو محدود کرنا بہت مشکل کام ہے یہ ایسا ہے جیسے امریکہ میں کام

"پھل کھانے والے، ہزار بچّوں کو نوجوانی میں سرطان لاحق ہونے کا خطرہ ہے،"

کی رفتار کو 55 میل فی گھنٹہ تک محدود کر دیا جائے

جریدے نیوز ویک نے اپنی اس رپورٹ کے سلسلے میں بعض پھلوں اور سبزیوں کے بارے میں ایسے حقائق درج کئے ہیں جو انسانوں کے لئے رہنمائی کا کام دے سکتے ہیں

"آپ کی خوراک کتنی ہی حیاتین سے بھرپور کیوں نہ ہو پھر بھی نقصانات سے مبرّا نہیں قرار دی جا سکتی،"

مثلاً سبزیوں اور پھلوں کے بارے میں اگر چہ امریکی حالات کے پس منظر میں حقائق درج ہیں لیکن ان سے پاکستان اور دوسرے ترقی پذیر ممالک بھی رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ پھلوں اور سبزیوں کے پیداوار میں اضافہ کے سلسلے میں کرم کش ادویات کا استعمال اب پوری دنیا میں بڑھ گیا ہے اور زیادہ غلہ اگاؤ مہم کے تحت کھادوں کا استعمال بھی ضرورت سے زیادہ کیا جانے لگا ہے پھلوں اور سبزیوں کے بارے میں جریدہ لکھتا ہے کہ کاشتکار سبزیوں اور پھلوں میں کیڑے اور مکوڑے مارنے کے لئے ہر سال کئی سو اقسام کی کیڑے مار ادویات استعمال کرتے ہیں لیکن جو کیمیکلز کیڑوں کے خاتمہ کا باعث بنتے ہیں ضروری نہیں کہ وہ انسانوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں ماہرین کا کہنا ہے کہ سگریٹ اور دھویں وغیرہ کے بعد کیڑے مکوڑے مارنے والی ادویات سرطان کو پھیلانے کا تیسرا بڑا عنصر ہیں بہت سی کیڑے مار ادویات ایسی ہیں جنہیں دس بارہ سال قبل استعمال کر سکنے کی اجازت دی گئی تھی اب ان کے نقصان زدہ اثرات ثابت ہو چکے ہیں اس کے باوجود ان کا استعمال جاری ہے حال ہی میں امریکہ کی قدرتی وسائل کی ڈیفینس کونسل نے ایک رپورٹ پیش کی جس میں یہ بتایا گیا کہ پھل کھانے والے ساتھ ہزار سے زائد بچوں کو نوجوانی میں سرطان لاحق ہو جانے کا خطرہ ہے کیونکہ وہ ایسا پھل کھاتے ہیں جس پر کرم کش ادویات کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے چونکہ بچے اپنے والدین کی نسبت زیادہ پھل اور سبزیاں کھاتے ہیں اس لئے وہ اس مرض کا زیادہ شکار ہو جاتے ہیں۔

"آپ کی خوراک کتنی ہی لذیذ مزیدار اور حیاتین سے بھرپور کیوں نہ ہو پھر بھی نقصانات سے مبرا قرار نہیں دیا جا سکتی" ان الفاظ کے ساتھ امریکی رسالے نیوز ویک" نے روز مرہ استعمال کی خوراک کے بارے میں ایک تحقیقی رپورٹ شائع کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ بند ڈبوں کی خوراک دودھ اور پھل وغیرہ انسانی صحت کے لئے کس طرح مضر ثابت ہو رہے ہیں۔ غیر ممالک میں خوراک اور غذا کے بارے میں بہت احتیاط کی جاتی ہے اس رپورٹ کے پس منظر میں یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں جہاں خوراک اور غذا تقریباً ملاوٹ سے آلودہ ہوتی ہے عوام پر کیا قیامتیں ڈھا رہی ہے۔

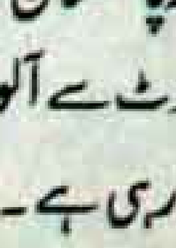

marfat.com

The Holy Qur'an we have today is exactly the same Holy Book which Allah revealed to prophet Muhammed (p.b.u.h.) through Angel Gabriel. Not a word, alphabet or vowel has been altered in it and nor will it ever be so by the will of Allah.

We have in the Holy Qur'an the history of the creation of this universe and the history of the creation of our first father Adam and mother Hawwa (on whom be Allah's peace and blessings). We have predictions in the Qur'an, for the future of which some have already occurred. We have information about the end of the world and information of what there will be after this present ephemeral world. There is guidance in it for those who seek the truth, peace and justice which are not found elsewhere. There are also good tidings for those who live for Truth, Peace and Justice seeking the Pleasure of Allah and His Mercy. As for those who indulge in the unlawful pleasures, crimes and injustices and disobey Allah, the Holy Qur'an warns them of the severe punishment of the torment of the Fire of Hell in which the people who do not believe in Allah and the Prophet Muhammed (P.b.u.h.) will dwell in, for ever. The Only and Most Reliable Book of history since the creation of mankind and the universe is the Holy Qur'an. In it is the knowledge of the Unknown and the Unseen World. The Holy Qur'an is the Only Book of Guidance for the whole mankind to lead a happy, peaceful and successful life in all spheres. In one's private and marital life, social and public life and whatever, wherever and whenever a human being does and says, one has to seek guidance from one' Creator-Allah and to abide by it accordingly. Life is chaotic. Confusion and conflicts prevail everwhere because the teachings of of the Holy Qur'an are not put into practice sincerely. The Holy Qur'an is indeed the constitution for all of us, every society and nation and for the welfare of mankind.

Although human beings have intellect and are supposed to distinguish between good and bad, it often happens that good is considered as evil and what is meant to be bad is considered to be good and beneficial. The mistakes, even to the great ones, are not always discovered immediately and some never perceive at all becuase human knowledge is limited and we cannot understand everything by ourselves.

It is, therefore the defect in one who fails to recognise truth. Again selfish ego, Satan and human weaknesses blird even a most knowledgeable scholar. Capacity of human reason to discover ultimate things is limited. It cannot form the true instrument of comprehensive and sure knowledge. Here arises the need for Revelation.

We are therefore in dire need of our Creator Allah, the Wise and the Knower of everything for all our progress and success to lead a peaceful and happy life. The laws Allah has given on us are the best ones and no man-made law can ever be better to fit our daily life than what Islam has taught us. Islam is a complete way of life, Allah has given us for everyone, everywhere, and for all times.

اَلْخَافِضُ جَلَّ جَلَالُهُ

AL-KHĀFIḌ

The Abaser

He who diminishes or decreases.

YA-KHĀFIḌ

Those who fast three days, and on the fourth day repeat this Name 70 times in a gathering. Allah will free them from harm by their enemy. Allah will fulfil the need of one who repeats this Name 500 times daily.

اَلْخَافِضُ

پست کردینے والا

جو شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ یا خافض پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں انشاء اللہ
پوری اور مشکلات دور فرمائیں گے۔ جو شخص تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک جگہ
بیٹھ کر ستر بار الخافض پڑھے انشاء اللہ دشمن پر غالب ہو۔

marfat.com

THE HOLY QUR'AN IS THE SAVIOUR OF MANKIND

By

Maulana Sheikh Abdul Rahman Ambooorallee

In the Name of Allah, the Most Merciful and Beneficient

The Holy Qur'an is one of the Divine Books Allah has revealed for the guidance of mankind. Allah sent many Books to various Prophets through the ages since our first father Adam (A.S.) and our first mother Hawwa (Eve) came in this world to convey to us the Divine Message. The Prophets Muhammed (P.b.u.h.), Jesus (Christ (A.S.) Moses (A.S.) David (A.S.) and others received Revealed Books or Scriptures through the Angel Gabriel. *Muhammed (P.b.u.h.) is the Last Prophet and the Holy Qur'an is the Last Divine Book. Peae and Blessings be on Muhammed and on all the other Prophets.*

Allah has created us and has given us the faculty of understanding. It is this very faculty that distinguishes us from other creatures. Among all the creatures, mankind is the best. However, our faculty of understanding is limited and is not completely perfect. What one does or thinks may be judged wrong by someone else and vice-versa. Conflicts arise among mankind from time to time which lead to wars and bloodshed because they act according to their thinking. Each of the parties concerned considers itself to be right and blames the other. Therefore, one is not always right for what one thinks, says, decides or does and it follows that one is liable not to get the true and correct guidance by oneself.

Allah did choose Prophets from among mankind and sent Books for the purpose of guiding mankind to the right path for their welfare and success so that peace and brotherhood would prevail among them. They would thus be aloof from the dangers of warfare and from their own destruction. Before the advent of Prophet Muhammed (P.b.u.h.) Prophets came at different times and places. Some of them brought Revealed Books so that their people would benefit. When the Prophets to whom those Books were revealed left the world, all the Revealed Books *with the exception of the Holy Qur'an* were either partly or wholly destroyed or undergone changes by the forces of evil to fit their whims and illegal worldly desires. *As for the Last Revealed Divine Book which is the Holy Qur'an, Allah has promised us that it will always be kept as it was revealed to the Holy Prophet Muhammed (P.b.u.h.). The Holy Qur'an we have today is exactly the same Holy Book which Allah revealed to Prophet Muhammed (P.b.u.h.) through Angel Gabriel. Not a word, alphabet or vowel has been altered in it and nor will it ever be so by the Will of Allah.*

Muhammed (P.b.u.h.) is the last Prophet and there has never been, nor shall there ever be any Prophet after him. Likewise, there has never been nor shall there be any divine book after the Holy Qur'an. *Muhammed (P.b.u.h.) was not sent as a Prophet to a particular tribe or place. Allah sent him as a Prophet for all times and for all of us throughout the world. Therefore, the Holy Qur'an is the Last Divine Book of Guidance and Faith for all mankind anywhere in the world for this very time and for ever until this ephemeral world comes to an end before the Last Day of Judgement.* Herein lies the wisdom for which the Holy Qur'an has remained altogether the same throughout the centuries and will remain thus for ever by Allah's will. Allah has also wished that the genuine teachings of the Holy Prophet Muhammed (P.b.u.h.) be preserved till now and till the Last Day since there is no other Prophet *after Prophet Muhammed (P.b.u.h.) who is the Seal of the Prophets besides being the Leader of the Prophets and of mankind.*

Because all the existing so-called scriptures are not all the same as they were revealed to the Prophets, there are lots of discrepancies, confused materials, contradictions and blasphemies on Prophets and pious people which any average and impartial person will find easily and quickly in reading them. It should however be borne in mind that some facts which are certified by the Holy Qur'an and the Holy Prophet Muhammed (P.b.u.h.) still exist in those books. *The only reliable Divine Book is therefore no other than the Holy Qur'an revealed to Prophet Muhammed (P.b.u.h.). Allah Himself has given us the assurance that He is the Guardian of the Holy Qur'an and that He will keep it always the same. The Holy Qur'an has thus been preserved and will always be.*

The Holy Qur'an was revealed to Prophet Muhammed (P.b.u.h.) during a period of twenty three years. It was either revealed in chapters or verses. Whenever a chapter or a verse was revealed, Angel Gabriel by Allah's orders instructed Muhammed (P.b.u.h.) who received the revelation and be immediately recited it to his scribes who would write all that has been revealed to the Prophet (P.b.u.h.). The Companions of the Prophet (P.b.u.h.) would then listen attentively to the revelation which Muhammed (P.b.u.h.) taught them and would memorise it. Besides learning the Holy Qur'an by heart, many companions used to write it. *The Holy Qur'an has thus been preserved since its first revelation till the last one in the hearts of those who memorised it. It has also been preserved in writing because the Scribes and the companions were recording it. The actual order of the Holy Qur'an from verse to verse and chapter to chapter is indeed from Allah, the Almighty.*

There is not the least doubt that the Holy Qur'an is from Allah which He revealed to Muhammed (P.b.u.h.) through Angel Gabriel because firstly Muhammed (P.b.u.h.) never knew how to read and write. He was Ummi (أُمِّي). Furthermore Allah through revelation directed Muhammed (P.b.u.h.) to do that which Allah Willed. The old blind man who came to seek knowledge from Muhammed (P.b.u.h.) and was not attended at that time, by the Prophet is one such example in the Last Revealed Book of Allah. Who would blame himself or correct his own mistake or give advices to himself when he is the author of a book he writes?

The Holy Qur'an is the last Divine Book of Guidance and Faith for all mankind any where in the world.

marfat.com

blame for defaming Islam. Islam has presented to Muslims every principle responsible for their spiritual and material advancement but Muslims have obstinately refused to act according to those principles.

Before the dawn of the industrial age no one was able to realise the full worth of iron and steel. Gold was of course a precious metal. The Holy Qur'an turned the attention of Muslims towards the importance of Iron. A whole chapter of the Holy Qur'an is captioned "Al-Hadid" which means the Iron". A verse in the chapter says :

"And we poured down Iron which has great striking power and is useful to men in many ways."

But the industrial age dawned in the West among the non-Muslims nations who exploited the use of iron, whereby they acquired both strength and wealth. The world of Islam depends today on the West in matters relating to heavy industry.

The Me'raj is one of the most outstanding Sign. of the prophethood of the Holy Prophet (P. B. U. H.)

Similarly, the Muslims were the first people who were given by their religion, the idea of interplanetary transport through the incident of Me'raj. Besides, the following verses of the Holy Qur'an give an idea of the possibility of penetrating through the orbits of the planets:

"O ye assembly of Jinns and men, If it be that Ye can pass beyond the zones of heavens and the earth, pass Ye, Not without authority (Power) shall Ye be able to pass."

But the space age dawned in the West, and the Muslim nations are nowhere to be seen around. The U.S. and the U.S.S.R. are trying their best to outstrip each other in the race of interplanetary exploration. It is commonly believed that space science can be used as a more deadly weapon than the very nuclear weapons.

Today, we are far behind the West in material progress. But if Japan could build herself within fifty years and China could build herself within twenty years and be equal to the West, why can we not build ourselves within a shorter period, guided, as we are, by the technings of Islam! Let us, therefore, take our guidance from the message of Islam, build our character as true Muslims and quicken our pace of progress until we attain our rightful place as the Vicegerents of God on earth. ● ●

From:-MINARET With Thanks

FOR YOUR FLYING PLEASURE

TRAVEL TIPS

MOHAMMAD USMAN G.ALLANA ROAD,
KHARADAR KARACHI TEL: 205124 20515
CABLE: MOHINI

marfat.com

ME'RAJ OR ASCENSION OF THE HOLY PROPHET MUHAMMED

(Peace be upon him)

By
ABU ISHAQ

The Holy Qur'an says: Glory to (Allah) who did take His servant for a journey by night from the Sacred Mosque to the Farthest Mosque, Whose precincts We did bless, in order that We might show Him some of our signs: for He is One Who heareth and seeth (all things)."

The journey by night is an allusion to the incident of the Holy Prophet (Peace be upon him) going to the heavens through outer space and beyond the heavens, in the presence of Allah, the Almighty. The fact that space is not unconquerable by man is evidenced in two instances: the first was the instance of the Ascension of Hazrat Esa (Jesus Christ), (Peace be upon him) for protection from his persecutors; the second instance was the Ascension of the Holy Prophet (Peace be upon him) far beyond the limits where time and space lost their significance for the traditions say that when the Holy Prophet (P.b.u.h.) returned home from Me'raj, his bed was still warm with the warmth of his body.

The Me'raj is one of the most outstanding signs of the Prophethood of the Holy Prophet (Peace be upon him). It was a clear sign for the contemporaries of the Holy Prophet (P.b.u.h) as well as a sign for those who live in this era of scientific advancement. The truth of Me'raj could neither be denied in those days nor can it be denied today. The non-believers of Mecca had complete faith in the honesty and truthfulness of the Holy Prophet, (P.b.u.h) but they could not sever their emotional attachment with their three hundred and sixty petty gods and goddesses, nor could they prevail upon themselves to believe in only one Allah. Hence, as they could not blame him as being a liar, they began to condemn him as a crazy or deluded person. When they knew that the Holy Prophet (P.b.u.h.) had claimed to have visited the Mosque of Jerusalem and then ascended the heavens and came back home, all within one single night, they knew that they could then easily prove that he was either crazy or deluded. How was it possible for a mortal to travel even up to the Mosque of Jerusalem and return home within the short span of a night? So, they gathered around him to disprove his claim. A good many among the Seikhs of Quraish had travelled to Jerusalem together with the trading caravans and had seen the Holy Mosque of Jerusalem in complete details, so they began to question the Holy Prophet (P.b.u.h.) about these details. But the Holy Prophet (P.b.u.h.) had seen the mosque only once during his journey and he had not attached any importance to studying the structure. He was naturally perturbed, but God would not let His Servant down. He presented to the Holy Prophet (P.b.u.h.) a model of the Jerusalem Mosque in a vision and the latter was able to describe to the assembly every minute detail relating to the structure of the mosque. The non-believers were thus defeated in their attempt to disprove the Ascension of the Holy Prophet (P.b.u.h.) But as they were diehard non-believers, instead of being convinced they began to condemn the Holy Prophet (P.b.u.h.) as a sorcerer.

When Abu Bakr (R.A.) was asked whether he thought it possible for a person to travel to Jerusalem and return home within one single night he replied that he believed in matters which were of a more astounding nature: he believed in the fact that revelation came daily to the Holy Prophet (P.b.u.h.) from beyond the heavens. This firmness of faith earned Abu Bakr the title of Al-Siddique, (the Most truthful).

The current decade may be termed as the interplanetary decade because during this decade man has been able to send his spaceships to neighbouring planets. But only a few years back it was not possible to convince a rationally minded person that man would soon be able to travel through space. It involved several obstacles including the earth's gravitational pull, the emptiness of the space, the hazard of the meteorites, etc; capable of travelling through space. How was it possible for such rationally minded persons to believe that the Holy Prophet (P.b.u.h.) had journeyed through the space physically. But thanks, to the current Interplanetary Decade that the clouds of doubt are clearing away: a rationablly minded person is now able to think, nay, he is sure of the possibility of travelling to other planets through space.

With regard to the journey to the surrounding solar systems the vastness of distance constitutes the only obstacle which can be overcome by using the swiftest means of transport, and which means of transport can be swifter than a vehicle electronically propelled, travelling at the speed of light or lightning. In this respect it is most significant that the means of transport which was provided to the Holy Prophet (P.b.u.h.) on the occasion of Me'raj was "Buraq", which means lightning. It is described in the book of Hadith as a quadruped taller than an ass and shorter than a mule in stature, which covered in each step the whole distance the human eye is capable of sweeping through.

Who was it who told an illiterate person who lived among the uncultured savages of Arabia fourteen centuries ago that only this sort of vehicle travelling at the speed of lightning and propelled by electricity was fit for interplanetary transport. As a matter of fact, the incident of Me'raj is one of the greatest and everlasting miracles of the Holy Prophet (Peace be upon him). If viewed from a proper angle, it is enough to dispel every doubt from the minds of the sceptics with regard to the truth of Islam.

A Jewel in the possession of a beggar goes unnoticed because only the trained eye of a Jeweller can detect it. So does Islam go unnoticed by non-Muslims because it is the religion professed by a backward and underdeveloped people. Some of them even have the audacity to blame Islam for the backwardness of Muslims.

In fact it is Muslims who are to

marfat.com

ختمِ خواجگان

بعداز نمازِ مغرب جو سلسلہ عالیہ کا معمول ہے

سورۃ فاتحہ سات بار، درود شریف (صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ) سو بار، سورۃ الم نشرح اناسی ۷۹ بار سورۃ اخلاص ہزار بار، سورۃ فاتحہ سات بار، درود شریف سو بار آیت کریمہ پانچسو بار، درود شریف سو بار، اس کے بعد یہ اسماء سو سو بار پڑھنے ہوں گے

۱ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے
۲ یَا اَللّٰهُ — اے اللہ
۳ یَا عَزِیْزُ — اے پیارے
۴ یَا وَدُوْدُ — اے دوستی کرنے والے
۵ یَا کَرِیْمُ — اے کرم کرنے والے
۶ یَا وَهَّابُ — اے بخشش کرنے والے
۷ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ — اے ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے
۸ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ — کافی ہے ہم کو اللہ کیا ہی خوب کارساز ہے کیا ہی خوب آقا ہے اور کیا ہی خوب مددگار ہے
۹ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ — اے حاجتوں کو پورا کرنے والے
۱۰ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ — اے بلاؤں کو دور کرنے والے
۱۱ یَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ — اے مشکلیں آسان کرنے والے
۱۲ یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ — اے مہمات میں کفایت کرنے والے
۱۳ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ — اے بیماریوں سے صحت دینے والے
۱۴ یَا مُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ — اے برکتیں نازل فرمانے والے
۱۵ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ — اے اسباب کو تیار کرنے والے
۱۶ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ — اے درجات کو بلند کرنے والے
۱۷ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ — اے فریادوں کو سننے والے
۱۸ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ — اے خوفزدوں کو پناہ دینے والے
۱۹ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ — اے بہترین مددگار
۲۰ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ — اے حیرانوں کے رہنما
۲۱ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا — اے غم زدوں کو خوش کرنے والے
۲۲ یَا مُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِیْنَ — اے غمزدوں کو خوش کرنے والے
۲۳ رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ — اے اللہ میں ہار گیا ہوں میری مدد فرما
۲۴ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ — اے اللہ اے مہربانی فرمانے والے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربانی فرمانے والے
۲۵ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ — پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت مگر اللہ کی جو بلند اور عظمت والا ہے
۲۶ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنِیْ بِسَتْرِكَ الْجَمِیْلِ، درود شریف سو بار — اے اللہ مجھے اپنے خوبصورت پردے سے ڈھانپ لے

آمین
الٰہی قبول فرما

شجرہ شریف

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ

اے خدا اکرم اپنی کبریائی کے لئے — اور رسولِ پاک کی خیر الورائی کے لئے
بخش دے سب کی خطائیں انبیاء کے واسطے — خواجگانِ نقشبنداں باخدا کے واسطے
گو نہیں ہم لائق دربار اے ربِ غفور — ان بزرگوں کا وسیلہ لائے ہیں تیرے حضور
حضرتِ صدیقِ اکبر یارِ غارِ مصطفےٰ — حضرتِ سلمان فارسؓ عاشقِ شاہِ ہدیٰ
حضرتِ قاسمؓ و حضرتِ جعفرِ صادق امامؑ — بایزیدِ برگزیدہ بوالحسن شاہِ انام
بوعلی فارمدی اور یوسفِ ہمدانوی — عبدالخالق عجدوانی عارفِ ریواگری
خواجہ محمود فغناں شاہ عزیزاں باکمال — حضرت بابا سماسی حضرتِ میر کلالؒ
آفتابِ نقشبنداں شاہ بہاؤ الدین سخی — حضرت خواجہ علاؤالدین عطارِ ولی
شاہ یعقوب و عبید اللہ احرارِ زماں — شاہ زاہد اور درویش محمد والا شاں
خواجہ امکنگی حضرت باقی باللہ باخبر — قطبِ سرہندی مجدد الف ثانی نامور
خواجہ معصوم حضرت حجۃ اللہ باصفا — شاہ زبیر و خواجہ اشرف محمد پارسا
شاہ جمال اللہ اور عیسیٰ محمد اولیاء — خواجہ فیض اللہ اور نور محمد باوفا
گرم با فقیر محمد صاحبِ جنت نشاں — نور بخش امیرِ کمر شد کی ہیں برق لعیاں
وہ سخی ابنِ سخی وہ صاحبِ لطفِ عمیم — ہادیٔ دارین حضرت حافظ عبدالکریم
رحم فرما طفیلِ ہادیٔ دینِ مبین! — صاحبِ نورِ بصیرت خواجہ لعل الدین
جن کا سینہ دولتِ توحید کا گنجینہ ہے — قلبِ صافی ان کا حسن طور کا آئینہ ہے
جن کی پیشانی کتاب اللہ کی تفسیر ہے — جن کی آہیں نعرہ ہیں گرمی شبیر ہے
آج دنیا جس کے لیوں میں نہیں ایسا جواب — ہے نہیں نوبخت شانی اولیا اکا خطاب
از طفیل حضرت معصوم حسن بے التجا — منزلِ مقصود تک ہم کو پہنچا دے اے خدا
چہرۂ انور دیکھو نور کی تفسیر ہے — ہر طرف پھیلا اجالا حسن کی تطہیر ہے

خوب جانے وہ شریعت و طریقت کے رموز — رات دن ہو تابع اسرارِ حقیقت کا ظہور
ان کے صدقے میں ہو حاجز دو جہاں میں سرخرو — ہر قرآن کی ہے دنیا و دین میں آبرو
جان ہو میری تصدق کیسا پیارا نام — ہر طرف دنیا میں جاری ان کا فیضِ عام
خواجگانِ نقشبندی کی محبت کر عطا — شرک کو بھی خاندانِ ہی کے ساتھ اٹھا
یا الٰہی سب دعائیں لطف سے مقبول ہو — جب چلے دنیا سے تیری یاد میں مشغول ہو
دور ہم سے سب خدایا از خیالِ غیر ہو — تیری الفت اور رضا میں خاتمہ بالخیر ہو

ہر دو ختم خواجگان کی دعا جو قبلہ حضرت صاحب مدظلہ کا معمول ہے وہ حسبِ ذیل ہے

دعاء یا اللہ پاک اس ختم خواجگان دا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دی خدمت دے وچ ہدیتہ پیش کیتا جاندا اے آپ دی طفیل جمیع الانبیاء، شہداء، صالحین، نقشبندیہ، سہروردیہ، چشتیہ، قادریہ، اولیسیہ خانداناں دے بزرگاں دیاں روحاں نوں پہنچاویں، جمیع المومنین، جمیع المومنات، جمیع المسلمین، جمیع المسلمات جو مسلمان مرد، جن، عورت ہو گزرے نے جو ہین جو ہوون گے سب دیاں روحاں نوں پہنچاویں۔ یا اللہ اس دی برکت دے نال کل مشکلاں آسان فرمائیں یا اللہ شرِ شیطان شرِ ظالماں تھیں محفوظ رکھیں شرِ نفس شرِ دنیا تھیں محفوظ رکھیں یا اللہ غیراں دے دروازے تھیں ہٹا کے اپنے ہی دروازے تے کھڑا رکھیں۔ یا اللہ جو دوست حاضر ہین، جو غائب ہین ساریاں نے اپنی منزل مقصود تے پہنچائیں یا اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دی امت دی اصلاح فرمائیں اے مولا کریم اس بستی دے لوکاں نوں نیک فرمائیں۔ یا اللہ جو دوست دعائیں کراندے نے، خط لکھدے، فی اللہ خدمت کردے نے اور دور دراز تھیں سفر کر کے تیری رضا دے واسطے آندے نے اور جاندے نے ساریاں نوں ظاہری باطنی مالا مال فرمائیں!

اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ وَاحْفَظْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

marfat.com

Monthly **AL-MAASOOM** Karachi

P. O. BOX 586, KARACHI

POLANI'S RELIGIOUS TOUR

COMBINE YOUR BUSINESS WITH PILGRIMAGE. SPIRITUALIZE YOUR MIND AND SOUL BY MAKING A TOUR OF:

- BAGHDAD – 5 DAYS
- BAGHDAD – 7 DAYS
- UMRA – 5 DAYS, 9 DAYS, 13 DAYS & 15 DAYS
- OTHER SPECIAL PILGRIMAGE TOURS ON VERY REASONABLE PRICES

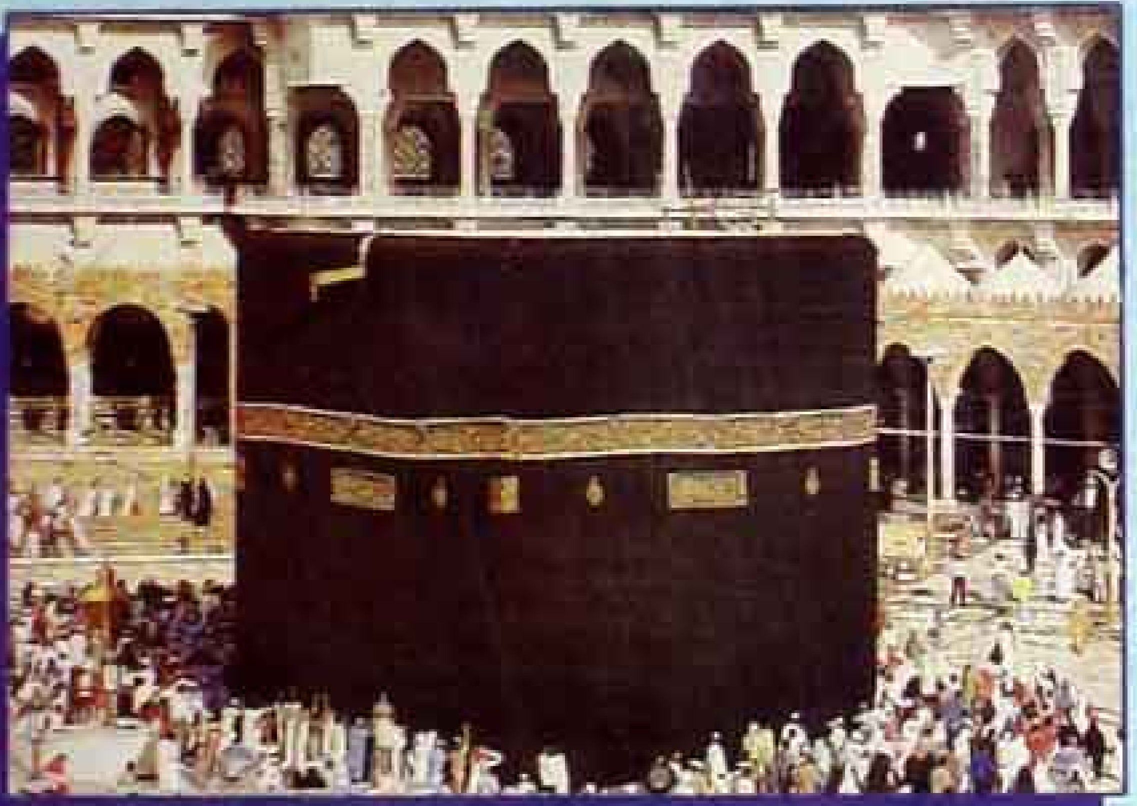

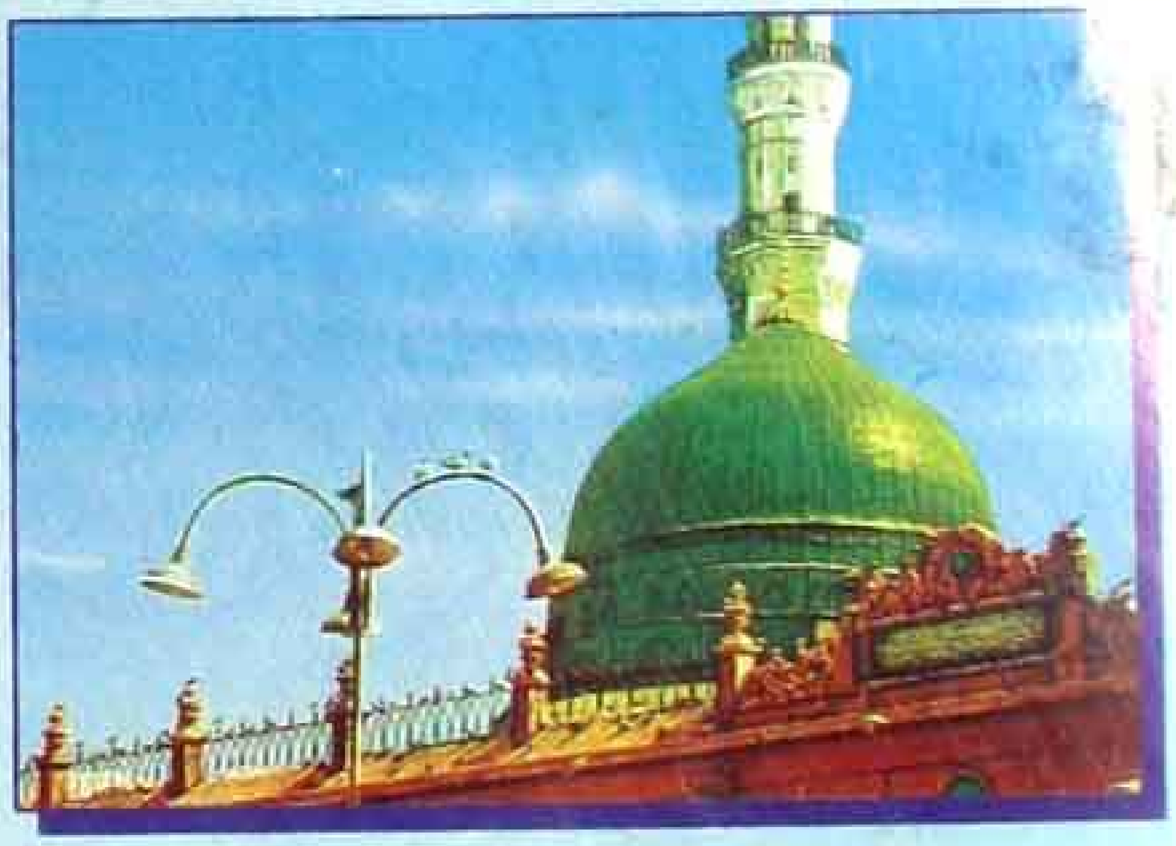

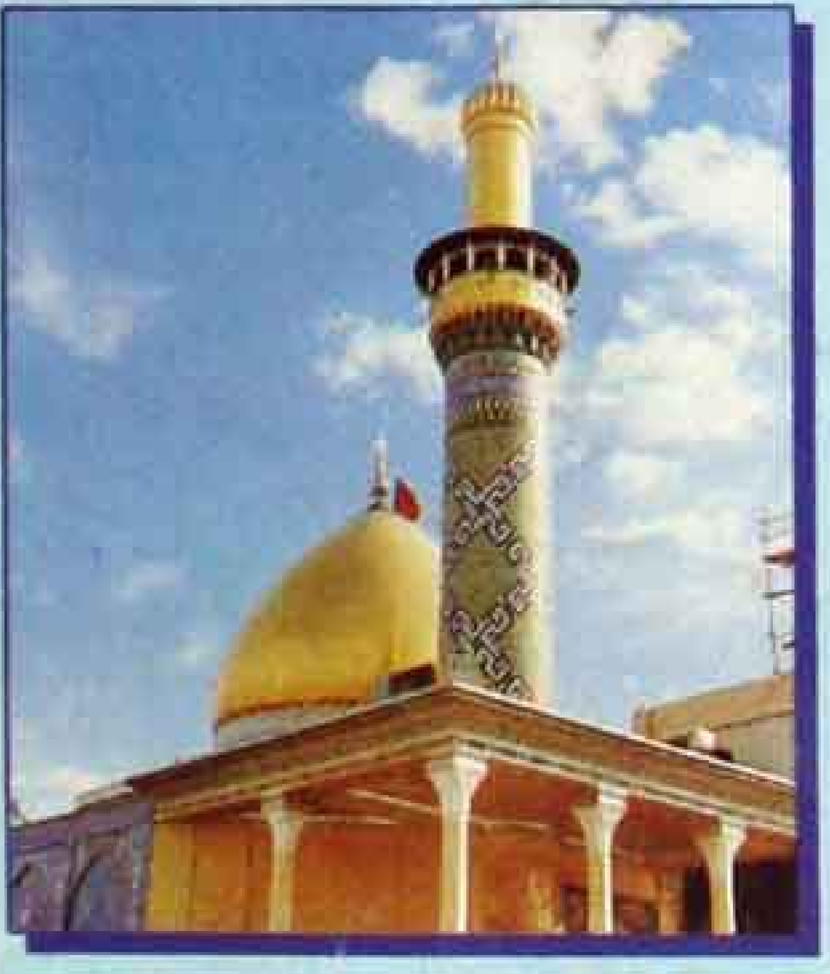

We also specialize in arranging Sales Confernces, Coventions, Exhibitions and other business/pleasure trips outside and inside Pakistan.

Come and join our package tours. For more information, please contact:

POLANI'S (PVT) LTD

Travel Agent and Tour Operator

46-47 Sindh Madresah-tul-Islam, Behind Mohammadi House, Hasrat Mohani Road, Karachi.

Phones: 2416201 (3 lines) 2415669 Fax: 92-21-241 9737

Direct: 2419054 Tlx: 24434 GAFAR PK & 23291 FAITH PK Cable: POLYFLY

Govt. Licence No. 1061